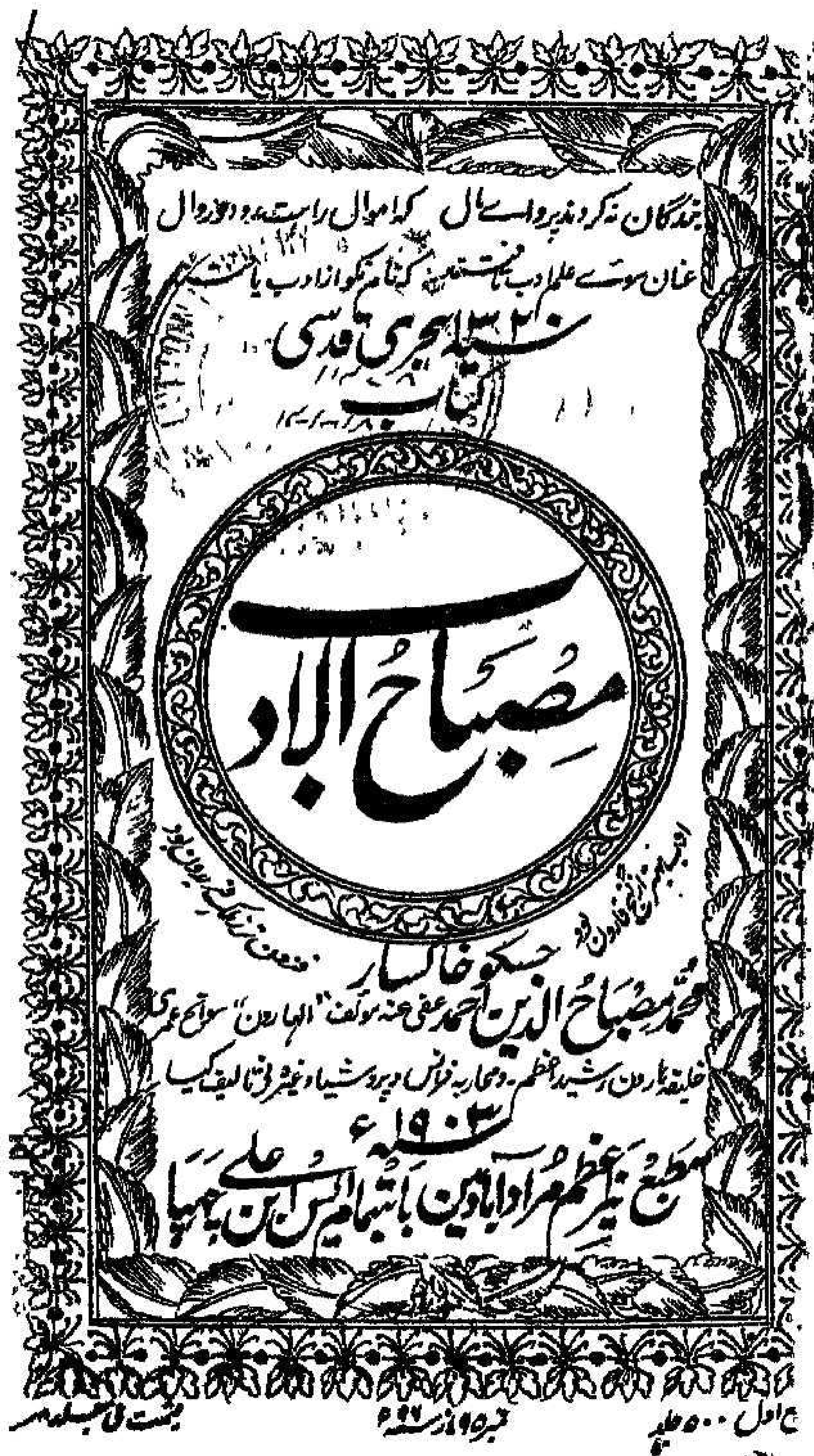


طبع اول ۵۰۰ جلد   نمبر ۱۹۵ ذی...   قیمت فی جلد عہ

ڈیڈیکیشن

آجکل علے العموم یہ شکایت ہی کہ زمانہ اہل علم کا قدردان نہین رہا اور نہ اب ابوالفضل اور فیضی جیسے باکمال ذیعلم و اہل فضل و صاحب لیاقت انسان پیدا ہوتے ہین لیکن اس بات کو مین تسلیم نہین کرتا اگرچہ اتنا تو تسلیم کرتا ہون کہ کثرت تعلیم نے وقعت تعلیم کو بہ نسبت زمانہ سلف کے اب کم کر دیا ہی میرا خیال یہ ہے کہ اب بھی ابوالفضل اور فیضی کی مانند پیدا ہوتے ہین لیکن شہنشاہ اکبر جیسی قدردان اور تیز نظر آنکھین علے العموم نہین ہین کہ ابوالفضل اور فیضی جیسے باکمال انسانون کو تلاش اور جمع کر کے اپنی نام و یادگاری کا مرصع نورتن مرتب کرین۔

آجکل اکبر کی مانند قدردانی اور جوہر شناسی اور انسانون کی پرکھ ذی اختیار حکمرانون مین جیسے

ہز ہائنس حضور پرنور میجر جناب نواب محمد حامد علی خانصاحب بہادر دام اقبالہٗ

والی ریاست رامپور کو ہی اونکا ثانی اور دوسرا معلوم نہین ہوتا یہی وجہ ہی کہ حضور ممدوح نے اپنے نورتن عالی جناب مولوی محمد عبد الغفور خانصاحب بہادر پرائیم منسٹر اور رفیق آب جناب حکیم محمد اجمل خانصاحب طبیب خاص اور دیگر جلیل القدر اور منتخب روزگار آدمیون سے کہ جنمین کا ہر ایک مثل انمول موتی اور جگمگاتے جواہر کے ہی مرصع اور مرتب کر رکھا ہی۔ حضور پرنور مین علاوہ اعلے تدبر و نصفت پسندی اور قدردانی کے شوق جبلّی اور علم دوستی کا ذاتی جوہر موجود ہے سیکڑون علما اور طالب علم حضور پرنور کے سفرہ فیض کے اور وظیفہ خوار ہین اس لیے مین اس کتاب کو نہایت ادب اور غائبانہ عقیدت سے تاکہ خاکسار کی بہر طرح اور حضور کی نیکنامی کی تاقیامت یادگار رہے حضور ممدوح کے نام نامی اور اسم گرامی کے ساتھ معنون اور ڈیڈیکیٹ کرتا ہون اور غالب امید ہی کہ حضور ممدوح اس غائبانہ ہدیہ ناچیز اور پیشکش حقیر کو خلعت اعزاز قبولیت سے مشرف اور معزز فرمائین گے ؎ آہن کہ بہ پارس آشنا شد + فی الحال بصورت طلا شد

دعاگو خاکسار محمد مصباح الدین احمد عفی عنہ مولف آلہ اسارون و تجارت فرانس و پرشیا وغیرہ سابق پرائیویٹ سکرٹری جناب نواب صاحب بہادر جی سی آئی ای دام اقبالہ والی ریاست ٹونک راجپوتانہ

مقام قلعہ رہتک۔ مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۷ ہجری قدسی مطابق ۲ جولائی ۱۹۰۹ ع (بروز پنجشنبہ)

درین سرائے کہن خوی کن بنوش سخنی
کہ بہتر از سخن خوب یادگارے نیست

فہرست مضامین

غلطنامہ رسالہ مصباح الادب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۵	تا ہنوز	ہنوز
۵	۲	ادلی	ادنی
۵	۴	دفتر اناپی	دفتر دانائی
۵	۱۵	ترجبہ	ترجمہ کیا ہے
۷	۱۸	مین اوئلی	ادنی
۸	۸	۱۷ر جولائی	۱۷ر جولائی ۱۹۱۹ء
۹	۳	فی آدیش	بخوانی آدیش
۹	۵	پادشاہ	بادشاہی
۱۱	۳	زمانہ سے	زمانے
۱۱	۲۰	تحقیقات سے	تحقیقات حال سے
۱۲	۱۱	جنید باد	بسند باد
۱۳	۷	آشنا رہ راہ	آشنا رہ راہ مین
۱۴	۹	جل نہین	جل کیون نہین
۱۵	۱۱	اتنی گمر	اتنی بڑی گمر
۱۷	۲۰	ہی عرصہ	ہی عرصہ مین
۲۰	۱	یہ ویرت	یہ عورت
۲۲	۱۴	حسن دبیان	حسن بیان
۲۶	۷	بجای شنزاد	بجای یہ شہزادہ
۲۷	۱۸	دریعا بہ	دریچا کے
۳۱	۳	چرند	یہ چرند
۳۲	۹	ہوسیلہ کوئی	ہوسیلے سے کوئی
۳۳	۱۱	آسنا	آشنا
۳۳	۱۸	کہہ	کہہ
۳۴	۱۳	وسکی کبھی	اوسکی کبھی
۳۴	۱۴	مجسم تھا	مجسم ہی تھی
۳۷	۱۴	وبے آبرو	وسے آبرو
۳۸	۱۴	ڈالکر	ڈالکر
۳۹	۴	ٹیڑہی	ٹیڑہی
۳۹	۱۴	سنارا	متاز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۵	راسبت بود	راست بود
۴۳	۱۳	فریب سبرگزشت	فریب کی سرگذشت
۴۳	۱۵	غلطی	غلطی سے
۴۴	۲۰	قارون	قازون
۴۷	۱۲	درہان	داربان
۵۲	۱۱	گفتگو کر رہا تھا	آپس مین کچھ گفتگو کر رہا تھا
۵۵	۸	کہ در	اور
۵۵	۱۵	نگردو	نگردد
۵۶	۱۵	منفت	مشقت
۵۹	۱	روزی کہ قضا یابی در روزی کہ قضا	روزی کہ قضا نیست در روز قدر روا نیست
۶۰	۱۰	باید	باید
۶۱	۱۰	بادنپ	باز پس
۶۳	۱۲	جسطح وجدین ہے	جسطح دوربین سے
۶۳	۱۰	معائی	معانی
۶۳	۲۰	وقا	وفا
۶۸	۱۱	تسم کا	قسم کے
۶۹	۲	زماحشیدہ	زمانہ چشیدہ
۷۰	۱۴	مین آرام	مین آکر آرام
۷۲	۲۰	ہیئت	ہیبت
۷۳	۱۳	بقای سکس	بقایای شکس
۷۴	۱۲	دولنست	دولتیست
۷۹	۸	باہر کرسے	پر بہنچ کر
۷۹	۱۳	منزل	منزل
۸۸	۸	عذاب	عذاب کے
۹۱	۱۳	سبلے تیر	سنے تیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم علے رسولہ الکریم ؐ

دیباچہ از مترجم

عمریست کہ آوازۂ منصور کہن شد

من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

کلیلہ دمنہ اور انوار سہیلی کی طرز نصائح کو پسند کرنے والی طبیعتیں اور دینی دلچسپی لینے والے طبیعتیں مدت ہوئی کہ دنیا کے اسٹیج پر سے بالعموم رخصت ہو گئیں۔ مگر ہم "السنادر کالمعدوم" کے اصول پر کاربند ہو کر اگر بالکل اسی طرز کی نہیں تو قریب قریب اسی طرز کی ایک ایسی کتاب کہ جس کو علم دوست اور حکمت پسند برٹش گورنمنٹ نے نہایت قابل قدر اور عجوبہ روزگار تصور کر کے شہر لندن میں انڈیا آفس کے کتب خانہ میں بڑی حفاظت سے رکھ چھوڑا ہے۔ ناظرین کے حضور میں پیش کرتے ہیں۔

جای غور ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے غیر زبان (فارسی) کی اس کتاب کو منتخب کر کے جب اتنی قدر و حفاظت سے رکھ چھوڑا ہے تو ضرور ہے کہ اس کتاب میں پند و حکمت کے گوہر بے بہا اور نصیحت و موعظت کے جواہر زواہر لاانتہا ہونگے۔ ناظرین سے امید ہے کہ بعد ملاحظہ "خذ ما صفا و

صحیح ما اگر ناظرین پر یہ بات منکشف ہو کہ اگر سب نصائح پر عمل نہ کرسکیں تو جتنا ہو سکے "ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ" پر عمل فرما کر جو جو باتیں کہ اپنے حسب حال دیکھیں، وہ نہایت مفید اور بہت سہل ہوں تو ضرور عمل فرماویں۔

قطعہ

نہ گویم کہ تدبیر آموز باش اے فرزند	ایک آدھ اوراق بھی اگر پڑھ لیں
کہ یہ نقص انا کی لطافت میں نہیں	ہوں روشن اگر آئینہ شیشہ دل

احباب کی خاطر اور ارباب ذوق کمال سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ تصنیف اور تالیف کی جو یہ کرنی پڑتی ہے وہ بہ مجبوری کرنی پڑتی ہے میری تالیف کرنے کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ کہ میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ اردو زبان میں حتی الامکان ہر علم و فن کی کتابیں میسر آسکیں تاکہ ہمارے اردو دان ہم وطن جو دوسری زبانیں مثلاً عربی یا انگریزی وغیرہ نہیں جانتے ہر قسم کی علمی کتاب کا لطف اپنی ہی اردو زبان میں اٹھا سکیں۔ اسی وجہ سے اس سے پیشتر دو کتابیں [illegible] تازہ زبان میں ترجمہ کرکے پبلک کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ ایک "تجارۃ فونیشیا" اور دوسری کتاب "اخبار دول" یعنی سوانح عمری خلیفہ ہارون الرشید اعظم جو کہ سلطنت بغداد کا ایک جلیل القدر شہنشاہ اور خلفاء دولت عباسیہ بغداد میں سے پانچواں خلیفہ گزرا ہے۔ میری پہلی تالیف یعنی تجارۃ فونیشیا کو پبلک نے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا خصوصاً ہندوستان کے لوگوں نے بڑے شوق سے اس کو طلب کرکے ملاحظہ کیا۔ یہ [illegible] ہوا اس کی قدر ہوئی۔ بلوچستان - چترال - عرب اور عدن تک اس کتاب کی مانگ آئی۔ خاکسار کی یہ سعی مشکور ہوئی۔

میری دوسری تصنیف "الہارون" کی اور اس کے طبع ہونے سے پیشتر ہی وہ قدر دانی ہوئی کہ مجھکو ایسی قدر دانی کی امید نہ تھی۔ الہارون کو نواب فخر الامراء بہادر [illegible] سی۔ آئی۔ ای۔ [illegible] ریاست حیدرآباد دکن نے طلب فرما کر نہ صرف اپنے نام نامی سے

معنون اور ڈیڈیکیٹ کرنے کی اجازت فرمائی۔ بلکہ فخر کی بات ہے کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ
نے بنظر قدردانی الہارون کو پسند کرکے اپنی ریاست کے محکمہ سلسلہ آصفیہ مین داخل فرما کے
سے مجکو عزت عطا کی۔

یہ سب جانتے ہیں اسواسطے کہ یہ کہ ہماری ملکی ہم وطنون کو اردو زبان مین مختلف تاریخی معلومات
سے فائدہ ہو۔ نیز - علی الخصوص تمام واقفکار اشخاص اس بات سے آگاہ ہین کہ تاہنوز اردو
زبان کے باغ مین بہت سے علوم وفنون کے گلدستون اور پھولون کی کمی ہے - گو بہت سے
اہل تصنیف اس طرف توجہ فرماکر مختلف کتابین اس زبان مین تصنیف و تالیف کرچکے ہین - انگریزی
یا عربی مین عمدہ عمدہ مضامین اور علم و فن کی کتابین پڑھکر بعض محب وطن ان کتابون سے
تنہا فائدہ اور لطف اوٹھانا نہین چاہتے بلکہ وہ ایسی کتب کا اردو مین ترجمہ کرکے اپنے ہموطنون کو
بہرہ مند پہونچانا چاہتے ہین اگر غور کیا جاوے تو ایسے لوگون کی یہ خدمات بہت کچھ قابل قدر ہوتی
ہین۔

انگریزی زبان کو دیکھو! دنیا مین کوئی ایسا علم و فن نہین ہے کہ جسکے متعلق سیکڑون کتابین اوس
زبان مین موجود نہون - ہر انگریزی دان گھر بیٹھے ان کتابون سے بغیر کسی اوستاد کی مدد کے
ہر علم کی سیر کرسکتا ہے بشرطیکہ اوسکو ایسی سیر کا شوق ہو کسی کا کیا اچھا مقولہ ہے ؎

همنشینی به از کتاب مخواه ❊ که مصاحب بود گه و بیگاه
صحبت افزای جان راحت دل ❊ هر چه خواهی تست از و حاصل
انجمن همدم لطیف که دید ❊ که نرنجید و هم نرنجانید

ہندوستان کے باشندون کو انگلش گورنمنٹ کے زیر سایہ ہونے سے یہ سب فائدہ حاصل ہوئے ہین
جسے اگلے زمانہ کے لوگون کو یہ باتین خواب و خیال مین بھی میسر نہین یہ سب نتیجے برٹش گورنمنٹ کی
اشاعت تعلیم کے ہین - اسواسطے دیگر ضروریات کے انگریزی خوان اصحاب علمی خصوصیت سکے لئے

برٹش گورنمنٹ کے جسقدر مشکور اور ممنون ہوں کم ہے۔

تمام مہذب اقوام یعنے یورپ اور امریکہ کے عالم اس امر پر متفق ہیں کہ بغیر تواریخ دانی کے آجکل علمی زندگانی کا لطف حاصل نہیں ہوسکتا۔ انکا قول ہے کہ تاریخ عملی فلسفہ ہے اور بغیر تاریخ دانی کے کوئی کچھ فلاسفر نہیں ہوسکتا اور ہماری ایسے میں زندگی کے لئے علم ریاضی جسقدر ایک ضروری علم ہے اسی طرح تاریخ بھی علمی زندگی کے لئے ضروری شے ہے۔ علم کی ضرورت پر ہندوستان کے ایک مشہور [illegible] شاعر نے کیا اچھی ذیل کی نظم لکھی ہے۔

گیا دورہ حکومت کا لبِ اب حکمت کی ہے باری — جہان میں چار سو علم و عمل کی ہے [illegible]

جنہیں دنیا میں رہنا ہو رہے معلوم یہ انکو — کہ ہے اب جہل و نادانی کے معنی ذلت و خواری

ضرورت علم و دانش کی ہے ہر فن اور صناعت میں — نہ چل سکتی ہے اب بے علم کے [illegible] ساری

جہان علمِ تجارت میں نہ ماہر ہونگے سوداگر — تجارت کی نہ ہوگی [illegible] گرمیِ بازاری

نہ آئے گی پسند ان نوکروں کی طاعت و خدمت — جنہیں پائینگے آقا زیورِ تعلیم سے عاری

اگر چاہیں گے کرنی آدمی گھوڑے کی سائیسی — تو دینا ہوگا انکو امتحانِ علمِ بیطاری

نہ مستغنی بچا دل علم سے ہیں اب نہ باورچی — ہوا ہے مدرسوں سے [illegible] فلسفہ جاری

یقین جانو کہ آئندہ ملیگی درس گاہوں میں — گر آنا چاہیئے تو چاہیئے گی آن [illegible]

کوئی پیشہ نہیں اب معتبر بے تربیت ہرگز — نہ فصادی نہ حجامی نہ [illegible]

یہ کتاب جو حضرات ناظرین کے ملاحظہ میں اب گذرتی ہے ایک نایاب اور نادر انگریزی کتاب سے ترجمہ کی گئی ہے اور اسمیں بہت سے اخلاقی اور علمی مضامین اضافہ کرکے مرتب کی گئی ہے۔ اسمیں تاریخی حالات اور نیز چند مختصر افسانہ جات بسبیل تمثیل اور بہت سے نتیجہ خیز اور بامعنی حکایات [illegible] فائدہ کتاب میں حکمرانوں اور وزیروں۔ امیروں اور عوام الناس کے لئے عمدہ عمدہ اخلاقی نصیحتیں [illegible] تحریر میں مگر درستی اخلاق کے لئے دانشمند [illegible] حقیقت

ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ خصوصاً نوعمر اور مبتدی طلبہ کو اوسکا مطالعہ نہایت مفید ہے۔
میری حیثیت علمی بہت محدود ہے مگر اپنی ادنیٰ حیثیت کے موافق جیسا کچھ رطب یابس ترجمہ
ہوسکا پبلک کے سامنے پیش کرتا ہوں ورنہ میرے حسب حال یہ شعر ہے ؎

لاابالی چہ کنند دفتر دانائی را　　طاقت وعظ نباشد سر سودائی را

۷۷۶ ہجری قدسی مطابق ۱۳۷۵ء میں ایک شخص نے فارسی نظم میں "سندباد نامہ"
نام ایک کتاب تصنیف کی۔ مگر اوسکے مصنف کا نام اور پتہ نہ مل سکا۔ اس کتاب کا حال
تصنیف بھی اسطرح معلوم ہوا کہ اسکے دیباچہ میں ایک لفظ "فرمان اعلیٰ شاہ" بطور تاریخ
تحریر کتاب مرقوم ہے اوس کلمہ سے تاریخ تحریر معلوم ہوئی۔ اس تاریخ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف
ایران کے مشہور شاعر حافظ شیرازی کا ہمعصر تھا۔ سندباد کے نام سے ناظرین دہوکے میں پڑ کر
الف لیلہ کے مشہور ملاح سیاح سندباد کو خیال نہ کرلیں۔ یہ دوسرا سندباد ہے جو ہندوستان کا
ایک نہایت دانشمند عالم اور فاضل شخص تھا جیسا کہ آئندہ اس کتاب کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا
اس کتاب کا بہت سی زبانوں میں اور نیز یونانی۔ لاطینی۔ جرمنی۔ فرانسیسی اور عبرانی
زبان میں ترجمہ ہوگیا ہے۔ مشرقی ممالک کے کئی فاضلوں نے اس کتاب کی مستند
شرحیں لکھی ہیں۔ ایران کے تذکرہ شعرا میں اس کتاب کا ذکر بھی مرقوم ہے لیکن انگریزی میں
صرف دو شخصوں نے اسکا ترجمہ (اگر اوسکو ترجمہ کہا جاسکے) ایک تو مسٹر فالکنر نے
سنہ ۱۸۴۱ء میں رسالہ "جرنل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی" میں اس کتاب پر ایک
ریویو لکھا تھا اور دوسری دفعہ مسٹر کلاؤسٹن نے سنہ ۱۸۸۴ء میں اس کتاب کا [illegible]
ترجمہ شائع کیا تھا۔

انڈیا آفس (لندن) کے کتب خانہ میں یہ فارسی کی مثنوی نامکمل موجود ہے اس مثنوی کے بہت سے
درمیانی اجزا کا پتہ نہیں ہے اور جو کچھ موجود ہے وہ ایسے خراب طور سے ترتیب دیا گیا ہے کہ سلسل

بیان معلوم کرنے میں بڑی وقت پڑتی ہے۔ بہر حال جس قدر موجود ہے یہ مثنوی نہایت قابلِ قدر ہے
صرف اسی وجہ سے نہیں کہ اس کتاب کے مطالعہ سے مثل الف لیلیٰ کے زمانہ سابق کی مشرقی سلطنتوں
کے اکثر بادشاہوں کے طرز معاشرت اور زندگی کی سچی تصویر اور ان کے درباروں کی صحیح تاریخ اور مشرقی
ممالک کے عادات اور رسوم کی پوری پوری کیفیت معلوم ہوتی ہے بلکہ اس وجہ سے بھی کہ اس میں بہت سی
معنی خیز حکایتیں اور دانش افزا باتیں تحریر ہیں۔ ۵

شیرین تر از حکایتِ ما نیست قصہ ۔۔۔ احوالِ روزگار سراپا نوشتہ ایم

اس فارسی کی مثنوی کے ۱۰۰ ورق ہیں۔ زبان فارسی کے شائقوں کو اس کتاب کا بہت کم علم ہے
یہ کتاب انگلستان میں بڑی بے مثل اور عجوبہ روزگار خیال کی جاتی ہے گورنمنٹ آف انڈیا نے
اس بات کی بہت کوشش کی کہ اس کتاب کا ایک اور نسخہ مکمل مل جائے لیکن اس کوشش میں
ناکامی ہوئی۔ ہندوستان میں اس کتاب کا دوسرا نسخہ دستیاب نہیں ہو سکا اس لئے یہ کتاب اور
زیادہ عجوبہ روزگار خیال کی جاتی ہے۔

سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جن کا سنہ ۶۹۱ ہجری میں انتقال ہوا ہے اپنی تصانیف
میں سند باد نامہ کا حوالہ دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ تحریر سے پیشتر یہ کتاب لکھی
گئی ہوگی۔ دولت شاہ نے اپنی مصنفہ کتاب موسومہ "تذکرۂ دولت شاہی" میں لکھا ہے کہ اس
نام کی ایک کتاب [illegible] ہجری میں ایک شاعر ازرقی نام نے تحریر کی ہے۔

اس مثنوی کے اشعار میں دلسوزی اور درد انگیزی اور اعلیٰ درجہ کے استعارات پائے جاتے ہیں
اس مثنوی کے اشعار کو حافظ اور سعدی اور نظامی وغیرہ کے اشعار سے ہرگز کم درجہ کے
نہیں کہا جا سکتا بلکہ اس کے اشعار ان مشاہیر کے اشعار کی طرح ہم پایہ ہیں۔

[illegible] مثنوی میں شروع قصہ کا پہلا [illegible] پارسی داں [illegible] عربی نژاد
[illegible] فارسی داں نے جو زبان فارسی [illegible] بولتا تھا اور

وہ اصل میں عربی نژاد تھا اس طرح سے یہ قصہ کہا۔ اس شعر سے مسٹر فاکنر نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ اصلی قصہ ایک عرب نے فارسی میں تحریر کیا ہوگا۔ مگر ایک فرانسیسی مورخ کی یہ رائے ہے کہ یہ اصل قصہ زبان سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے اور اس امر پر غور کرنے سے کہ اس مثنوی میں چند حکایتیں ہندوستان کے متعلق معلوم ہوتی ہیں فرانسیسی مورخ کی یہ رائے قابل قبول معلوم ہوتی ہے

اس مثنوی میں مصنف نے ایک بڑی صنعت یہ رکھی ہے کہ ہر شعر میں ذو معانی الفاظ کو استعمال کیا ہے۔ شاید اس ساری مثنوی میں تین یا چار شعر ہی ایسے ہوں گے کہ جن میں ذو معانی الفاظ مستعمل نہ ہوئے ہوں۔ مثلاً چوتھے شعر میں الفاظ "سواد" اور "خط" مضافات سلطنت اور حدود مملکت کے معنی باندھے ہیں۔ حالانکہ یہی الفاظ دوسری جگہ سیاہی زلف اور انسان کی ریشیں کے کنارہ کے معنی میں بولے جاتے ہیں۔

اس کتاب میں جتنی مسلسل و مفصل حکایتیں آئی ہیں وہ سب تخیلی اور شاعرانہ ہیں اور بے سوچے سمجھے کام کر گذرنے کی برائی میں ہیں اور بعض حکایتیں بدرویہ اور بد اطوار عورتوں کے مکر و فریب کے بیان میں ہیں۔ ایسی بد اطوار عورتوں کے تاریخی واقعات اور کارناموں پر جب نظر ڈالی جاتی ہے تو دیکھئے کہ فریب سے بڑی بڑی ضخیم کتابیں بھری ہوئی نظر پڑتی ہیں کیسی نازک خیالی عربی شاعر نے اپنے ایک سچے اور قیمتی مضمون کو جو اسی قسم کی بدرویہ عورتوں کے بارہ میں ہے ذیل کے اشعار سے کیا ہی جلا دی ہے۔ شعر

فان تسألونی بالنساء فاننی | خبیر باحوال النساء طبیب
اذا شاب رأس المرء او قل ماله | فلیس له من ودهن نصیب

اگر تم مجھ سے عورتوں کی بابت کچھ پوچھتے ہو تو میں ان کی تہ کی بات بتاتا ہوں کیونکہ میں ان کی چھل بل سے ایسا واقف ہوں جیسا کہ طبیب مرض کی کیفیت سے واقف ہوتا ہے۔ جہاں مرد کے سر پر بڑھاپا چھایا۔ یا مال کم ہوا تو پھر انھیں محبت اور وفاداری نام کو باقی نہیں رہتی

اگر ان حکایات پر غور و خیال کرکے کوئی شخص اونکے نتیجے پر کاربند ہووے تو اسمین کچھ شک نہین کہ اوسکے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوجاوین خاتمہ مین جسقدر نصائح اور اخلاقی باتین مندرج ہین وہ اس قابل ہین کہ امرا و حکام اور عوام الناس اونکو اگر اپنا دستور العمل بناوین تو امید ہے کہ اونکو اخلاقی فائدہ اور نفع بہت کچھ حاصل ہو۔ وما علینا الا البلاغ۔

خاکسار۔ محمد مصباح الدین احمد عفی عنہ

مولف "المامون" "محاربہ فرانس و پرشیا" وغیرہ۔

سقام قلعہ رہتک

مورخہ ۱۱۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ قدسی۔ مطابق ۱۷۔ جولائی یوم پنجشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگویند از سرِ بازیچہ حرفے	کزان پندے نگیرد صاحبِ ہوش
وگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

(سعدی)

آغازِ داستان

(بادشاہ کی تعریف)

زمانۂ سابق مین مملکت ہندوستان کا ایک بادشا ابر رحمت نام تھا - یہ بادشاہ فی الحقیقت اسم بامسمیٰ تھا اپنی رعایا کے حق مین رحم و شفقت عدل و انصاف - جود و سخا کی وجہ سے ابرِ رحمت ہی تھا - علاوہ ان سب خوبیون کے نہایت بہادر اور شجاع تھا - بہت سے ظالم - مغرور اور سرکش بادشاہون کے ملک اوسنے اپنی بہادری سے فتح کرلئے تھے - بڑی تیز عقل اور فہم و فراست اور اعلیٰ درجہ کی عمدہ قوتِ انتظامی اوسمین موجود تھی ؎

مبارک کشوری کان کشوری شاہی چنین باشد + مبارک منزلے کان منزلے را ماہ چنین باشد

(حدود سلطنت)

چین سے لیکر ابیسینیا (حبش) اور سلطنتِ روم (قسطنطنیہ) کی حدود تک تمام ممالک اس بادشاہ کے زیرِ نگین تھے - اس بادشاہ کے ہزارہا حبشی اور ترکی غلام تھے یہ بادشاہ خود بھی قوم سے ترک تھا - اسکا انصاف اسقدر مشہور ہوگیا تھا کہ انسان تو انسان سمندر کے نہنگ اور مگر اور جنگل و بیابان کے درندے اور پلنگ وغیرہ بھی اوسکی عدل پسندی اور نصفت شعاری سے

واقف ہوگئے تھے - اوس کے عہد عدالت مہد مین غزال اور شیر نیستان آپس مین ہم پہلو ہوتے اور بلاخوف بیٹھی[1] نیند سویا کرتے تھے باوجود اسقدر عزوشان اور رفعت مرتبت کے اس بادشاہ کے کوئی بیٹا نہ تھا اس فکر سے یہ بادشاہ بڑا رنجیدہ رہا کرتا تھا - مارے غم کے ساری رات نہین سوتا اور سارا دن نہایت رنج و افسوس مین گزارتا اور اس قسم کے اشعار ورد زبان رکھتا

خرمنم برقِ الم سوخت چہ سازم چہ کنم ❊ تیرِ غم جان و دلم دوخت چہ سازم چہ کنم

داغم لالہ صفت از چمنستانِ جہان ❊ جز گلِ داغ نمید وخت چہ سازم چہ کنم

اور کہا کرتا کہ پچاس یا ساٹھ برس کی عمر سے کیا فائدہ جبکہ اسقدر مدت مین بھی کوئی اولاد نہو؟

امورات سلطنت سے فرصت پاکر بادشاہ عبادت الٰہی مین اپنی اوقاتِ گرامی گزارتا - رات دن نہایت خشوع اور خضوع سے نماز اور روزہ مین مشغول رہتا - سچ ہی ہے

سرِ بادشاہانِ گردن فراز ❊ بدرگاہِ او بر زمینِ نیاز

صرف نماز ہی ایک ایسی کنجی ہے کہ جو مشکلون کے دروازون کے قفلوں کو کھولتی ہے - آخرکار اوسکی گریہ وزاری پہ رحم فرماکر رحمت الٰہی نے جوش کیا اور اللہ تعالیٰ کے کرم ہی بوسیلہ نماز و روزہ اس بادشاہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا ؎ از محیطِ فضل زیبا گوہرے آمد پدید ❊ بر سپہرِ صبح روشن اخترے آمد پدید ❊

شہزادہ کے تولد ہونے سے تمام شہر اور سلطنت مین نہایت خوشی ہوئی - بادشاہ نے دائیون کو تلاش کرایا اور دو چار دائیوں کو شہزادہ کے دودھ پلانے اور خبرگیری پر مقرر کیا -

بادشاہ نے پھر ایسے منجمون کو جو ستارون اور طالعون کا حال ثریا سے ثریٰ تک اور

---

[1] جانور خواہ پرند ہو یا چرند - درندہ ہو یا نہنگ ہو کوئی ہو وہ انسان کی ایسی صفات کو محسوس نہین کرسکتا اسلئے کہ قدرت نے اوسکو یہ مادہ حس کا نہین بخشا - اس قسم کے فقرہ و عبارت مین تحریر کرنیکا قاعدہ ممالک مشرقی کے مصنفین مین ہمیشہ سے رہا ہے - یہ جملے صرف مبالغہ اور تاکید کلام کے لئے آیا کرتے ہین مطلب صرف یہ کہ یہ بادشاہ بڑا عادل اور منصف تھا - ۱۲ مترجم عفی عنہ

سمار سے سماک تک جانتے تھے بلوا کر حکم دیا کہ شہزادہ کے طالع کا زائچہ بناؤ۔ نجومیون نے
حسب الحکم زائچہ کھینچ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ شہزادہ کی قسمت مین ایک بہت بڑی مصیبت کا زمانہ
برداشت کرنا ہی یقین ہی کہ اُس مصیبت کے زمانہ سے گذر جانے کے بعد یہ شہزادہ اپنی بلندی طالع
اور خوش قسمتی سے نہایت کامرانی اور فارغ البالی اور عیش و عشرت سے حکومت کریگا اور ایسا عظیم الشان
بادشاہ ہوگا کہ اوسکی تلوار مثل آفتاب کے تمام ہندوستان کو مشرق سے مغرب تک فتح کرلے گی اور
یہ اپنے ہمعصرون مین نہایت مشہور ہوگا۔ یہ سب حال سنکر کچھ رنجیدہ اور کچھ شاد ہوکے بادشاہ نے
منجمون کو انعام دیکر رخصت کردیا۔ ہوئی کچھ خوشی اوسکو اور کچھ الم ہے کہ دنیا مین توام مین
شادی و غم ہے اور شہزادہ کی خبرگیری مین مصروف ہوا۔ جب شہزادہ کی عمر دس سال کی ہوگئی تو
بادشاہ نے ایک فاضل اور نرم دل اوستاد کو اوسکی تعلیم کے لئے مقرر کیا۔ علم ایک ایسی زبردست
شے ہے کہ یہ مسِ "تانبہ کو طلا (سونا) بنا سکتا ہے۔ لیکن ایک مدت گذر گئی اور شہزادہ پر تعلیم کا
کچھ اثر نہوا۔ جسقدر اوستاد شہزادہ کی تعلیم مین کوشش کرتا تھا سب رائیگان جاتی شہزادہ نے
یہ بھی نہین جانا کہ اب و جد[1] اور ابجد[2] یا احد اور احمد مین کیا فرق ہے۔ اگر شہزادہ سے پوچھا
جاتا کہ شمس[3] کسے کہتے ہین تو وہ جواب دیتا کہ دن کو۔ اور اگر یہ دریافت کیا جاتا کہ رات
کسے کہتے ہین تو وہ کہتا کہ چاند کو۔ غرضکہ اسی طرح وہ کانٹون کو کھجور اور آگ کو ایندھن
بتلایا کرتا۔ بادشاہ کو شہزادہ کا یہ حال دیکھ کر نہایت مایوسی ہوئی اس لئے کہ بادشاہ کو
یہ امید تھی کہ یہ قطرۂ باران[4] (شہزادہ) موتی اور یہ ذرہ علم کے پڑھنے سے مثل آفتاب کے روشن اور درخشان ہوگا

---

[1] اب و جد کے معنی باپ اور دادا ۱۲ [2] ابجد حروف ہجا کا ایک موضوعہ حساب ہے۔ اس حساب مین ہر حرف ہجا کی ایک قیمت اعداد مین مقرر ہے۔ مثلاً الف کی قیمت عددی ۱۔ اور ب کی ۲۔ الی آخرہ۔ اسکو حساب جمل بھی کہتے ہین ۱۲ [3] [illegible] [4] سابق مین علی العموم اس بات کا یقین کیا جاتا تھا کہ ابر نیسان مین سے جو قطرہ سمندر مین سیپی کے منہ مین گرتا ہے وہی موتی بنجاتا ہے۔ مگر جدید تحقیقات سے یہ بات غلط ثابت ہوئی۔ موتی ایک سمندری جانور مردہ کا دل ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ

چمک دار ہو گیا ہو گا۔

شہزادہ کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ نے اپنی سلطنت کے کل عقلمندون اور دانشمندون کو جمع کر کے شوری کے لئے ایک دربار کیا اور کہا اور کہا کہ

در ہمہ کار مشورت باید ✤ کار بے مشورت نکو ناید

اور اونسے شہزادہ کا حال کہا اور کہا کہ مین نے اسکے پیدا ہونے کے لئے جو دعا کی تھی اوس سے اب مین پچھتاتا ہون۔ اگر مین بھی اوسی نصیحت پر عمل کرتا کہ جو ایک ملّاح نے ایک جہاز کے ناخدا کو کی تھی۔ کہ "خدا کے کام خدا کی مرضی ہی پر چھوڑ دینے چاہئین" یعنی اس شہزادہ کے پیدا ہونے کی دعا نہ کرتا تو بہت بہتر ہوتا۔ کیونکہ مجھے اس بات سے شرم آتی ہے اور رنج ہوتا ہے کہ یہ شہزادہ جاہل ہے۔ حالانکہ بہ یا استے دنون سے پڑھتا ہے مگر ابھی تک بالکل جاہل ہے تعلیم سے اسکو کچھ بھی فائدہ حاصل نہین ہوا۔ آیندہ اوسکی تعلیم کے بارہ مین تمھاری کیا صلاح ہے۔

بادشاہ کی یہ تقریر سنکر اُن سب دانشمندون نے آپس مین مشورہ کیا انمین ایک شخص سندباد نامی بہت بڑا عالم اور فاضل تھا۔ سب کی یہی مرضی ہوئی کہ اب سندباد شہزادہ کا معلّم اور اوستاد مقرر کیا جائے۔ اُن سب نے اپنا مشورہ سندباد سے ظاہر کیا کہ ہم تم مین ایسی قابلیت اور لیاقت سمجھتے ہین کہ تم شہزادہ کو پڑھا کر ہشیار بنا سکتے ہو۔ اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم بادشاہ سے تمھاری سفارش کرین اور ہم سب تم سے التجا کرتے ہین کہ اس بڑے کام (تعلیم) کی ذمہ داری کو تم قبول کرو۔ سندباد نے کہا کہ اتنے بڑے کام کی ذمہ داری مین تم مجھکو پھنسوا کر وہی بات کرتے ہو کہ جسطرح ایک لومڑی نے ایک بندر کی خوشامد کر کے فریب سے اپنا مطلب اُس سے نکلوا لیا۔

حکایت لومڑی اور بندر کی۔ ایک بڈھی لومڑی اپنی خوراک کی تلاش مین شرکب کے کنارے کنارے چلی جا رہی تھی تھوڑی دور چلکر اوس نے یہ دیکھا کہ خشک زمین پہ

ایک مچھلی پڑی ہوئی ہے۔ یہ دیکھ کر لومڑی بڑی خوش ہوئی اور دل مین کہا کہ میری محنت تلاش
رائیگان نہین گئی اور اب اس مچھلی کو مین بڑے مزہ سے کھاؤنگی لیکن معاً پھر اوسکو یہ خیال آیا
کہ یہ مچھلی زمین مین ایسی جگہ پڑی ہوئی ہے کہ جہان نہ پانی ہے اور نہ مچھلی والے کی دوکان ہے۔ یہ
ایک غیر معمولی بات ہے اسمین کچھ بھید ہے اس مچھلی کے پکڑنے مین احتیاط لازم ہے۔ **رباعی**

ہر کس کہ امانِ دین و دنیا طلبید + بے بدرقۂ حزم بمنزل نرسید
آئینۂ فکر را بزن صیقل حزم + تا روئے مراد اندر آن بتوان دید

چنانچہ مچھلی کو چھوڑکر لومڑی آگے کو روانہ ہوئی۔ اثناءِ راہ اوسکو ایک بندر ملا۔ لومڑی نے
دل مین سوچا کہ اس بندر کو فریب دیکر اس سے اپنا مطلب نکلوانا چاہیئے۔ اس لئے وہ بندر
کے پاس گئی نہایت ادب سے اوسکو سلام کیا اور کہا کہ ہرن۔ غزال۔ اور گورخر وغیرہ
یہ سب جانور آپکو اپنا بادشاہ بنانا چاہتے ہین تاکہ آپ اُن سب جانورون کو اپنے ظل حمایت
مین لیکر شیر کے پنجۂ ظلم سے نجات دین۔ وہ رات دن زبردستی سے ایک نہ ایک جانور کو مارکر
اوسکا خون پیتا رہتا ہے۔ اُن سب جانورون نے اپنی یہ درخواست میری معرفت آپکو کہلائی ہے
اور وہ سب آپکے انتظار مین سڑک پر موجود ہین تاکہ آپکے سر پر تاج حکومت رکھین اور آپکو سلطنت
کے کل سپید و سیاہ کا مالک کردین بندر لومڑی کی اس خوشامد سے اوسکے فریب مین آگیا اور
لومڑی کے ہمراہ اُس جگہ آیا جہان کہ وہ مچھلی اُس خشک زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ مچھلی کو دیکھتے
ہی لومڑی نے بندر سے کہا کہ چونکہ آپ ہم سب کے بادشاہ ہین اس لئے بلحاظ بادشاہی عظمت و
شان کے یہ خوراک آپ کی ہے آپ سے پہلے ہم خدام اور غلامون کا آپکے حضور مین اس مچھلی پر
ہاتھ ڈالنا کمال گستاخی ہے۔ بندر یہ سنکر اُس مچھلی کے پاس گیا اور اسکو فوراً اپنے مونہ سے
پکڑ لیا پکڑتے ہی اوسکا پاؤن ایک جال مین پھنس گیا جو کسی صیاد نے وہان لگا رکھا تھا۔
لومڑی نے اس موقعہ سے فائدہ اوٹھاکر بندر کے مونہ سے فوراً مچھلی چھین لی اور اُس کو جالی مین

پھنساکر خود فضول ہوئی۔ اس حکایت کو سنکر اُن سب دانشمندون نے سندباد سے کہا کہ ہم آپ سے فریب نہین کرتے بلکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ بہ نسبت ہمارے آپ شہزادہ کی تعلیم کے لیے سب سے زیادہ لائق مستحق اور احق ہین۔ ہم سب کا اور آپکا تناسب علم مثل سمندر اور قطرہ کے تناسب کے ہی آپ بلندی علم مین مثل آفتاب کے اور ہم سب مثل ذرہ کے ہین آپ عظمت و روشنی مین مثل چاند کے اور ہم مثل سُہا (ایک سب سے چھوٹے ستارہ کا نام) کے ہین۔

سندباد نے جواب دیا کہ مین تم سب سے زیادہ پڑھا ہوا نہین ہون یہ بات بیشک سچ ہے کہ ہم نے اور تم نے علم ساتھ ساتھ ہی پڑھا ہے اور مین علم مین تمھاری برابر ہی ہون۔ لیکن شہزادہ کو تعلیم دینا ایک عمدہ کام ہے کامیابی پر بادشاہ سے ایک بہت بڑے انعام اور فائدہ کی امید ہے پھر تم سب بادشاہ سے اپنی اپنی تعریف کرکے ذیل کی حکایت پر عمل نہین کرتے۔

حکایت گرگ۔ روباہ اور شتر کی

ایک بھیڑیا ایک لومڑی اور ایک اونٹ ایک دفعہ ہم سفر ہوے راستہ مین زادِ راہ اُن تینون کے پاس صرف ایک میٹھی روٹی تھی۔ گرمی کا موسم تھا اِن تینون نے ایک لمبی منزل کو طے کیا اور ایک تالاب کے کنارے پر جاکر ٹھہرے اور وہان کھانا کھانے کے لیے بیٹھے لیکن کھانے سے پیشتر ان مین یہ مشورہ ہوا کہ ہمارے پاس روٹی تو ایک ہی ہے اس مین ہم تینون کا پیٹ نہین بھر سکتا۔ ایک کا پیٹ ہی بھر جاوے یہی غنیمت ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہم تم مین سے یہ روٹی وہی کھائے کہ جسکی عمر سب سے بڑی ہو۔

یہ گفتگو سنکر بھیڑیے نے کہا کہ ہندوستانی۔ ایرانی۔ اور ترک یہ سب لوگ اس بات کو جانتے ہین کہ پیشتر اُس زمانہ کے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے دنیا اور زمین اور وقت اور عرصہ وغیرہ کو چھ دن مین پیدا کیا مین اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہو گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تم سب سے

مین بڑا ہون اس لئے میرا حق اس روٹی کے کھانے مین تم سب سے زیادہ ہے۔
یہ سنکر حیلہ باز اور معمر لومڑی نے کہا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو تمھاری بات مین کچھ شک و شبہ نہین تم جس رات پیدا ہوئے تھے اوس رات تمھاری مان کے پاس مین بطور دایہ کے موجود تھی مین نے وہان چراغ روشن کیا تھا تاکہ تم اندھیرے مین نہ پڑے رہو اور مین رات بھر مثل شمع کے تمھاری مان کے سرہانے کھڑی رہی تھی اس لئے اس روٹی پر سب سے زیادہ میرا حق ہے۔ اونٹ اُن دونون کی یہ گفتگو سن کر اور دلمین سوچ کر کہ ان مکارون سے بغیر مکر و فریب کے عہدہ برائی نہ ہوگی اور یہ خیال کر کے کہ بزرگون کا قول ہے کہ

با بدان بد باش و با نیکان نکو ❊ جای گل گل باش و جای خار خار

مثل ایک چھوٹی سی دیوار کے اُن دونون کے آگے آکر کھڑا ہوگیا اور یہ کہکر کہ واقعی اور صریح ظاہر چیز کو کوئی پوشیدہ نہین کر سکتا ظاہر ہے کہ جب میری اسقدر بڑی گردن اور اتنے لمبے پیر اور اتنی کمر ہی تو اس سے یہ نتیجہ نہین ہوسکتا کہ میری مان نے مجھے کل کے دن یا رات ہی کو جنا ہو۔ بلکہ تم دونون سے بہت پہلے ہی میری پیدایش ہے اونٹ نے اُن دونون کے آگے سے روٹی اوٹھا لی اور فوراً نگل گیا۔ اُن سب عقلمندون نے یہ حکایت سنکر سندباد کی فطانت اور عقل کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ بیشک آپکا فرمانا سچ ہے۔ گو ہم سب مین آپ ہی کی برابر علم ہے مگر ہم خوب جانتے ہین کہ آپکی برابر عقل و تمیز ہم مین نہین ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ بغیر فہم و ادراک۔ صرف علم جاننے ہی سے ایسا مشکل کام کہ جیسا اس شہزادہ کی تعلیم کا کام ہے انجام نہین پا سکتا۔
ایک مشہور ضرب المثل ہے کہ یک من علم را دہ من عقل باید۔ اس لئے اگر آپ اس کام کی ذمہ داری کو اپنے اوپر گوارا فرمالین گے تو ہم آپ کے کمال ممنون ہونگے۔ سندباد نے اونکے اصرار سے اونکی درخواست منظور کرلی۔ اُن سب عقلمندون نے شہزادہ کی معلمی اور اوستادی کے لئے بادشاہ

سے سندباد کے لئے تقرری کی سفارش کی۔ بادشاہ نے اُن سب کی رائے منظور کر کے
پہلے اُستادوں اور معلموں کو موقوف کر کے سندباد کو شہزادہ کا اُستاد ادیب اور معلّم
مقرر کیا۔

شہزادہ کو تعلیم دینے سے پیشتر سندباد نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر میں شہزادہ کے پڑھانے
میں کوشش کروں اور شہزادہ کچھ عرصہ تک مصداق اس ع

تا در نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست ✣ سودے نکند یاری ہر یار کہ ہست

عقل و تمیز حاصل نہ کر سکے تو اس امر میں مثل پہلے معلموں کے آپ میری نالائقی فوراً تصور نہ فرمالیں ورنہ
وہی مثل صادق آویگی جیسے کہ کشمیر کے بادشاہ اور ایک مہاوت کی حکایت مشہور ہے۔

حکایت ایک مہاوت اور کشمیر کے بادشاہ کی

کشمیر کے ایک شہزادہ نے بادشاہِ کشمیر کو بطور نذر ایک ہاتھی پیشکش کیا۔ یہ ہاتھی قد و قامت
میں سیاہ پہاڑ اور رفتار میں آندھی اور شرارت و شوخی میں بحر کی موج کی مانند جنبش کرتا اور مثل
سیلاب کے آگے بڑھتا تھا۔ بادشاہ نے مہاوتوں کو بلا کر یہ فرمایا کہ جو کوئی اس ہاتھی کو سدھا دیگا
اور بلا لیگا اوسکو اس ہاتی کے وزن کی برابر سونا چاندی اور جواہرات انعام میں دئے جاوینگے
ایک مہاوت نے عرض کیا کہ میں اس ہاتھی کو بلاونگا چنانچہ وہ ہاتھی اس مہاوت کی سپرد کر دیا گیا اور اسنے
اوسکو تین برس کے عرصہ میں پورے طور سے سدھایا اور پھر بادشاہ کی حضور میں لایا۔ بادشاہ
امتحان کے لئے ہاتھی پر سوار ہوا۔ ہاتھی بادشاہ کے سوار ہوتے ہی فوراً جنگل کی جانب بھاگ گیا
درباریوں اور سب حاضرین کو بادشاہ کی جان کا خوف ہو گیا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد ہاتھی نہایت
آہستہ قدمی سے شہر میں واپس لوٹ آیا۔

بادشاہ نے مہاوت سے کچھ پوچھے بغیر نہایت غصہ میں حکم دیا کہ مہاوت کو اس ہاتھی کے
پیروں میں ڈلوا کر کچلوا ڈالو تا کہ اسکا جسم پاش پاش ہو جائے۔ مہاوت نے بادشاہ سے عرض کیا۔

کہ افسوس آپنے میرے ہنرون پر کچھ خیال نفرمایا - اگر میرا جرم عفو فرماکر جان بخشی فرمائی جاوے تو اسکا حال عرض کرون ؎

دوست دارد عفورا پروردگار ✤ انچہ ایزد دوست دارد دوست دار

مہاوت نے بادشاہ کا حکم سنکر بادشاہ کی حضور مین بہت الحاح وزاری کی کہ میری قدامت پر لحاظ فرمایا جاوے - میرے بال بچے خدمت مین سپید ہو گئے ہین میرے بال بچون پر رحم فرماکر قتل سے درگذر ین ورنہ میرے بال بچے یتیم ہو جائینگے - بادشاہ کو اوسکی گریہ وزاری پر رحم آگیا اور مہاوت کی جان بخشی فرمادی - اب مہاوت نے ہاتھی پر سوار ہوکر بادشاہ کی حضور مین ہاتھی سے نہایت عمدہ عمدہ کرتب کہ جو اوس نے محنت سے ہاتھی کو سکھائے تھے کرائے - جس کے دیکھنے سے بادشاہ اور سب حاضرین کو معلوم ہوا کہ مہاوت نے ہاتھی کو پورے طور سے ہلایا اور سدھایا ہے مہاوت نے بادشاہ سے عرض کیا کہ جہان پناہ - آپکے سوار کرکے ہاتھی کو جنگل کی جانب مین نے بھی بھگا دیا تہا کہ آپ پر ظاہر ہو کہ ہاتھی کو تند اور تیز کرکے پھر مین کس طور سے اوسکو آہستہ قدمی سے چلا سکتا ہون بادشاہ بہت خوش ہوا اور مہاوت کو انعام موعودہ عطا کیا -

سندباد نے کہا کہ شہزادہ کے پہلے استادون کی ناکامیابی اونکی بدقسمتی سے ہوئی جسطرح کہ مہاوت نے بدقسمتی سے اول اول اپنا انعام ضائع اور قتل کا حکم پایا - حالانکہ اوس نے ہاتھی کو پورے طور سے سدہایا اور ہلایا تہا - یہ سنکر بادشاہ نے سندباد کی تسلی فرمائی کہ ہم ایسا خیال نہین کرینگے - سندباد نے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین اقرار کرتا ہون کہ مین شہزادہ کو چھ مہینے کے عرصے مین تمام علوم و فنون مین اسقدر ماہر کردونگا کہ جسقدر کوئی دوسرا شخص تیس سال کی محنت شبانہ روزی سے کمال حاصل کرسکے - پہر بادشاہ نے شہزادہ کو تعلیم کے لیے سندباد کے سپرد کردیا -

سندباد نے شہزادہ کو اب اس طور سے تعلیم دینا شروع کی کہ علم کی جس شاخ کو اوسکو پڑہانا اوسکے مطابق ایک دیوار پر شکلین کہینچ کر شہزادہ کو عملی طور سے سمجہاتا - یہانتک کہ تہوڑے ہی عرصہ

(سند باد کا شہزادہ کو تعلیم دینا)

شہزادہ ہر علم مین پورے طور سے ماہر ہوگیا سچ ہے ؎

بحکمت حل ہر مشکل توان کرد ✤ بحکمت کامِ دل حاصل توان کرد

مقررہ اور معہودہ ایام کے اختتام پر شہزادہ کو ہر علم و فن مین پورا پورا عالم فاضل اور ماہر کر کے سندباد نے نجومی رو سے اوسکا حال دیکھا - اور یہ معلوم کر کے کہ شہزادہ کی پیدایش کے وقت منجموں نے شہزادہ پر ایک مصیبت کے زمانہ کے آنے کی جو پیشین گوئی کی تھی وہ وقت آ پہونچا ہی سندباد کو بہت افسوس ہوا -

اس لئے اوس نے شہزادہ سے یہ کہا کہ کل مین تم کو بادشاہ کی حضور مین لیجاؤنگا وہان تمہارے علم اور عقل و تمیز کا امتحان ہوگا - مگر کل ہی کے دن سے تمہاری تقدیر مین مصیبتون کا زمانہ بھی شروع ہوگا - اگر تم اس مصیبت کے زمانہ سے بچنا چاہتے ہو تو جو مین کہتا ہون اوسپر عمل کرو - یعنی کل سے سات دن تک برابر خاموش رہو - بادشاہ سے یا کسی اور شخص سے ہرگز ہرگز کوئی کلام نکرنا - پھر امید ہے کہ یہ زمانۂ مصیبت تم پر سے ٹل جاویگا اور اگر اسکے برخلاف کروگے تو تم کو اختیار ہے - شہزادہ نے خاموش رہنے کا اقرار کرلیا اور کہا ؎

پو ردے نگردد خدنگ قضا ✤ سپر نیست مر بندہ را جز رضا

دوسرے دن سندباد شہزادہ کو لیکر بادشاہ کی حضور مین حاضر ہوا -

بادشاہ کا دربار منعقد کر کے شہزادہ اور سندباد کو طلب فرمانا اور اُس سے چند سوالات کرنا اور شہزادہ کا خاموش رہنا

شہزادہ کی تعلیم کے مقررہ اختتام کے دن پر بادشاہ نے ایک دربار منعقد کیا جب سب درباری جمع ہوگئے وزرا اور ارکین سلطنت اپنی اپنی مقررہ نشستون پر آکر بیٹھ گئے تو

(سندباد کی شہزادہ کو نصیحت)

تو بادشاہ نے ایک ہرکارہ بھیجکر سندباد اور شہزادہ کو طلب فرمایا چنانچہ حسب الطلب شہزادہ اور سندباد حاضر ہوئے۔ شہزادہ نے بادشاہ کی حضور میں پہنچ کر نہایت ادب سے بادشاہ کو سلام کیا۔ تمام حاضرین اور ارکین سلطنت اور بادشاہ شہزادہ کے ایسے مؤدب اور مہذب ہونے سے نہایت مسرور اور شاد ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ نے شہزادہ سے امتحاناً کئی سوال کیئے اور جواب نہ پانے پر مکرر سہ کرر شہزادہ سے پوچھا۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ شہزادہ برابر چپ اور خاموش رہتا ہے اور کچھ جواب نہیں دیتا۔ بادشاہ اور سب درباریوں کو بڑا افسوس ہوا اور پھر حیرت میں ڈوب گئے

گریبان گیر شد انگشت حیرت لب کہ خاموشم ⁂ برنگ ناخدا کشتی تصویر حیرانم

بادشاہ نے وزیروں سے فرمایا کہ کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیئے کہ جس سے یہ راز سربستہ معلوم ہو کہ شہزادہ نے خاموشی کیوں اختیار کی ہے؟

وزیروں نے عرض کیا کہ حسب الحکم سلطانی اس راز کے معلوم کرنے کی کوشش اور تدبیر کیجاویگی کرانے میں بادشاہ کے حرموں میں سے ایک حرم بادشاہ کے پاس آئی اور وہاں شہزادہ کو بیٹھا ہوا دیکھ کر اوسپر عاشق ہوگئی اوسنے بادشاہ سے عرض کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں شہزادہ کو اپنے محل میں لیجاکر رکھوں اور وہاں میں کسی نہ کسی تدبیر سے شہزادہ سے اسکی خموشی کا حال دریافت کرکے آپکو اطلاع دونگی۔ بادشاہ اس بات پر رضامند ہوگیا۔ چنانچہ یہ عورت شاہزادہ کو اپنے محل میں لے گئی اور وہاں موقع پاکر اپنی کچھ خواہش شہزادہ سے ظاہر کی اور کہا کہ اگر تو میرا کہنا مان لیگا تو میں آج ہی بادشاہ کو زہر دیدونگی اور پھر تو بآسانی تخت نشین ہو جاسکیگا۔

لیکن اس عورت کی یہ خواہش کچھ ایسی ہیبت ناک نا جائز اور سخت نفرت انگیز تھی کہ شہزادہ نے یہ درخواست نہایت طیش اور غصہ کے ساتھ نامنظور کی۔ اس حرم نے اب یہ خیال کرکے کہ جب یہ شہزادہ بولنے لگیگا تو میرا یہ سب حال بادشاہ سے ضرور کہیگا اور یہ احوال سنتے ہی بادشاہ مجکو اوسی وقت قتل کردیگا۔ یہ تجویز سوچی کہ شہزادہ کے بولنے سے پہلے ہی اسکا کچھ علاج

واقعہ قبل از وقوع بازیگرد - اسکا بندوبست کرنا چاہتے - اس لیے یہ عورت بادشاہ کی حضور میں گئی اور عرض کیا کہ شہزادہ کے میری جانب نہایت بد خیالات ہیں - ماسوا اسکے شہزادہ آپکے قتل کی فکر میں بھی ہے -

یہ بات سنتے ہی بادشاہ کو اپنی جان کا نہایت خوف ہو گیا اوس نے بلا سوچے سمجھے اس عورت کی بات کا پورے طور سے یقین کر لیا اور بغیر کسی قسم کی تحقیقات یا کسی کی صلاح و مشورہ کے جلاد کو بلوا کر یہ حکم دیا کہ شہزادہ کو اسی وقت قتل کر دیا جاوے - پھر بادشاہ نے عرب کا یہ قول پڑہا - ع

دانی چہ گفتہ اند بنی عوف در عرب ✤ نسل بریدہ بہ کہ موالید بے ادب

یہ حکم سنکر بادشاہ کے وزیروں نے آپس میں ایک مجلس شوری منعقد کی - اور یہ مشورہ کیا کہ ایسی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے کہ جس سے شہزادہ کی جان بچ جائے - بادشاہ نے بغیر کسی مشورہ کے یا کسی تحقیقات کے جلدی میں بلا غور و خوض کے ایسا حکم دیدیا ہے - اس امر میں ہم کو حرم شاہی کا فریب معلوم ہوتا ہے وزراء میں سے ایک نے یہ کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ جبکہ بادشاہ نے ہم سے اس امر میں مشورہ نہیں کیا تو ہمارے لیے بھی مناسب ہے کہ ہم اس معاملہ میں دخل ہی نہ دیں - ع

سخن تا نہ پرسند لب بستہ دار ✤ گہر نشکنی تیشہ آہستہ دار

یہ رائے سنکر وزیر اعظم نے کہا کہ اگر شہزادہ کے قتل کا معاملہ نہوتا تو بلاشک یہ رائے بہت مستحسن تھی اور ہم سب اسی رائے سے اتفاق کرتے - ع

چو کارے بے فضول من برآید ✤ مرا در وے سخن گفتن نشاید

اگرچہ خاموش رہنا مناسب ہے، لیکن اس معاملہ میں خاموشی ظلم کی برابر ہوگی - نظم

نظر کردم بہ چشم رای و تدبیر ✤ ندیدم بہ ز خاموشی خصلے
نگویم لب بہ بند و دیدہ بر دوز ✤ ولیکن ہر مقامے را مقالے

(سعدی)

بادشاہ کو ایک حرم ہے نے دہوکہ دیکر شہزادہ کے تئے حکم قتل حاصل کرلیا ہے - اس جگہ خاموش رہنا مناسب نہین - ع

اگر بینم کہ نابینا و چاہ ہست ✣ وگر خاموش بنشینم خطا ہست

(وزیر کا جواب)

وزیر اعظم نے کہا کہ مین تم سے بندرون کے بادشاہ کی ایک حکایت بیان کرتا ہون - اول وہ سن لو - بندرون کا بادشاہ بھی کسی کے صلاح و مشورہ پر عمل نہین کیا کرتا تھا -

حکایت بندرونکے بادشاہ مسمی روزبہ کے زوال کی

ایک روز بندرون کا بادشاہ اپنی سلطنت کے ایک بلند بالا پہاڑ پر شکار کھیلنے گیا وہان جاکر اوسنے یہ دیکھا کہ ایک بکری ایک بڈھی عورت کے ٹکر مار رہی ہے - بادشاہ نے یہ ماجرا اپنی فوج کے افسرون سے بیان کیا - فوج کے سپہ سالار نے روزبہ سے کہا کہ یہ ایک بہت بڑے راز کی بات ہے - اور یہ بات اب ضروری اور لازمی ہے کہ اگر آپ اپنی اور اپنے سب تابعین کی جان بچانا چاہتے ہین تو آپ یہان سے جلا وطنی اختیار کرلین - اور نقل مکان کرکے یہان سے چلے جاوین - روزبہ نے اس مشورہ پر کچھ غور و خیال نہین کیا -

ایک روز اس معمر عورت نے بکری کی روزانہ ٹکرون سے پریشان ہوکر اوسکے بالون مین آگ لگا دی - بکری جلتے ہوئے بالون سمیت جنگل مین ادھر اُدھر بھاگنے لگی اوسکے بالون سے تمام جنگل مین آگ لگ گئی - اس جنگل مین انسانون کے بادشاہ کے ہاتھی چرا کرتے تھے آگ کے جنگل مین لگنے سے ہرچند وہ بے تحاشا بھاگے لیکن اونکی کمر اور پیر جلنے بادشاہ نے حکیمون سے پوچھا کہ جلی ہوئی جگہ پر کیا لگانا چاہئے کہ جس سے جلد آرام ہوجاوے حکیمون نے عرض کیا کہ جلے ہوئے بدن پر بندرون کی چربی لگانے سے بہت جلد آرام اور زخم کا اندمال ہوجاتا ہے - یہ سنکر بادشاہ نے ہرچہار جانب بہت سے سوار بھیجے اور حکم دیا کہ جسقدر بندر مل سکین سب گرفتار کرلے آؤ - سوار گئے اور جسقدر بندر ملے سب کو مار ڈالا - ان

بندرون مین روزبہ بھی مارا گیا ؎

ہرکہ بے تدبیر کارے کرد ملک انردست داد * ملک میخواہی بنای کار بر تدبیر نہ
بہر تسخیر ممالک لشکر و خیل و حشم * جملہ درکار ند لیکن زین ہمہ تدبیر بہ

اس حکایت سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جس بندر نے روزبہ کو نقل مکان کرنے کی صلاح دی تھی وہ اوسکا نہایت خیرخواہ اور نمک حلال تھا۔ روزبہ نے چونکہ اوسکے مشورہ پر عمل نہین کیا اس لیئے وہ مارا گیا سچ ہے جو شخص عقلمندون کی صلاح اور مشورہ پر کاربند نہین ہوتا وہ ہمیشہ پشیمان ہوتا اور معرض ہلاکت مین پڑتا ہی ؎

رُو مپیچ از مشورت زیراکہ ارباب خرد * مشورت را پیشکار اہل دولت گفتہ اند

(وزیرون کا اتفاق) وزیر اعظم نے کہا کہ گو بادشاہ نے از خود ہمسے اس معاملہ مین صلاح نہین لی ہے مگر بمقتضاے نمک حلالی اور نمک خواری ہمپر یہی فرض ہی کہ ہم بادشاہ کو اس معاملہ مین خود ہی عمدہ اور نیک مشورہ دین۔ سب وزیرون نے وزیر اعظم کی راے کو بہت پسند کیا پھر اونکا یہ مشورہ ٹھیرا کہ ہم مین سے ہر روز ایک وزیر بادشاہ کی حضور مین حاضر ہوا کرے اور تعجیل و شتاب کاری کی برائی اور مذمت مین اور عورتون کے مکر و فریب کے بیان مین بادشاہ سے حکایتین اس تدبیر و ترکیب سے بیان کیا کرے کہ حسن بیان اور نتیجہ حکایت سے بادشاہ متوثر اور متنبہ ہوکر سات روز تک روزانہ شہزادے کے حکم قتل کی تعمیل ملتوی فرمادیا کرے۔ تاکہ اس تدبیر سے وہ ہفت ایام منقضی ہو جاوین کہ جس عرصہ کیلئے شہزادہ نے بولنے کا عہد کرلیا ہے۔ اِن ایام کے گزرنے کے بعد شہزادہ اپنی بریّت کے لئے اپنا حال خود صاف صاف اور صحیح صحیح مفصل بیان کردیگا۔

(وزیر اعظم کا افسانہ) شہزادہ کے حکم قتل کی تعمیل سے پہلے اول روز وزیر اعظم حسب قرار داد وزراء بادشاہ کی حضور مین حاضر ہوا اور بعد ازو عاے ازدیاد عمر و دولت و اداے آداب خادمانہ بادشاہ کی انصاف پسندی اور نصفت شعاری کی نہایت تعریف اور توصیف کی۔ پھر عرض کیا کہ جہان پناہ

فدوی کو معلوم ہوا ہے کہ حضور نے شہزادہ کے قتل کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حکم شاہی مین دخل دینا سخت گستاخی ہے لیکن بلحاظ نمکخواری اس موقع پر چُپ رہنا عین کور نمکی ہے۔ شہزادہ کو صرف ایک عورت کے الزام لگانے سے بغیر کسی قسم کی شہادت یا تحقیقات کے یا شہزادہ سے جواب لیئے بغیر ہرگز ہرگز قتل نہ فرماوین۔ عورت کے مجرد بیان پر یقین نکرلین۔ عورت کے خیالات بہت خراب اور اوسکی خواہشین فاسد ہوا کرتی ہین۔ اوسکی خلقت مین سانپ کی طرح سے بل پڑے ہوئے ہوتے ہین اوس سے کسی راستی اور بھلائی کی بات کی امید رکھنا بالکل فضول ہے۔ ع

اگر نیک بودے سر انجام زن ✤ زنان را مزن نام بودے نہ زن

جہان پناہ! اس بات سے بخوبی واقف ہین کہ جب تک تیر ترکش مین سے نہین چھوٹتا اُسوقت تک تیر انداز ہی کے قبضہ مین رہتا ہے لیکن جبکہ کمان سے تیر یا لفظ زبان سے نکلجاتا ہے پھر اوسپر انسان کا کچھ قابو نہین رہتا۔ خدا نکرے کہ حضور کو اپنی جلد بازی پر بعد مین تاسف کرنا اور پچھتانا پڑے۔ جسطرح کہ ایک شخص اپنے ایک بے گناہ طوطے کو مار کر بعد مین پچھتایا۔ بادشاہ نے کہا وہ حکایت کسطرح ہے۔ وزیر اعظم نے اسطرح کہنا شروع کیا

حکایت شکر فروش اور طوطے کی

ایک کریہہ منظر حلوائی کی بیوی بہت خوبصورت تھی۔ اس شکر فروش کے پاس ایک طوطا بھی تھا کہ جو اوسکے گھر مین پولیس۔ جاسوس اور چوکیدار وغیرہ سب کا کام انجام دیتا تھا اگر کوئی مکھی شکر پر بیٹھ جاتی تو یہ طوطا اوسی وقت اپنے بازوؤن کو پھڑپھڑاتا۔ حلوائی فوراً آگاہ ہوکر مکھی کو اوڑا دیا کرتا۔ جب یہ شکر فروش گھر سے باہر جاتا اور اوسکی عدم موجودگی مین گھر مین جو کچھ ماجرا گذرتا طوطا شکر فروش کے آتے ہی وہ سب حال اوس سے کہدیا کرتا ایک رات شکر فروش اپنے گھر مین نہین آیا اور جاتا ہوا طوطے سے کہہ گیا کہ رات کو مکان مین

جو کچھ واقع ہو صبح کو سب مجھے اُس سے مطلع کرنا۔

شکر فروش کی بیوی نہایت بد رو یہ اور فاحشہ تھی اوسکے ایک عاشق نے یہ معلوم کرکے کہ آج شکر فروش اپنے گھر مین موجود نہین ہے گلاب کے پھول کو کہ جس مین اب خار کا کھٹکا نہین رہا تھا توڑنا چاہا اور باغبان کو موجود نہ پاکر باغ مین چلا آیا یعنی شکر فروش کی بیوی کے پاس آگیا اور صبح تک شکر فروش کے گھر مین رہا۔ جب شکر فروش صبح کو اپنے گھر آیا تو اوسنے طوطے سے پوچھا کہ رات کا حال مجھسے بیان کر۔ اول تو طوطے نے تامل کیا پھر بالتفصیل کہدیا کہ رات کو یہان تمہاری بیوی کا عاشق آیا تھا یہ سنکر شکر فروش نے اپنی بیوی کو خوب پیٹا۔

شکر فروش کی بیوی نے یہ خیال کیا کہ اور تو کوئی شخص یہان موجود نہین تھا جو رات کے واقعہ کا حال کہتا یہ سب حال طوطے ہی نے شکر فروش سے کہا ہے۔ اوسنے طوطے سے بدلہ لینا چاہا چنانچہ جب اسی طرح ایک اور رات شکر فروش اپنے مکان مین نہین آیا اور طوطے کو مکان کی نگہبانی کے لئے حسب معمول کہہ گیا تو اس عورت اور اوسکے عاشق نے ایک پر مکرو فریب تدبیر نکالی۔ وہ یہ کہ طوطے کے پنجرہ پر پردہ ڈالکر اوسکے نیچے چکی پیسنی شروع کردی اور قفس کے اوپر چھلنی (غربال) مین سے پانی ڈالا اور چراغ کی جانب آئینہ رکھکر پنجرہ پر اوسکا عکس ڈالا۔

طوطے کو اس بات کا پورا یقین ہوگیا کہ آج خوب بارش ہورہی ہے بادل گرج رہا ہے اور بجلی چمک رہی ہے۔ جب صبح کو شکر فروش اپنے گھر آیا اور طوطے سے رات کا حال پوچھا تو اوسنے بادل کی گرج اور بجلی کی چمک اور مینہ برسنے کا تمام حال کہہ سنایا۔ شکر فروش نے خیال کیا کہ رات کو مطلق بارش نہین ہوئی جسطرح یہ طوطا اب جھوٹ بول رہا ہے اسی طرح اول مرتبہ بھی میری بیوی پر اس نے بہتان باندہکر مجھسے جھوٹ ہی کہا ہوگا۔ یہ خیال آکر اوسکو بڑا غصہ آیا اوسنے طوطے کو پنجرہ مین سے نکالکر اوسی وقت مار ڈالا بعد ازان شکر فروش کو کسی نہ کسی طرح اس واقعہ کی خبر لگی تو وہ طوطے کو مارکر اپنی تعجیل کامی پر بہت ہی پچھتایا اور طوطے کے بیگناہ مارے جانے پر زار زار

یہ حکایت کہہ کر وزیر اعظم نے عورتوں کے کر و فریب کی نسبت ایک اور حکایت بادشاہ سے کہنا شروع کی۔

حکایت سپاہی اور ایک عورت کی

شہر سبا مین ایک سپاہی نے ایک درزی کی بیوی سے ناجائز تعلق کر رکھا تھا ایک روز سپاہی نے درزن کے بلانے کو اپنے نوکر کو اوسکے پاس بھیجا۔ لیکن یہ درزن ایسی فاحشہ تھی کہ اوسنے سپاہی کے حسب الطلب اوسکے گھر جانے کی بجاے اس نوکر ہی کو تمام رات اپنے گھر مین رکھنا چاہا۔ جب نوکر آدھی رات تک سپاہی کے پاس کچھ جواب لیکر نہ گیا تو سپاہی سے زیادہ انتظار نہ کیا گیا اور وہ درزی کے گھر چلا آیا۔ سپاہی کو آتے دیکھ کر نوکر خوف زدہ ہو گیا لیکن درزن نے اوسکو اندر کے کمرے مین چھپا دیا اور سپاہی کی خاطر و تواضع سے اندر بلا کر اوس سے اختلاط کی باتین کرنے لگی۔ اسی اثنا مین درزی بھی اپنے گھر کی جانب آتا ہوا نظر آیا۔ اپنے شوہر کو آتے ہوے دیکھکر درزن کے حواس اور اوسان بالکل بجا اور ٹھیک رہے وہ ذرا نہ گھبرائی اور اوس نے سپاہی کو یہ تدبیر بتلائی کہ تو ننگی تلوار لئے ہوئے اس مکان سے بڑی غصہ کی شکل بنا کر نکلجا اس ہیئت کذائی سے سپاہی دروازہ سے نکلنے ہی کو تھا کہ درزی اپنے مکان کی ڈیوڑھی پہ آپہونچا اور سپاہی کو اوس حالت مین دیکھکر اوسکا غصہ کا فرو کرنے کے لئے بڑے احترام و عزت سے اوسکو مکان مین لاکر اپنے پاس بٹھایا۔

درزن نے کہا کہ یہ سپاہی تو ابھی ابھی اپنے نوکر کو تلاش کرتے ہوے یہان آئے تھے اور نوکر اپنی جان بچا سے بھاگتا پھرتا تھا مین نے اوسپر رحم کر کے کہ مبادا غصہ مین یہ سپاہی اوسکو مار ڈالین نوکر کو اندر کے کمرہ مین چھپا دیا ہے تاکہ انکی نظر اوسپر نہ پڑے۔ یہ سادہ لوح درزی اپنی عورت کے فریب مین آگیا اور اوس نوکر کو مکان کے اندر سے باہر لاکر سپاہی سے اوسکا قصور معاف کرایا اور بڑی خوش خلقی سے سپاہی اور نوکر کو اپنے مکان سے رخصت کیا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ جہان پناہ ! شہزادہ کے قتل مین جلدی نہ فرماوین۔ عورتین اکثر فریب کیا کرتی ہین۔ ممکن ہے کہ شہزادہ کے ساتھ بھی فریب کیا گیا ہو۔

بادشاہ نے یہ حکایتین سنکر شہزادہ کے قتل کا حکم ملتوی کر دیا اور شہزادہ کو جیلخانہ مین بھیجدیا اور فرمایا کہ اس حکم پر پھر غور کیا جاے گا۔

دوسرے دن صبح کو بادشاہ کی حرم بادشاہ کے پاس پھر آگئے اور انصاف کی خواستگار ہوئی اور بادشاہ کی حضور مین وزیرون پر یہ الزام لگایا کہ میرے خیال مین وزیرون نے شہزادہ سے رشوت لیلی ہے اسی وجہ سے یہ اوسکی بیجا طرفداری کرتے ہین اور آپکی بجاے یہ شہزادہ کا بادشاہ ہونا چاہتے ہین۔ اگر آپ شہزادہ کے قتل کرنے مین میری صلاح نہین مانینگے تو آپ کو بھی وہی رنج اوٹھانا پڑیگا جو ایکسا دھوبی نے اپنے بیٹے سے اوٹھایا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ وہ حکایت کسطرح ہے عورت نے اس طرح بیان کرنا شروع کیا۔

حکایت دھوبی اور اوسکے شریر بیٹے کی

اوس زمانہ مین کہ جب تک نہ کشتی بنی تھی اور نہ طوفان آیا تھا ملک مصر کے دار الخلافہ مین ایک دھوبی نوح نامی رہا کرتا تھا وہ کپڑے دھونے کے لئے مثل ذرہ کے تمام دن آفتاب میں اور مثل مچھلی کے تمام سال پانی مین رہا کرتا تھا اپنے کام مین بہت مستعد اور ہشیار اور ایسا صناع تھا کہ اپنے صابن سے سیاہ آدمی (حبشی) کو دھوکر سفید بنا سکتا تھا۔ دھوبی کا ایک شریر لڑکا کنعان نام تھا۔ کپڑے لادنے کے لئے دھوبی کے پاس ایک گدہا تھا۔ جسوقت دھوبی پانی مین کھڑا ہو کر کپڑے دھوتا تو اوسکا لڑکا گدہے پر سوار ہو کر اوسکو پانی مین بھگاتا۔ گدہے کے بھاگنے کی وجہ سے لڑکا اکثر پانی کے اندر گر پڑتا۔ دھوبی اس خوف سے کہ مبادا میرا لڑکا پانی مین ڈوب جاوے یا کوئی مگر اور نہنگ اوس کو ضرر پہونچادے گھڑی گھڑی کپڑے چھوڑ کر اپنے لڑکے کو اوٹھا لیجاتا۔ اسوجہ سے اسکو کپڑے دہوتے ہوئے بڑی تکلیف ہوتی تھی

ایک دن یہ لڑکا گدھے کی کمر سے گر کر اسقدر عمیق پانی مین جا پڑا کہ ایک نیزے سے زیادہ پانی اوسکے سر کے اوپر سے بہنے لگا۔

یہ حال دیکھ کر اوسکا باپ اوس کے بچانے کے لیئے گیا تو اوس لڑکے نے اپنے باپ کے بال پکڑ لیئے۔ آخر کار اس کشمکش مین وہ دونون ڈوب گئے۔ بادشاہ نے اس حکایت کو سنکر جلاد کو حکم دیا کہ شہزادہ کو قتل کر دے۔ اس حکم کے سنتے ہی دوسرا وزیر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور بعد ادا ے آداب ضروری کے اوس نے بادشاہ کو یہ مشورہ دیا کہ جہان پناہ حکم قتل کو آج اور ملتوی فرمایا جاوے اور شہزادہ کے قتل مین شتابی کو کام نفرماوین۔ تعجیل کاری بہت بری ہوتی ہے ایسا نہو کہ آپ کو بعد مین تاسف اور ملال پیدا ہو

شعر

مکن در امور سیاہی شتاب ✤ زراہ تانی عنان بر متاب

کہ صد خون بیکدم توان ریختن ✤ ولے کشتہ نتوان بر انگیختن

مجھے ایک تیتر کی حکایت یاد ہے جس نے شتاب کاری کی وجہ سے اپنی مادہ کو بیگناہ قتل کیا اور بعد مین اپنی جان عزیز بھی ضائع کی۔ وہ حکایت حسب ذیل ہے۔

حکایت دو تیتروں کی۔ تیترون کے ایک جوڑے مین آپس مین اسقدر محبت تھی کہ وہ مثل دو روح اور ایک قالب کے یا مانند دو جسم اور ایک لباس کے تھے۔ اونکے جسقدر بچے پیدا ہوتے اونکو ایک باز مار کر کھا جایا کرتا تھا اسوجہ سے وہ دونون بہت غمگین اور متفکر رہا کرتے تھے باز کو اس امر سے باز رکھنے کے لیئے کوئی تدبیر نہین ٹہرتی تھی۔ آخر کار اونھون نے مصلحت اسی مین دیکھی کہ یہان سے اب اور جگہ چلکر سکونت اختیار کرنا چاہیئے۔ شعر

سفر بہتر آنرا کہ در چار خویش ✤ دلش از غم این و آن ابتر است

کہ ہر چند رنج سفر بد بود ✤ ولے از جفا در وطن بہتر است

اب یہان رہنے مین لطف نہین رہا وہ دونون آپس مین روانگی کا مشورہ کر ہی رہے تھے کہ

کہ ہدہد بھی اونکی ملاقات کے لیے آگیا اور اونکو آمادۂ سفر پاکر اونکے آگے شیراز کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ وہان خشک پتے اور کانٹے گلاب سے بھی زیادہ شیرین اور نرم ہوتے ہین۔ وہان کے پتھر مثل لعل و یاقوت کے اور زمین مثل سونے (طلاء) کے ہے اور اوسکے مضافات مین مصلے مثل جنت الفردوس کے ہے اور ایک تالاب رکنا باد نامی ہے اوسکا پانی چشمۂ کوثر کی مانند ہے ؎

بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت ٭ کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلے را

اور جعفر آباد کی آب و ہوا ایسی صحت بخش۔ جان پرور اور خوشگوار ہے کہ تاثیر مین دم عیسی کی برابر ہے۔ ؎

فضائے دل کشایش جان فزودی ٭ ہوائے جان فزایش دل کشودی

یہ دونون تیتر شیراز کی اس قدر تعریف سنکر وہین جاکر آباد ہوگئے وہان ہزار ہا طیور ونیز اونکے آشنا ہوگئے۔ تیتر کے اس جوڑے نے کچھ عرصہ تک اپنی زندگی نہایت خوشحالی اور فارغ البالی سے بسر کی۔ کچھ تکلف اونکو نہین ہوتی ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد ٭ کسے را با کسے کارے نباشد

آخر کار ایک سال وہان ایک خوفناک قحط پڑا۔ نر تیتر تلاش معاش اور فکر خوراک مین شہر طاؤس کو چلا گیا ؎

چنان قحط سالی شد اندر دمشق ٭ کہ یاران فراموش کردند عشق

تیتری اوسکی فرقت مین نہایت اندوہگین اور غمگین تنہا رہا کرتی اور یہ کہا کرتی ؎

مرا دوری دوستان عزیز ٭ جگر خستہ دارد دل آزردہ نیز

چند سال کے بعد تیتر شیراز مین واپس آیا۔ آکر دیکھا کہ اوسکی مادہ کی صورت بالکل بدل گئی ہے گردن پتلی ہوگئی اور پیٹ پھول رہا ہے اور مثل حاملہ کے معلوم ہوتی ہے تیتر کو اوسکی عصمت پر

شبہ ہوا اور یہ خیال آتے ہی اوسکی محبت تیتری سے منقطع ہوگئی۔ اگرچہ تیتری نے بہت کچھ
اپنی بیگناہی ظاہر کی لیکن تیتر کو یقین نہ آیا اور اوس نے تیتری کو مار ڈالا۔ ع

کدو کی دوستی دم بھر میں توری ‏‏ کوی ان بیگنون کو کیا کرے لے

اس واقعہ کے تھوڑے عرصہ کے بعد دوسرے طیور و پرند نے تیتر سے جب صحیح صحیح حال بیان کیا
کہ کسی بیماری کے لاحق ہونے کی وجہ سے ورم ہوکر تیتری کا پیٹ پھول گیا تھا اور وہ بیگناہ تھی۔ تو
یہ سنکر تیتر نہایت پچھتایا اور اس غم مین خود بھی مرگیا۔

یہ حکایت ختم کرکے اس وزیر نے بادشاہ کی حضور مین عورتون کے مکر و فریب کے بارے مین
یہ حکایت اور بیان کرنا شروع کی۔

حکایت ایک پیر مرد اور اوسکی جوان جورو کی

ایک ضعیف اور بہت ہی پارسا آدمی نے اپنی جوان عورت کو کچھ زر نقد دیکر بازار مین چاول خریدنے
بھیجا۔ یہ عورت بدکار تھی بازار جانے کے لیے اوس نے عمدہ جواہر اور مخمل و زربفت کے کپڑے
پہنے اور بازار سے چاول خرید کر بجائے اسکے کہ اپنے گھر جاتی سیدھی اپنے عاشق کی دوکان پر چلی
گئی اوس نے اوسکے سر پر سے چاول اُتار کر نیچے رکھدیے اور عورت کو اپنی دوکان پر بٹھا لیا۔
تھوڑی دیر یہ عورت وہان ٹھیری رہی اور چلتے وقت سب چاول اپنے عاشق ہی کو دے آئی
اور خالی ہاتھ گھر واپس آکر زار و قطار رونے لگی۔ خاوند نے دیر مین آنے اور گریہ کا سبب
دریافت کیا اوسنے کہا کہ تم نے چاول خریدنے کے لیے جو روپیے دیے تھے وہ میرے
ہاتھ سے چھوٹ کر راستہ مین مٹی مین گر پڑے۔ مین اونکو اوٹھا لینے جھکی کہ راستے مین ایک
اونٹ نے مجھپر حملہ کیا مین ڈر کے وہان سے بھاگی اور ایک گھر مین جاکر چھپ گئی اور اونٹ
کے چلے جانے کے بعد وہان جاکر جو ڈھونڈا تو مجھے کچھ بھی نہین ملا۔ خاوند نے اس کو
صحیح واقعہ تصور کرلیا اور اپنی بیوی کی تسلی کرکے اوسکو دوبارہ اور روپیے دیے کہ اب

بازار سے جاکر چاول اور خرید لاؤ۔

وزیر دوم نے بادشاہ سے عرض کیا کہ شہزادہ کے معاملہ میں مجھے بھی کچھ فریب معلوم ہوتا ہے جہان پناہ! بغیر کامل تحقیقات کے حکم قتل صادر نہ کریں۔

بادشاہ نے یہ حکایتیں سُنکر حکم قتل ملتوی کر دیا اور شہزادہ کو زندان میں پھر بھیجدیا۔

تیسرے روز علی الصباح وہی حرم بادشاہ کی حضور میں پھر حاضر ہوئی اور بادشاہ سے شکایت کی کہ آپ اپنے فرزند کی رعایت سے میرا انصاف نہیں کرتے۔ ۵

تبغي ولمبتغي سهام تنتظر ✦ الفند في الاصلاح وخر الابر

اگر آپ قتل شہزادہ میں میرا کہنا نہیں مانیں گے تو آپ کا بھی وہی حال ہوگا جو ایک شہزادہ کا ہوا وہ شہزادہ اپنے وزیر کے بہکانے میں آکر اور اوسکے کہنے پر عمل کرکے غول بیابانی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ بادشاہ کا اشارہ پاکر اوس نے وہ حکایت اسطرح شروع کی۔

حکایت ایک شہزادہ اور غول بیابانی کی

ایک جوان شہزادہ نے درباری زندگی سے تنگ آکر بادشاہ (باپ) سے شکار کی اجازت طلب کی بادشاہ نے بہت چاہا کہ کسی طرح شہزادہ شکار کو نہ جاوے اس لئے شکار کی برائی میں چند اشعار اور سلوک شاہی جنکا مضمون یہ تھا کہ:-

"بزرگوں اور عقلمندوں نے فرمایا ہے کہ شکار ایک بہت ہی بُری چیز ہے اسکی ابتدا اور انتہا دونوں خراب ہیں کیا کوئی دانا اور صاحب امتیاز اس بات کو گوارا کر سکتا ہے کہ اوس کے روبرو باز اپنے پنجہ سے تیتر کی آنکھ توڑ کر نکال لے۔ ۹

ایسا شخص غزال جیسے معیج و ملیح خوبصورت جانور کو کتّے کے ناخنوں اور دانتوں سے

ملہ ظلم کرتا ہے تو اور مظلوموں کے پاس تیر (تیر آہ) ہیں جنکا انتظار ہوتا ہے بہت سما ہوا ہے لینے میں اعضائیں سوئیوں کے سامنے سے ۱۲ مترجم عفی عنہ

کٹوانا ہرگز ہرگز پسند نکریگا۔ کبک اور چکور کسقدر نازک اندام اور خوش رفتار پرند ہین اونکا جال مین پھنس جانا یا بیکس ہوکر شکاری کے ہاتھ مین پڑ جانا کسقدر بُرا معلوم ہوتا ہے۔

یہ چرند و پرند نہ کسی کو ستاتے ہین اور نہ ایذا پہونچاتے ہین صرف گھانس اور کانٹے وغیرہ کھاکر خوشی اور قناعت سے اپنی زندگی بسر کرتے ہین ؎

نہایت چھوٹی جانون مین ہے لطفِ زندگی بخشا ۔۔۔ ہین اپنی جنس مین خوش دوسرونکی کچھ نہین پروا
ہواوالون کو پانی والون سے مطلب کچھ پرشتا ۔۔۔ کلیلین کرتے ہین باہم اڑاتے ہین مزے کیا کیا
وہ باہم ملکے حمد ذکر ہست و بود کرتے ہین ۔۔۔ جہان کے عیش کو اپنے ہی تک محدود کرتے ہین
نظر آتی ہے چیونٹی گو بہت کم نوع خلقت مین ۔۔۔ او سنگلین اوسکی جانچے کوئی لیکن عزم و عادت مین
تمنا مین تدبر مین تجسس مین ذکاوت مین ۔۔۔ ذخیرہ کے فراہم کرنے مین نوع حمایت مین
ذرا اُس تنگ سینہ کا فرط جوش تو دیکھو ۔۔۔ دماغ نرم و نازک کا وفور ہوش تو دیکھو
یہ حیرت خیز اُس خلاق کی قدرت نمائی ہے ۔۔۔ کہ ہر ایک فرد کو اپنی ہی دھن مین خود ستائی ہے
انا الموجود ولا غیری ہر اک سر مین سمائی ہے ۔۔۔ فدا ہونے کے لائق انتظام کبریائی ہے
کرون وصف جلالِ کبریا میری زبان کیا ہے ۔۔۔ یہان جبریل کے پر جلتے ہین میرا بیان کیا ہے

ایک بیوہ اور ضعیف عورت نے ایک باز دار (شکاری) سے کیا اچھی بات کہی کہ اس طرح کام (شکار) سے باز رہ۔ تمامی ذیحیات اوسی ایک خالق کے بندے اور اوسی کی مخلوقات ہین اور اوسی کے حکم سے سب زندہ ہین۔ پھر تو جو اونکو مار کر بے جان کرتا ہے تو اس بات کا بروز قیامت کیا جواب دیگا۔ ؟"

کوئی شخص کسی چیونٹی کے مار ڈالنے سے کیا نفع حاصل کرسکتا ہے" ؎

میازار مورے کہ دانہ کش است ۔۔۔ کہ جان دارد و جان شیرین خوش است
مروت نباشد بافتادہ زور ۔۔۔ بہد مرغ دون دانہ از پیش مور

شکار اور لہو ولعب بیکاروں کا کام ہے۔ اور شکار سے انسان نہایت سخت دل ہو جاتا ہے ۵

کبھی بے درد طاؤس گلستان ذبح کروائے
بلا سے تیری گر اک بے زبان کی جی پہ بن آئے

ہوئی تفریح جب بے کینہ طائر تو نے لڑوائے
تری پاپوش سے تو ہو ہی پا چونچ پھٹ جائے

تری تفریح ہفتہ وار کا اچھا تماشہ ہے
وہ زخمی ہیں ترے لب پہ ابھو ہی آتا ہے

پھرے آزاد تو اور قید مرغان ہوا ہوویں
پڑی پنجرے کے اندر بیکسوں کے دم خفا ہوویں

یہ مقصود اس ستم سے ہے وہ تیرے ہمنوا ہوویں
چھپر کھٹ میں تو جب بیٹھے تو وہ نغمہ سرا ہوویں

ترے نزدیک خوش نغمہ ہے نالہ بے زبانوں کا
تری دل کو نہیں کچھ درد ان آشفتہ حالوں کا

تجھے معلوم ہے کس واسطے تو بزم میں آیا
وہ کیا مطلب تھا جس کے واسطے سلطان نے بھجوایا

نہ بھولے کوئی دم بھی ادھر کچھ دھیان فرمایا
کہ میں ہوں کون جاتا ہوں کدھر کس سمت سے آیا

مرا نخل بقا کب تک چمن میں لہلہاویگا
ہمارا ہستی موہوم کب تک چہچہاوے گا

مصیبت جسکو پیش آجائے اسکا آسرا تو ہو
کوئی ماتم زدہ پاوے تو دل سے غمزدا تو ہو

کوئی ہو راہ گم کردہ تو اسکا رہنما تو ہو
غرض ہر زخم کا مرہم ہو ہر دکھ کی دوا تو ہو

جہان مشکل کی پڑ جاوے گرہ ناخن سے تو کھولے
تو ہر اک درد میں شامل ہو ہر آواز پر بولے

جہان کانٹے نظر آویں کرے تو صاف وہ رستہ
خیال برہنہ پایان بیکس کا رہے کھٹکا

نہ ہو پامال گلچین سے سبزۂ خوابیدہ گلشن کا
جلا دینے اسے گلچین کو نہ باد گرم کا جھونکا

زبان دو بلبلین تو ثالث بالخیر تو ہووے
معاون ہوکے ہادی بنکے گرم سیر تو ہووے

ملا کر آنکھ مجھ سے کہہ تو آئین سے کیا کیا کیا
رکھا کہیں زخم دل پر مرہم اور ارکا کھایا

نکالا دشت غربت میں کسی کے پاؤں سے کانٹا
کسی آفت زدہ کا بوجھ کہہ تو نے کیا ہلکا

سمجھایا ہی کسی گم کردہ رہ کو رہنما ہو کر
کیا ہی پار بیڑا بھی کسی کا ناخدا ہو کر

اگر غفلت ہے اب تک کچھ نہیں تو نے کیا غافل
تو اس خواب گران سے چونک آئندہ نہ ہو کاہل

بڑھے جا۔ تیرے ہین ساتھی ہمسفر نزدیک ہی منزل | یہ فرصت ہی غنیمت ہی اگر کرنا ہے کچھ حاصل
اُولوالعزمانِ دانشمند جب کرنے پر آتے ہین | سمندر پاٹ دیتے ہین کوہ سے دریا بہاتے ہین
(احمدی)

لیکن شہزادہ پران اشعار کا کچھ اثر نہین ہوا آخر کار بادشاہ نے اُسکو شکار کی اجازت دیدی اور اپنا ایک معتمد وزیر شہزادہ کے ہمراہ کرکے اوسکو یہ ہدایت کردی کہ وہ جو ایک خاص ممنوع الشکار جنگل ہے اُس کے قرب و جوار مین بھی شہزادہ کو شکار کے لیے جانے نہ دینا۔

دورانِ سفرِ شکار مین شہزادہ کے ایک وزیر نے جو کہ نہایت بد باطن اور بد طینت تھا شہزادہ سے جاکر کہا کہ جس جنگل مین بادشاہ نے آپکو جانے کی ممانعت کردی ہی وہ ایک نہایت پُر فضا جنگل ہی اور وہان شکار کی بڑی افراط ہی۔ وہان چلکر خیمۂ خرگاہ نصب کراکر دو چار ساغر شراب نوش جان فرمایئے۔ یہ حال سنکر شہزادہ وہان جانے پر رضامند ہوگیا اور وہان پہونچ کر خیمہ اور قنات نصب کراکر جلسۂ شراب ترتیب دیا۔ بعد ختم جلسہ بستر پر سونے کے لیے لیٹا ہی تھا کہ دفعتہً ایک گورخر اوسکے خیمہ کے قریب نمودار ہوا۔ شہزادہ فوراً گھوڑے پر سوار ہوکے اوسکے تعاقب مین روانہ ہوا اور جب دور تنہا جنگل مین گورخر کے پیچھے نکل گیا تو وہ گورخر ایک خوبصورت عورت کی شکل مین بن گیا۔ شہزادہ اس عورت کو دیکھتے ہی عاشق ہوگیا وہ عورت باتین بناکر شہزادہ کو اپنے مکان مین لے گئی وہان پہونچ کر اوسنے آواز دی کہ آؤ اور دیکھو مین کیا چیز لائی ہون۔ اس آواز کے سنتے ہی یکایک چارون طرف سے سیاہ بھوتون نے آکر شہزادہ کو گھیر لیا اور ہلاک کردیا

صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد | باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

اگر شہزادہ اپنے بد باطن اور بے عقل وزیر کا کہا نہ مانتا تو اپنی جانِ عزیز ہرگز ضائع نکرتا آپ بھی اپنے وزیرون کے اغوا سے محترز رہین ورنہ آپکی بدنامی تمام ممالک مین ہوجاویگی ؎

اگر صد عیب دارد مرد درویش | رفیقانش یکے از صد ندانند
وگر یک ناپسند آید ز سلطان | ز اقلیمے باقلیمے رسانند

یہ حکایت سنکر بادشاہ نے شہزادہ کے قتل کا حکم دیدیا۔
حکم قتل سنکر تیسرا وزیر بادشاہ کی حضور مین حاضر ہوا۔ آداب معینہ بجالا کر عرض کیا کہ شہزادہ کے قتل مین جلدی نہین چاہیئے ؎

بہ آہستگی کار عالم برار	کہ در کار گرمی نیاید بکار
چراغ ار بگرمی نیفروختے	نہ خود را نہ پروانہ را سوختے
شکیب آوردبندگان را کلید	شکیبندہ را کس پشیمان ندید

اگر آپ اسقدر جلد شہزادہ کو قتل کردینگے تو بعد مین آپ اوسی طرح پچھتاوینگے جس طرح ایک شخص اپنی بلی کو مار کر پچھتایا۔ یہ سنکر بادشاہ نے شہزادہ کا قتل ملتوی کرادیا اور پوچھا کہ وہ حکایت کس طرح ہے وزیر نے اسطرح بیان کرنا شروع کیا۔

حکایت ایک شخص اور اوسکی بیگناہ بلی کی

شہر خطا مین ایک بڑی نیک صاحب عفت و عصمت عورت رہا کرتی تھی جو گناہ و خطا سے ہمیشہ دور رہا کرتی۔ یہ عورت نہایت پاک سرشت پرہیزگار اور زاہدہ تھی۔ اپنے مالک یعنی اللہ تعالے سے بہت ڈرا کرتی۔ اسکے آئینہ چہرہ کو سواے اوسکی زلف اور دھلی کنگھی کے کسی نامحرم نے کبھی بھی نہین دیکھا تھا سواے اسکے کہ اوسکے گھر مین شمع پر پروانہ جاتا آدمی غیر شخص وہان تک نہین پاتا تھا۔ اوسکی بنا گوش کو سواے اوسکی بالیون کے اور کسی نے نہ چھوا نہ سوا ... تصویر کے اوسکے ہاتھ کو کسی نے دیکھا تھا گویا عصمت و عفت مجسم تھا ؎

عفت آنچہ کہ ایشان افسر زد	دل و دین راتما تمام خوا زد
نفس بازن نیک خوار و زار شود	روح مقبول کردگار شود

یہ پاکباز عورت حاملہ تھی چند روز کے بعد اوسکے بچہ پیدا ہوا اور وہ بچہ کے ہوتے ہی مرگئی اور بچہ اپنا یادگار چھوڑ گئی ... [illegible]

زار زار رویا لیکن افسوس کہ جانے والی بہار باغ سے رخصت ہو چکی تھی۔

یہ دنیا بڑی ناپایدار جگہ ہے دنیا مانند ایک سرائے کے ہے جسکے دو دروازے ہیں ایک سے یہاں آنا اور دوسرے سے جانا پڑتا ہے یہ دنیا ایک ایسا گھر ہے جیسا کہ سڑک پر کوئی مکان مسافروں کے عارضی قیام کے لئے ہوتا ہے کوئی شخص اسمین ہمیشگی کے لیے کوئی گھر نہیں پاتا۔ یہان مسافرونکا کاروان آ کے ٹھیرتا ہے اور پھر آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ منزل گاہ ہے اور روانگی کا مقام ہے اس لئے آگے روانہ ہونے کے لیے تو بھی اپنا اسباب باندھ۔ ؎

کمر باندھے ہوے چلنے کو یان سب یار بیٹھے ہین ٭ بہت آگے گئے باقی جو ہین تیار بیٹھے ہین

تو اپنے خیمے اور خرگاہ کی میخین اس منزلگہ مین اسقدر مضبوطی کے ساتھ کیون گاڑتا ہے؟ اپنے قدم اوٹھاے چلا چل۔ قرارگاہ تیری بہت دور ہے اور فاصلہ بہت بعید ہے اس منزل مین اپنے سر کے نیچے تکیہ رکھکر غافل مت سو ورنہ تو اپنے ہمراہی مسافرون سے بہت پیچھے رہجاویگا۔

ہے بہار باغ دنیا چند روز	اے گلو اسکا تماشا چند روز
اے مسافر کوچ کا سامان کر	اس سرا مین ہے بسیرا چند روز
پوچھا لقمان سے جیا تو کتنے دن	دست حسرت ملکے بولا چند روز
غافلو ہرگز کسیکو دکھ نہ دو	زندگی کا کیا بھروسا چند روز
دفن کر کے قبر مین بولی قضا	اب یہان تم سوتے رہنا چند روز
ہے نمائش اس جہان کی اسطرح	جیسے نوشیندی کا میلہ چند روز

خاوند نے اپنے لڑکے کے لیے ایک دایہ نوکر رکھ لی۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ بچہ کے پاس صرف ایک ہر دلعزیز پالتو بلی چھوڑکر دائی کسی حاجت ضروری کو کمرہ سے باہر چلی آئی۔ ناگاہ اوس کمرہ مین ایک سانپ چلا آیا بلی نے اُس سانپ کو بڑی کشمکش مار ڈالا۔ سانپ کے خون کے چھینٹون سے بلی کا تمام مونہہ اور پیر بھر گئے۔ اتفاق سے مالک مکان بھی اوسی وقت باہر سے آ پہنچے

گھر مین آیا اور بلّی کو خون مین بھرا ہوا دیکھ کر اوسنے خیال کیا کہ ضرور اسنے میرے بچے کو مار ڈالا ہے۔ یہ خیال آتے ہی بغیر سمجھے دیکھے بھالے اوسنے فوراً اوسی وقت اور اوسی جگہ اُس وفادار اور بیگناہ بلی کو مار ڈالا۔ پھر جب یہ شخص اپنے بچہ کے کمرہ مین گیا تو بچہ کو صحیح و سالم پا کے بہت خوش ہوا اور اوسکے پاس ہی ایک مرا ہوا سانپ پڑا دیکھا۔ اُسوقت اوسکو اصل حقیقت اور بلی کی وفاداری معلوم ہوئی۔ اب وہ اپنی جلدبازی اور شتاب کاری پر بہت نادم اور منفعل ہوا۔ اور بہت پچھتایا مگر اب کیا ہوسکتا تھا۔

یہ حکایت کہکر اُس وزیر نے عورتون کے مکر و فریب کے ثبوت مین ذیل کی حکایت بیان کی

حکایت زن بدکار اور اوسکے خاوند کی

(حکایت زن دلالہ)

ایک نوجوان اور امیر آدمی کی عورت بدکار تھی یہ دولتمند جوان جب کہین چلا جاتا تو یہ بدکار عورت علی العموم اپنے آشناؤن سے ملا کرتی۔ ایک روز یہ جوان آدمی اپنے ایک گاؤن مین گیا اور رات کو وہان سے واپس آکر اپنے گھر نہین گیا اور ایک سرای مین ٹھیر گیا اور ایک عمر دلالہ عورت کو بلاکر کہا کہ میرے پاس یہان ایک رنڈی کو بُلالا۔ یہ دلالہ اس جوان کو پہچانتی نہ تھی اس لئے وہان سے جاکر اوسکے پاس اوسکی ہی عورت کو بلالائی اس لئے کہ یہ دلالہ عورت اوسکی بدکاری سے واقف تھی۔ اُس عورت نے یہ دیکھکر کہ جس شخص کے پاس مین آئی ہون یہ تو میرا ہی خاوند ہے اپنے خاوند کو بڑی لعنت اور ملامت کی کہ افسوس تو ایسا زانی۔ حرامکار اور بیوفا ہے کہ غیر عورتون کو اپنے پاس بلاتا ہے! مین نے اسی وقت یہ خبر سُنی کہ تو نے کسی غیر عورت کو بلوانا چاہا تھا اس لئے مین خود رنڈی کا بھیس بدلکر تجھکو شرمانے اور قائل کرنے آئی ہون۔ غرضکہ اس عورت نے کچھ ایسی باتین بنائین کہ اوسکا خاوند بہت شرمایا اور بہت خوشامد کرکے اوسکو رضی کیا بلکہ اوسکو بہت سا زر نقد دیکر اوسکا غصہ فرو کیا۔ ۵

کمال صنعت مشاطہ باید ٭ کہ دو کژ زشت را زیبا نماید

اور اُسکو اپنی بیوی پر کسی قسم کی بدگمانی یا شبہ نہین ہوا۔
وزیر سوم نے بادشاہ سے عرض کی کہ جہان پناہ! غالبًا سو عورتون مین سے کوئی ایک عورت ہی ایسی ہوتی ہوگی کہ جو فریب اور دغابازی سے خالی ہوتی ہے۔ بادشاہ نے یہ سنکر شہزادہ کے قتل مین تامل کیا اور اُسکو پھر جیلخانہ مین بھیجدیا۔
چوتھے روز یہ عورت بادشاہ کی حضور مین پھر حاضر ہوئی اور اپنے ساتھ ایک پیالی زہر کی بھی لیتی آئی اور بادشاہ سے کہا اگر آپ میرا انصاف کرکے شہزادہ کو سزا نہ دینگے تو مین زہر کھاکر مرجاونگی اور اگر آپ ظلم کرینگے تو آپکا وہی حال ہوگا جو ایک ریچھ کا ہوا بادشاہ نے پوچھا کسطرح اوسنے بیان ذیل شروع کیا۔

حکایت بندر اور ریچھ کی

ایک بڈھا بندر بوجہ ضعیف العمری اور کمزوری کے اپنی اولاد کو مصیبت معلوم ہونے لگا آخرکار جب اوسکو یہ معلوم ہوا کہ میری اولاد مجھسے گھبراتی ہے اور میری آبرو انکے دلون مین نہین رہی تو وہ وہان سے رخصت ہوکر کہنے لگا کہ اب اپنے کھانے کا انتظام مین خود ہی کیا کرونگا۔

آبیکہ آبرو ببرد در گلو مریز + از دیدہ خون بریز و بہ آبرو مریز

چنانچہ وہ ایک نہایت پُرفضا جنگل مین چلاگیا وہان انجیر کے درخت بکثرت تھے اور دو مین تو انجیر لگے ہوئے تھے بندر وہان نہایت آرام اور بفارغ البالی سے رہنے لگا۔ خوب میوے کہاتا لیکن اوسکو اس بات کا بھی خیال رہا کہ موسم سرما کے لئے کچھ جمع کرنا چاہیئے۔ اتفاقًا ایک دن ایک ریچھ اپنے تعاقب کنندون کے خوف سے بھاگتا ہوا اُس جنگل مین آیا اور اوسی انجیر کے درخت کے نیچے کہ جسپر بندر بیٹھا ہوا تھا آکر دم لیا۔ اور چونکہ اوسکو بھوک لگ رہی تھی اوس نے بندر سے التجا کی کہ تم اوپر بیٹھے ہوئے ہو ذرا اس درخت کو ہلادو تاکہ کچھ انجیر نیچے گرپڑین مجھے بھوک لگ رہی ہے مین اونکو کھاونگا تمہاری بڑی مہربانی ہوگی۔ بندر نے

درخت کو نکالدیا بہت سے انجیر نیچے گر پڑے - ریچھ نے اونکو کھاکر بندر سے کہا کہ
ذرا درخت کو اور ہلادو - بندر نے دو تین دفعہ ہلا دیا مگر ریچھ کا پیٹ کسی طرح نہین بھرا -
یہانتک کہ بندر درخت کو ہلاتے ہلاتے تھک گیا اور اوسنے یہ بھی خیال کیا کہ اگر ریچھ یہی یہ تمام
انجیر اسوقت ختم کردیگا تو پھر مین کیا کھاؤنگا - ایسا نہو کہ پھر مین بھوکا مرجاؤن - چنانچہ اب
اور زیادہ انجیر گرانے سے اوسنے انکار کردیا - ریچھ نے بندر کو دھمکایا اور ڈرایا کہ اگر
تو میرے لیے انجیر نہین گرادیگا تو مین تجھکو مار ڈالونگا - یہ سنکر بندر نے خدا سے دعا کی کہ
بارالہا ! اس ظالم کے ظلم سے تیری پناہ مانگتا ہون - **شعر**

اے ظالم از دعا مرو بدین مشو کہ شب | گریان دعا کنند کہ خون از دعا چکد

جب بندر نے انجیر نہین گرائے تو ریچھ مغلوب الغضب ہوگیا اور کود کر جس شاخ درخت پر
بندر بیٹھا ہوا تھا اوسپر جا بیٹھا وہ شاخ اوسکے بوجھ سے اوسی وقت ٹوٹ گئی ریچھ دھم سے
نیچے گرا اور گرتے ہی اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا - **شعر**

ہان اے نہادہ تیر جفا بر کمان ظلم | اندیشہ کن ز ناوک دلدوز در کمین
گر تیر تو ز جوشن فولاد بگذرد | پیکان آہ بگذرد از کوہ آہنین

اس عورت نے بادشاہ سے کہا کہ اللہ تعالے ظالم بادشاہون کا تخت جور عایت سے
انصاف نہین کرتے اسی طرح الٹ دیتا ہے اور اوس نے اسی قسم کی باتون سے بادشاہ
کو انہیں غصہ دلادیا کہ گویا اوس نے آگ پر تیل ڈالدیا - یہ حکایت سنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ
لکڑیونکا ایک انبار لگاؤ اور روغن نفط اوسمین ڈالکر اور آگ لگا کر شہزادہ کو اوس مین جلادو
یہ حکم سنکر وزیر چہارم بادشاہ کی حضور مین حاضر ہوا اور آداب معمولی بجالاکر عرض کیا کہ آپ
عورت کے کہنے مین آکر آپ شہزادہ کے قتل مین اسقدر جلدی نہ فرماوین - چونکہ عورت بائین
پسلی سے پیدا ہوتی ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے اگر اوسکی خلقت اور مزاج بھی ٹیڑھ

ہی ہو۔ تیزی چیز ہمیشہ خراب اور بدصورت ہوتی ہے اور سیدھی شئے اور آستی سے ہمیشہ نجات حاصل ہوتی ہے۔ جلد اور بلا تحقیقات کام کرنا علی العموم سب کو اور بالخصوص بادشاہوں اور حکام کو نہایت نازیبا ہے اور آخر میں پچھتانا پڑتا ہے ؎

توسنِ خود تند ساز آنچنان | کس نتوان باز کشیدن عنان
حکم چنان کن کہ زروے نسق | راستی: دو چشم تو باحکم حق

جلدی میں بلا سوچے سمجھے شہر بغداد کا ایک سوداگر اپنی بیوی کو مار کر بعد میں بہت پچھتایا بادشاہ نے دریافت کیا وہ حکایت کسطرح ہے وزیر نے اسطرح بیان کرنا شروع کیا۔

حکایت سوداگر بغداد اور اوسکی بیگناہ بیوی کی

شہر بغداد میں ایک دولتمند تاجر رہتا تھا اوسکی بیوی نہایت نیک اور صاحب عفت و عصمت اور بہت خوبصورت تھی ان دونوں میں اسقدر الفت تھی کہ بغیر دیکھے ایک دم قرار نہ تہا ایک دفعہ سوداگر کی بیوی نہایت بیمار ہوئی بہت کچھ علاج معالجہ ہوا کچھ نہ ہوا طبیعت روز بروز بگڑتی گئی یہانتک کہ کھانا پینا بھی بالکل چھوٹ گیا۔ بیوی کی ایسی حالت دیکھکر سوداگر کو نہایت صدمہ ہوا اور بہت رنج و غم میں رہا کرتا۔ ایکدن بیوی نے سوداگر کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ آج میری طبیعت کچھ بحال معلوم ہوتی ہے۔ اور میرا دل سیب کھانے کو چاہتا ہے۔ سوداگر بیوی کے اسقدر بولنے سے نہایت خوش ہوا اور اوسی وقت بازار میں سیب تلاش کرایا۔ چونکہ سیبون کی فصل نہ تھی ہرچند تلاش اور جستجو کی لیکن سیب کہین نہین ملے۔ صرف اتنا پتہ لگا کہ آجکل شہر موصل کے باغ کی سوا سیب اور کہین نہین مل سکتے۔ سوداگر نے یہ سنکر ایک سانڈنی سوار کو بلایا اور کہا کہ مین نے سنا ہے موصل کے باغ مین آجکل سیب مل سکتے ہین اگر تو دو دن میں جاکر کل تک مجھکو سیب لا دے تو مین تجھکو پانسو روپئے تیری مزدوری اور انعام کے دونگا۔ اس بات پر سانڈنی سوار اونٹ والا راضی ہوا اور دوسرے دن شام کے وقت نے دیئے

سوداگر کو لاکر دیدیے۔ سوداگر نے پانسو روپئے اوسکو اوسی دم دیدیے اور سیبون کو اپنی بیوی کے پاس لایا وہ سیبون کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اونکو اپنے سرہانے رکھ لیا بعد ازان یہ سوداگر اپنی دوکان پر چلا گیا۔ اس سوداگر کے دو خوردسال بچّے تھے وہ اپنی مان کی آنکھ بچا کر دونون سیب اوٹھا کر کھیلتے ہوئے مکان سے باہر چلے آئے اور گلی مین کھیلنے لگے۔ اتفاقاً اودھر سے ایک حبشی غلام آرہا تھا اوس نے اُن لڑکون کے ہاتھ مین سے سیب چھین لئے یہ دونون لڑکے بہت روتے اور چلاتے رہے کہ ہماری مان سخت بیمار ہی اور ہمارے باپ نے پانسو روپیہ خرچ کر کے شہر موصل سے یہ سیب منگوائے ہین مگر وہ حبشی طرفۃ العین مین وہان سے غائب ہو گیا اور اُن دونون سیبون کو ہاتھ مین لئے ہوئے اوسی بازار مین سے نکلا کہ جہان اس سوداگر کی دوکان تھی۔ حبشی کے ہاتھ مین سیب دیکھ کر وہ سوداگر بہت متعجب ہوا اور اوس سے پوچھا کہ یہ سیب تیرے پاس کہان سے آئے۔ غلام نے جھوٹ کہدیا کہ میری معشوقہ بیمار ہی اوس کے خاوند نے پانسو روپیہ خرچ کر کے شہر موصل سے اوس کے لئے یہ دو سیب کل منگوائے تھے مین ابھی اوسکی عیادت کو گیا تھا اوس نے مجھے یہ دیدئے ہین۔

سوداگر نے خیال کیا کہ یہ تو میری ہی بیوی کا حال ہے تو غصہ کی وجہ سے اوسکی آنکھون مین زمین و آسمان تاریک ہو گیا اوسی وقت دوکان بند کر کے اپنے گھر آیا اور بغیر کچھ بولے یا دریافت کئے اپنی بیوی کو قتل کر ڈالا۔ اوسی وقت اوسکے لڑکے بھی گھر مین آگئے اور اونھون نے اپنے باپ سے تمام حال کہا کہ ایک حبشی غلام ہمارے ہاتھ سے سیب چھین کر لے گیا ہم اوس سے بہت کہتے رہے کہ ہمارے باپ نے ہماری بیمار مان کے لئے پانسو روپیہ خرچ کر کے شہر موصل سے یہ دو سیب کل ہی روز منگوائے ہین۔ سیب ہم کو واپس دیدے اور کوئی اور چیز ہم سے لیلے۔ [illegible] غلام سیب ہی لیکر بھاگ گیا۔ سوداگر نے [illegible] سے یہ حال سنا تو وہ نہایت پچھتایا اور [illegible] کہ افسوس مین نے ناحق اپنی [illegible] کو [illegible] کی وجہ سے

مار ڈالا اُس حبشی نے بہتان باندھکر مجھسے یہ بات کہی تھی لیکن اب کیا ہوسکتا تھا۔ اوس سوداگر
نے بھی اِس رنج سے اوسی وقت خودکشی کرلی۔ یہ حکایت ختم کرکے اِس وزیر نے عورتوں
کے مکر فریب میں مفصلۂ ذیل حکایت اور بیان کی۔

حکایت ایک سپاہی اور اوسکی بیوی کی

ایک سپاہی اپنی بیوی کو دل و جان سے چاہتا تھا بیوی کی گو صورت اچھی تھی لیکن سیرت بُری تھی

خدا یے یوسف صدیق را عزیز نکرد ✤ بخوبروی۔ ولیکن بخوب کرداری
شکوہ و لشکر و جاہ و جلال و مالت ہست ✤ ولے بکار نیاید بجز نکوکاری

سپاہی کو بسبب قلت رزق و کثرت عیال سفر درپیش ہوا اور اس نے اِس امر پر خیال نہیں کیا ع

انچہ نوشتہ قلم می نشود بیش و کم ✤ پس حرکت ہم سکون ہست مساوی بہم
جہل بود ہم جنون سعی تو از بہر رزق ✤ زانکہ خدا مے دہد رزق جنین در شکم

اور نہ ذیل کے اشعار پر لحاظ کیا ع

صانع نقش بند بے مانند ✤ کہ ہمہ نقش او نکو آید
رزق طائر نہاد در پر و بال ✤ کہ بہر طعمہ فرود آید
روزی عنکبوت را بہ مگس ✤ پر دہد تا بہ نزد او آید

اور ذیل کے اشعار پر عمل کرکے ع

من طریق سعی مے آرم بجا ✤ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی
دامن مقصود اگر آرم بکف ✤ از غم و اندوہ ما ثم بر طرف
ور نشد از جیب من کاری بکام ✤ من درآن معذور باشم والسلام

بیوی کو سمجھا اور السفر وسیلۃ الظفر پڑھکر سفر پر روانہ ہوا۔ اِس عورت کا ایک عاشق تھا
اب اس نے اوسکو اپنے گھر میں بلا لیا اور اوس سے اختلاط کی باتیں کرنے لگی اتفاقاً

سپاہی کوئی ضروری چیز بھول گیا تھا اوسکو لینے کے لئے یکایک اپنے گھر مین اوسی وقت واپس
آیا اور مکان کا دروازہ کھلوایا۔ بیوی نے پردہ ڈالکر اپنے عاشق کو اوس کے پیچھے بٹھادیا
اور شوہر کو اندر بلالیا۔ سپاہی نے خلاف دستور اس پردہ کو دیکھکر اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہ
پردہ کیسا ہے ؟ بیوی نے جواب دیا کہ مین نے ہمسائی کو بلالیا ہے تمھاری مفارقت سے
جی گھبراتا تھا دل بہلنے کے لئے اس نیک بخت کو بلالیا ہے۔

غرضکہ ایسی باتین بناکر اپنے خاوند کو بہلایا وہ ہنسی کا سبب دریافت کیا پھر کہنے لگی کہ
زمانہ نہایت خراب ہے اور عورتون کا کچھ اعتبار نہین۔ جسدن تم گئے تھے اس دن اس
محلہ مین ایک عجیب ماجرا گذرا۔ ایک زن پُرفن نے اپنے عاشق کو گھر مین بلایا اوسی طرح اسکا
شوہر بھی تمھاری طرح یکایک گھر مین آگیا۔ عورت نے پردہ ڈالکر عاشق کو چھپا دیا اور خاوند سے
کہا کہ ذرا بکری کا دودھ دودھو۔ وہ شخص دوہنے لگا یہ کہکر اس عورت نے اپنے خاوند سپاہی
کے منہ پر پردہ ڈالدیا اور کہا کہ اس ہمسائی نے بھی اپنے مرد کے منہ پر یونہی دوپٹہ ڈالکر
اپنے عاشق کو مکان سے باہر کردیا۔ سپاہی سمجھا کہ میری بیوی نے مجھسے یہ کسیکا تذکرہ
کیا ہے۔ حالانکہ اس عورت نے سپاہی سے اپنے ہی مکروفریب سرگزشت کا بیان کیا

وزیر چہارم نے بادشاہ سے عرض کیا کہ جہان پناہ ! اس معاملہ مین فریب معلوم ہوتا ہے
شہزادہ کے حکم مین غلطی جلدی نفرمادین اول اس معاملہ کی خوب تحقیقات فرمالین۔

یہ حکایتین سنکر بادشاہ نے شہزادہ کا قتل ملتوی کردیا اور اسکو زندان مین بھیجدیا۔

بادشاہ کی حرم بادشاہ کی حضور مین پانچوین دن پھر گئی اور کہا کہ مین کئی دن سے آپ کی خدمت مین
حاضر ہوتی ہون آپ میرا انصاف نہین کرتے۔ انصاف نکرنا ظلم ہے اور ظلم کا وبال بڑا کرتا ہے اس سے
بچنا چاہیئے کیا آپ نے یہ حکایت نہین سنی۔

حکایت دانادل درویش اور قزاقون کی

شہر بابل مین ایک درویش اہل اللہ دانا دل نام رہتا تھا - شہر والے اوسکے تقدس اور بزرگی
کی وجہ سے اوسکے نہایت معتقد تھے - قضا را اُس درویش کو سفر کی ضرورت پیش آئی - رستے
مین رہزنون نے اُسکو گھیر لیا اُس مرد بزرگ نے ہرچند کہا کہ میرے پاس کچھ سرمایہ موجود نہین ہے
لیکن اُن بے رحمون نے کچھ خیال نہین کیا تلوارین نکالکر اوسکے قتل پر آمادہ ہوگئے - درویش
مظلوم کو سواے خدا کے کوئی مددگار معلوم نہین ہوتا تھا بیچارگی سے چارون طرف تکسد ہاتھا
کہ اتنے مین بہت سے قاز اُوڑتے ہوے اوسکے سر پر سے گذرے - اوسوقت دانا دل نے
اُن قازون سے پکار کر کہا کہ مین ظالمون کے حلقے مین پھنس گیا ہون - خداے عالم الغیب کے
سواے کسیکو میرے حال کی خبر نہین ہے - تم اِن ظالمون سے میرے خون کا قصاص لیجیو رہزنون
نے درویش کے اس کہنے پر قہقہہ مارا اور اسکو نہایت بیوقوف سمجھکر قتل کر ڈالا - جب اوسکے
قتل کی خبر شہر والون کو معلوم ہوئی تو وہ بہت غمگین ہوئے اور اس تلاش مین رہے کہ درویش کے
قاتلونکا کہین پتہ لگ جاے - آخر الامر ایک مدت کے بعد ایک میلہ مین بہت سے آدمی جمع
ہوے - درویش کے قاتل بھی اُس میلہ مین سیر کے لئے آئے تھے - ناگاہ بہت سے قاز شور و غوغا
کرتے ہوے میلہ والون کے سر پر سے گذرے - تمام میلہ والے اونکی طرف دیکھنے لگے -
اُن رہزنون مین سے کسی نے بطریق تمسخر اپنے ایک ساتھی کو کہا کہ دیکھو یہ قازین دانا دل کے
خون کا قصاص چاہتے ہین اور اوسپر عمل نکیا

پیش دیوار انچہ گوئی ہوش دار ✤ تا نباشد در پس دیوار گوش

ایک دوسرے شخص نے اس بات کو سن لیا اوس نے حاکم وقت تک خبر کو پہونچایا تفتیش شروع ہوئی
المختصر وہ سب رہزن پکڑے گئے اور ذراسی تحقیقات مین درویش کی قاتلون کا پتہ لگ گیا
یہ سب ظالم شامتِ اعمال سے اپنی سزا کو پہونچے درویش کے قصاص مین اُن سب کی گردنین ماری گئین

بس دستِ دعا بر آسمان بود ✤ تا پاے بر آمدت بہ سنگے

اے گرگ نہ گفتمت کہ روزے ✤ ناگہ بہ سر افتدت پلنگے

اس عورت نے بادشاہ سے کہا کہ دیکھئے ظلم ایسا بُرا ہوتا ہے اور انجام ظالمون کا اسطرح ہوتا ہے
اب آپ میرا انصاف کر کے شہزادہ کو قتل کر دیجئے۔
یہ سنکر بادشاہ نے شہزادہ کے قتل کا حکم دیدیا۔ قتل کا حکم سنتے ہی وزیر پنجم بادشاہ کی
حضور مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ جہان پناہ! کسی بیگناہ کا مارا جانا بہت زیادہ ظلم ہے اور
اوسکے مقابلے مین کسی گنہگار کا سزا سے بچ جانا کم ظلم ہے۔ شہزادہ اگر جلدی مین بیگناہ مارا گیا
تو میری اوسپر بہت بڑا ظلم ہوگا۔ جسکی تلافی پھر کسی طرح بھی نہین ہو سکے گی ؎

بے تامل مباش در ہمہ حال ✤ بگذر از طریق استعجال
ہر کہ دارد تانی اندر کار ✤ بر مرادات دل رسد ناچار

اور بعد ہ اوسی طرح پچھتانا پڑے گا کہ جسطرح ایک بادشاہ جلدی مین اپنے باز کو مارکر پچھتایا۔
بادشاہ نے استفسار کیا کہ کسطرح۔ وزیر پنجم نے بیان کرنا شروع کیا۔

حکایت بادشاہ اور باز کی

ایک بادشاہ کو شکار کا بہت شوق تھا۔ شکاری جانور عقاب۔ بہری۔ باز اور شکرے اوسنے
بہت پال رکھے تھے ایک روز وہ بادشاہ باز کو ہاتھ پر بٹھا کر شکار کے لئے جنگل مین گیا اور ہرن
کو دیکھ کر گھوڑا اوسکے پیچھے ڈالدیا۔ ہرن چھلانگین بھرتا ہوا ایسا ہوا ہو گیا کہ گھوڑا اوسکی گرد
کو بھی نہ پہونچا۔ طرفتہ العین مین بادشاہ کوسون دُور نکلگیا اور ایک کوہستان مین پہونچکر شدت
تشنگی سے بیتاب ہوا۔ اتفاقاً پہاڑ کے اوپر سے آب سرد سے قطرہ قطرہ ٹپک رہا تھا۔
خورجی مین سے جام نکالکر پانی اوسمین جمع کرنے لگا۔ جب جام لبریز ہو گیا بادشاہ اوسکو اوٹھاکر
پینے ہی کو تھا کہ اتنے مین باز نے اوسکے ہاتھ سے پرواز کر کے پر مار کر وہ سب پانی گرادیا
بادشاہ کو باز کی اس حرکت سے سخت رنج ہوا۔ صبر کر کے دوبارہ اسی طرح جام کو پھر پانی سے

پھر باز نے دوبارہ پھر وہی حرکت کی یعنی جام کا پانی زمین پر گرا دیا بادشاہ کو شدت پیاس میں کچھ خیال نہیں رہا۔ غصہ سے باز کو فوراً زمین پر پٹک مارا کہ وہ مر گیا۔ اسی اثنا میں بادشاہ کا ایک رکابدار بھی آپہونچا بادشاہ نے اوس سے کہا کہ مجھے بہت سخت پیاس ہے یہاں اوپر سے پانی جھڑ رہا ہے قطرہ قطرہ تو بہت دیر میں جمع ہوتا ہے تو اس پہاڑ پر جا کر جس چشمہ میں سے یہ پانی جھڑ رہا ہے اوس میں سے میرے واسطے پانی لے آ۔ رکابدار پہاڑ پر چڑھا۔ جونہی وہ چشمہ کے کنارہ پر پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑا اژدہا اوسکے کنارہ پر مردہ پڑا ہوا ہے اور دہوپ کی حرارت سے اوسکا جسم پانی پانی ہوکر بہ رہا ہے اور وہ زہر آمیز پانی قطرہ قطرہ ہوکر پہاڑ کے اوپر سے نیچے کی طرف بہ رہا ہے۔ رکابدار خوف زدہ ہوکر اولٹے پاؤں پھرا اور تمام ماجرا بادشاہ کو آکر سنایا اور کسی اور جگہ سے ٹھنڈے پانی کا گلاس بھر کر بادشاہ کو پلایا۔ بادشاہ نے پانی پی کر اپنے آنکھوں کے چشموں سے آنسوؤں کا مینہہ برسانا شروع کیا اور آہ سرد بھر کر باز کی خیر خواہی اور اپنی عجلت اور شتاب کاری کا تمام قصہ رکابدار سے بیان کیا اور بہت پچتایا اور کہا کہ افسوس میں نے بلا تحقیق حال ایسے اپنے خیر خواہ عزیز جانور کو مار ڈالا۔ حیف! اگر میں جلدی نکرتا اور آتش غضب پر بردباری کا پانی چھڑکتا اور عقلمندی سے حقیقت انجام پر نظر کرتا تو اس خسارت تعجیل اور ورطۂ ندامت اور پشیمانی میں نہ پڑتا ؎

مردی گمان مبر کہ بزورست و پردلی ✤ باخشم اگر برآئی دانم کہ کاملی

یہ حکایت ختم کر کے وزیر پنجم نے عورتوں کے کید اور فریب کے متعلق حسب ذیل حکایت بیان کی۔

حکایت زن سوداگر اور مینڈھے کی

ایک سوداگر کی بیوی بڑی بدکار اور فاحشہ تھی۔ ہر روز اپنے عاشقوں میں سے ایک نہ ایک کو جسوقت سوداگر اپنی دوکان پر چلا جاتا بلا لیا کرتی۔ ایک دن اسوقت جبکہ اس عورت نے اپنے کسی دوست کو گھر میں بلا رکھا تھا اوسکا شوہر بھی آگیا۔ اوسکا عاشق گھبرایا۔ عورت نے

کہا کہ تو مت گھبرا حواس بجا رکھ اور مرغیون کے دڑبے کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تو اس مین چھپ جا
اور شاید اگر سوداگر تجھکو دیکھ لے تو اپنا نام ملک الموت بتلا دینا۔ اسکو دڑبے مین چھپا کر اس
عورت نے سوداگر کا پلا ہوا مینڈھا جو مین بندھا رہتا تھا کھول دیا اور پریشان اور بدحواس ہو کے
بھاگ کر شوہر سے پہلے دروازہ کی طرف آئی اور دھم سے گر پڑی اتنے مین سوداگر بھی آگیا
اور اس سے پوچھا خیر ہے تو اتنی بدحواس کیون ہے ؟ اوس نے کہا کہ تم کو خدا نے اس غیر معمولی
وقت یہان بھیجکر میری جان بچالی۔ تمھارا مینڈھا کھل گیا ہے در و دیوار سے ٹکرین مار مار
کر گھر ہلا رہا ہے میرے درپئے آزار تھا تم اگر اسوقت نہ آتے تو یقیناً وہ مجھکو مار ہی ڈالتا
یہ بات سنکر سوداگر کو مینڈھے پر بہت غصہ آیا اور تلوار لیکر اس مینڈھے کو قتل کرنے کے لئے دوڑا
مینڈھا ڈر کے بھاگا اوسکے پیچھے پیچھے یہ سوداگر بھی بھاگتا ہوا مرغیون کے دڑبے پر چڑھ گیا دڑبہ
بودا تھا سوداگر کے بوجھ سے ٹوٹ گیا۔ اس عورت کا عاشق جو وہان چھپا ہوا تھا دڑبے کے
ٹوٹتے ہی کھڑا ہوگیا۔ سوداگر اسکو دیکھ کر گھبرایا اور پوچھا کہ تو کون ہے ؟ اوس نے جواب دیا
کہ مین ملک الموت ہون تو اپنے مینڈھے کو حلال کرتا ہے مین قبض روح کو آیا ہون۔ سوداگر نے
خوف زدہ ہو کر کہا کہ اب مین حلال نہین کرتا۔ ملک الموت بولا تو ہم بھی جاتے ہین۔ یہ کہکر وہ
شخص دروازہ کی راہ سے چلدیا۔

سوداگر کو اپنی بیوی کے فریب کا بالکل شبہ نہین ہوا بلکہ اوس نے اپنی بیوی سے کہا کہ
بڑی خیریت گذری کہ ملک الموت سے بچا چھوٹا۔ ؎ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ؞
وزیر پنجم نے بادشاہ سے کہا کہ جہان پناہ :۔ شہزادہ کے معاملہ مین فریب معلوم ہوتا ہے
آپ اوس کے قتل مین جلدی نکرین اول اس معاملہ کی خوب تحقیقات فرمالین تاکہ بعد مین ملال
اور تاسف حاصل نہ ہووے۔ بادشاہ نے یہ سنکر حکم قتل ملتوی کرکے شہزادہ کو محبس مین
پھر بھیجدیا۔

پھر چھٹے روز حرم بادشاہ کے حضور مین پھر آئی اور انصاف کی طالب ہوئی وزیرون کو اوسنے طرح طرح کے اتہامون سے متہم کیا کہ وہ سب آپکو ورغلا کر میری دادرسی نہین کرنے دیتے پھر بادشاہ کے آگے یہ حکایت بیان کی۔

حکایت شیر اور اوسکے وزیر بندر کی

سوداگرون کا قافلہ جواہرات اور بیش بہا اسباب تجارت لئے ہوئے ایک منزل مین مقیم ہوا رات کو ایک قزاق جسکا نام سلوک تھا کاروان کے جانورون مین چھپ کے بیٹھ گیا اوسکا ارادہ تھا کہ کاروان مین سے ایک گھوڑے کو چرا کر لیجاوے اتفاقاً۔ ایک شیر بھی کسی جانور کی تلاش مین وہان آگیا سلوک نے شیر کو گھوڑا سمجھ کر پکڑ لیا اور کود کر اوسکی پشت پر سوار ہو گیا اور وہان سے چلدیا۔ جب صبح ہوئی تو بجائے گھوڑے کے شیر کو دیکھ کر سلوک کے ہوش پرانیدہ اور حواس باختہ ہوگئے۔ ایک درخت کے نیچے آکر شیر کی کمر پر سے ایک شاخ پکڑ کر سلوک درخت پر فوراً چڑھ گیا۔ اور کہنے لگا ؎

از کجا پیدا شد آبا این بلای ناگہان + زین بلای ناگہان مارا خدایا وارہان

اودھر شیر اس طرح سے خلاصی پاکر وہان سے بے تحاشا بھاگا اور اپنے وزیر بندر سے یہ حال کہا۔ بندر یہ حال سنکر ہنسا اور کہا واہ۔ آپ ایک آدمی سے ڈر گئے چلئے مین آپکو اوس آدمی کو پکڑ دون۔ چنانچہ شیر اور بندر اوس درخت کے پاس آئے جسپر سلوک چڑہا ہوا تھا شیر کو نیچے کھڑا کر کے بندر اوس درخت پر چڑھنے لگا۔ بندر کے درخت پر چڑھتے ہی سلوک نے اوسکو پکڑ لیا اور تلوار کی ایک ضرب سے اوسکو وہین مار ڈالا۔ یہ دیکھ کر شیر وہان سے بھاگ گیا ؎

چو کردی باکلوخ انداز پیکار + سر خود را بہ نادانی شکستی
چو سنگ انداختی بر روی دشمن + حذر کن کاندر آماجش نشستی

حرم نے کہا کہ اس حکایت کا یہ نتیجہ ہے کہ جو چھوٹے ہوں اونکو اپنے سے بڑے اور طاقور سے زور آزمائی نہین کرنا چاہیئے ورنہ بندر کی طرح اپنی جان شیرین سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اور بادشاہوں کو وزیرون کی خوشامد مین آکر اونکی ہر بات نہین ماننی چاہیئے اسواسطے کہ اگر بادشاہ وزیرونکے ہاتھ مین مثل کٹھ پتلی کے ہو جاویگا تو پھر اُن وزیرین سے ظلم کی فریاد اور اطلاع بادشاہ کی حضور مین کون کریگا۔ وزیرون کے کہنے مین آکر آپ انصاف کرنے مین تامل نہ فرمائے۔ یہ سنکر بادشاہ نے شہزادہ کے قتل کا حکم دیدیا۔

حکم قتل سُنکر چھٹا وزیر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اول اوس نے بادشاہ کی انصاف پروری اور معدلت گستری کی بڑی تعریف اور توصیف کی۔ پھر التماس کیا کہ جہان پناہ! عورت کے کہنے پر بھروسہ اور اعتماد نہین کرنا چاہیئے بے تحقیق اور بلا ثبوت غلطی کے شہزادہ کے ہلاک کرنے مین تعجیل اور شتاب کاری نہ کرین ؎

تو شنیدے چو شاہین مشو تیز پر ✣ بآہستگی کوش چون شیر نر

ایک سوداگر نے جلدی مین اپنی بیوی کو بلا تحقیق قتل کرکے اپنا گھر برباد کیا اور آخر مین اپنی تعجیل کا سزا پر پچھتایا اُس طرح کہین آپ کو بھی پچھتانا نہ پڑے بادشاہ نے فرمایا کس طرح؟ وزیر نے بیان کیا۔

حکایت ایک سوداگر اور اوسکے بد باطن غلام کی

اگلے زمانہ مین ایک سوداگر کی ایک نہایت خوبصورت اور پاکدامن بیوی تھی۔ میان بیوی مین نہایت درجہ الفت تھی۔ اس سوداگر کا ایک خبیث طبیعت غلام بھی تھا۔ ایک روز اس بد باطن غلام نے اُس نیک بی بی سے یہ کہا کہ آجکل آقا ایک غیر عورت کی محبت مین گرفتار ہین کوئی ایسی تدبیر ہو کہ یہ شعلہ عشق ترقی نہ پکڑے ورنہ آپ کے لیئے یہ بات اچھی نہ ہوگی۔ اُس عورت نے غلام کی بات سچ سمجھکر اُس سے کہا کہ تجھے ہی اس کام کے لئے کچھ فکر کرنا چاہیئے۔ غلام نے کہا

کہ اس شہر مین ایک عابد باکمال رہتا ہے اوسکو ایسا عمل یاد ہے کہ وہ خاوند کو غلام سے بھی زیادہ عورتون کا تابعدار بنا دیتا ہے مین اوسکے پاس جاکر کوئی تعویذ لاؤنگا۔ بی بی نے اوسکا شکریہ ادا کیا۔ اس کور نمک غلام نے دوسرے دن تخلیہ مین اپنے آقا سے یہ کہا کہ حق نمک ادا کیے بغیر مجھسے رہا نہین جاتا۔ بات یہ ہے کہ بیوی کی پاکبازی مین مجھکو شبہ معلوم ہوتا ہے اگر آپ کہین تو مین آپکو بھی اس بات کا تجربہ کرا دون۔ سوداگر نے غلام سے کہا کہ ہان اگر تجکو کچھ حال معلوم ہوسکے تو بتجھسے مفصل بیان کرنا۔ دوسرے دن غلام نے بیوی سے کہا کہ اس عابد کے پاس گیا تھا اوس نے عمل پڑھنے کے لیے میان کی داڑھی مین سے دو تین بال مانگے ہین۔ جسوقت میان سو جاوین تم کسی چیز سے اونکی داڑھی کے دو چار بال مونڈ لینا۔ بیوی نے کہا کہ اچھا آج مین ضرور ایسا کرونگی۔ پھر یہ بدبخت غلام سوداگر کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بیوی آج آپکو سوتے ہوے قتل کرنے کا ارادہ رکھتی ہین۔ آج آپ ذرا ہشیار سونا۔ سوداگر نہایت پریشان اپنے گھر مین گیا اور پلنگ پر لیٹ کر دانستہ بڑے بڑے سانس لینے لگا۔ اسکی بیوی کو یقین ہوگیا کہ سوداگر اب بے خبر نیند مین سو رہا ہے چنانچہ وہ ایک استرہ لیکر خاوند کی داڑھی کے بال مونڈنے آئی۔ خاوند سمجھ گیا کہ یہ مجھے مارنے آئی ہے اور مجھسے غلام سچ کہتا تھا۔ اوس نے فوراً اوٹھکر بلا دریافت حال اوسی استرہ سے اوسی جگہ اپنی عورت کا گلا کاٹ ڈالا۔ عورت کے وارثون نے خبر پاکر سوداگر کو مار ڈالا۔ شتابکاری اور عجلت کی وجہ سے گھر کا گھر برباد ہوگیا۔ اس حکایت کا نتیجہ یہ ہے کہ خودغرضون کی باتون مین آکر شتابی اور عجلت کو کام مین نہ لایا جاوے ورنہ ہمیشہ پشیمان ہونا پڑتا ہے۔

سخن چین را مدہ در نزد خود جاے — کہ در یکدم کند صد فتنہ برپا
سخن چین را مکن نزدیک خود رام — کہ بد گوید ترا ہم در سرانجام

اس حکایت کے کہنے کے بعد وزیر ششم نے عورتون کے مکر اور فریب کے بیان مین یہ حکایت

اور بیان کی۔

حکایت سوداگر اور دختر قاضی کی

ایک شہر مین ایک قاضی رہتا تھا اوسکی ایک دختر نہایت بدکار اور فاحشہ تھی۔ قاضی کے ہمسایہ
مین ایک جوان سوداگر بھی رہا کرتا تھا یہ عورت اوسپر عاشق ہوگئی اور اس نے اپنے گھر سے ایک
سرنگ سوداگر کے گھر تک لگالی۔ جسوقت اوسکا دل چاہتا سوداگر کے پاس چلی جاتی لیکن
یہ سوداگر بڑا ہی نیک اور صاحب شرم و حیا تھا اُس نے اِس عورت سے صاف کہدیا کہ جب تک
تو مجھسے نکاح نہ کریگی مین تیری طرف نگاہ بد سے ہرگز ہرگز نہ دیکھونگا ؎

دل کہ پُر از وصف حیا می شود — آئینہ نور خدا می شود
دیدۂ بے شرم پسندیدہ نیست — در نظر عشق جز آن دیدہ نیست

علاوہ ازین میرا تجھسے نکاح ہونا بھی دشوار اور ناممکن ہے اس لئے کہ تیرا باپ ہی اس شہر کا
سب جگہ نکاح پڑھاتا ہے اور اس شہر مین صرف وہ ایک ہی قاضی ہے جب وہ تجھسے نکاح کا ایجاب
کرائیگا تو وہ تیری آواز پہچان جائیگا اور مجھسے تیرا نکاح ہرگز ہرگز نہین کریگا۔
اُس عورت نے سوداگر سے کہا کہ تو آج اپنے نکاح کی تیاری کرکے ایک مقررہ وقت پر اپنے
دوستون اور اقربا کو بلا کر جمع کرنا آج مین تیرے ساتھ اسی جگہ اپنے باپ ہی سے اپنا
نکاح پڑھواؤنگی۔ اول تو اس سوداگر نے ذرا تامل کیا پھر نکاح پر راضی ہوگیا اور ایک وقت
معین کرکے تقریب نکاح مین اپنے دوستون اور اقربا اور احباب و اعزا کو وقت مقررہ پر
بلوایا۔ جب سب لوگ جمع ہوگئے تو قاضی صاحب کو نکاح پڑھانے کے لئے بلا لایا۔ جب قاضی
صاحب آگئے تو سب لوگون نے اور سوداگر نے نہایت تعظیم سے اونکو مسند پر بٹھایا۔
نکاح خوانی کے وقت قاضی صاحب نے لڑکی سے اوسکا نام دریافت کیا اوس نے اپنا اصلی
نام بتا دیا اور جب باپ کا نام پوچھا تو لڑکی نے وہی نام بتایا کہ جو قاضی صاحب کا نام تھا قاضی

صاحب نے اول تو آواز ہی سنکر پہچان لیا کہ یہ میری دختر ہی اور پھر اوسکا نام اور اپنا نام سنکر تو اونکو
بالکل شبہ ہی نہین رہا یقین ہو گیا کہ یہ میری ہی بیٹی ہے اونکو اپنی دختر کی خودسری پر نہایت
غصہ آیا بڑے پریشان ہوئے اور نہایت رنج و اندوہ کے ساتھ نکاح پڑھانے سے پہلے
کسی بہانہ سے اوٹھکر اپنے مکان مین اپنی دختر کے دیکھنے کے لئے آئے۔ اودھر اونکی دختر اونکے
جانے سے واقف ہوکر سرنگ کی راہ سے روانہ ہوکر اونکے پہونچنے سے پہلے اپنے مکان
مین پہونچ گئی۔ جب قاضی صاحب مکان مین آئے تو اپنی بیٹی کو وہان بیٹھے دیکھا۔ دل مین کہنے
لگے کہ لاحول ولا قوۃ۔ مجھکو بیجا شبہ ہوا۔ میری بیٹی تو یہان موجود ہی۔ اونکے دل سے اسکا تمام
خوف جاتا رہا۔ اولٹے پاؤن مکان سے پھرے۔ اور سوداگر کے گھر گئے۔ اودھر سے اونکی بیٹی
بھی سرنگ کی راہ سے سوداگر کے مکان مین فوراً پھر چلی آئی اور اسطرح فریب سے اپنے باپ
ہی کے ہاتھ سے اپنے نکاح کا خطبہ پڑھوایا۔

یہ حکایت ختم کرکے وزیر ششم نے عرض کیا کہ جہان پناہ! مجھے اس معاملہ مین کچھ فریب
معلوم ہوتا ہے آپ اسقدر تعجیل شہزادہ کے قتل کرنے مین نہ فرماوین اول پوری پوری تحقیقات کرلین
بادشاہ نے یہ حکایت سنکر شہزادہ کا قتل کرنا ملتوی کردیا اور اوسکو محبس مین پھر بھیجدیا۔

ساتوین دن حرم بادشاہ کی حضور مین علی الصبح حاضر ہوئی اور بادشاہ سے طالب انصاف
ہوئی اور کہا کہ مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ شہزادہ نے رشوت دیکے آپکے سب وزیرون کو ملا
رکھا ہے۔ اسی وجہ سے وہ میری دادرسی نہین ہونے دیتے اور طرح بطرح کی وضعی حکایتین
بیان کرکے آپکو انصاف کرنے سے روکتے ہین۔ آپ وزیرون کے صلاح و مشورہ کو ہرگز
نہ مانئے انصاف اور عدل کرنے مین کسی کی رو رعایت نہ کیجئے

بعدل نیست کز و ملک مستقر گردد | و ز نیمش ہمہ آفاق معطر گردد
بعدل پیشہ آر و مراد دل درویش برآر | تا ترا ہر چہ مراد است میسر گردد

نوشیروان کی طرح سے انصاف کیجئے اوسنے اپنے بیٹے کا لحاظ نکر کے اوسکو بھی عدل سے قتل کردیا تھا - عدل کی وجہ سے نوشیروان کا نام آجتک مشہور اور زبان زد عام ہے ؎

زندہ ست نام فرخ نوشیروان بعدل — گرچہ بسے گزشت کہ نوشیروان نماند

آپکے شہزادہ اور نوشیروان کے بیٹے کا حال بہت کچھ ملتا جلتا ہے پھر آپ بھی مثل نوشیروان کے اپنے بیٹے کو قتل کرکے میرا انصاف فرماکر اپنا نام ہمیشہ کے لئے اس جہان مین نیکنام اور مشہور کرین - بادشاہ نے پوچھا وہ حکایت کس طرح ہے حرم نے حسب ذیل بیان کیا

حکایت نوشیروان کے انصاف کی

شروع تخت نشینی کے زمانہ مین نوشیروان سلطنت کے حال سے نہایت بے خبر تھا رات دن عیش و عشرت اور سیر و شکار لہو و لعب مین مصروف رہتا - ایک روز نوشیروان اور اوسکا وزیر بزرجمہر شکار کھیلتے ہوسے کسی درخت کے نیچے آکر ٹھہرے اُس درخت پر ایک جوڑا اُلو (بوم) کا بیٹھا ہوا گفتگو کررہا تھا - نوشیروان نے بزرجمہر سے پوچھا کہ یہ جانور کیا باتین کررہے ہین ؟ بزرجمہر نے خیال کیا کہ یہ موقع نوشیروان کو فہمایش کرنیکا خوب ہے - شاید غفلت چھوڑکر راہ راست پر آجائے - کچھ نصیحت کرنے کے لئے بات بنانی چاہیئے - ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران — گفتہ آید در حدیث دیگران

بزرجمہر نے کہا کہ اس بُوم کی دختر کی شادی ہے - مادہ اپنے نر سے کہہ رہی ہے کہ تو نے لڑکی کا جہیز تو سب کچھ عمدہ طور سے مہیا کردیا ہے مگر اوسکے دینے کے لئے دیہات صرف دس ہی تجویز کئے ہین یہ بہت کم ہین - اوس کے جواب مین نر کہہ رہا ہے کہ مت گھبرا اور نا خوش نہو اگر نوشیروان اس سلطنت پر قایم ہے تو مین بہت گاؤن ویران اسکو اور دیدونگا - اس لئے کہ ظلم و تعدی سے ویرانی روز بروز ترقی پر ہے - چند و نون مین اور بہت سے گاؤن ویران ہوجاوینگے - ظلم سے رعایا بھاگی جارہی ہے - بزرجمہر سے یہ حال سنکر نوشیروان بہت نادم

ہوا اور کہنے لگا کہ افسوس! میری سلطنت مین اسقدر ظلم واندھیر ہی کہ اوسکا چرچا جانورون کی زبانون پر بھی پھیل گیا۔ نوشیروان اوسی وقت شکار سے لوٹ آیا اور حکم دیا کہ تخت کے روبرو ایک حوض کھودا جاے جو مظلوم او مستغیث اپنا انصاف چاہین وہ عرضی لکھکر اس حوض مین ڈالدین۔ چنانچہ اُس حوض مین مستغیثون کی اسقدر ریے انتہا عرضیان پڑین کہ حوض اُبل گیا۔ دوسرے روز علی الصباح بادشاہ انصاف کرنے کے لئے تخت پر آکر بیٹھا اور حکم دیا کہ ایک عرضی اس حوض مین سے اوٹھالاؤ۔ اتفاق سے وہ عرضی ایک غریب سنار کی تھی۔ اوسمین لکھا تھا کہ اے نوشیروان! مجھ بیکس پر تیرے بیٹے (شہزادہ) نے بڑا ظلم و ستم کر رکھا ہی۔ میری ناکتخدا لڑکی کو اپنے گھر مین جبراً اٹھا لیا ہی اور کوئی میری فریاد نہین سنتا۔ یہ سنتے ہی نوشیروان نے شہزادہ کو معہ اُس لڑکی کے بلوایا اور تحقیقات کی اور ثبوت پاکر جلاد کو حکم دیا کہ اس شہزادے کا سر میرے سامنے ہین تلوار سے اوڑا دے۔ چنانچہ اوسی وقت شہزادہ کا سر اوسکے تن سے جدا کیا گیا۔

نوشیروان کے اس انصاف سے جتنے ظالم تھے خوف جان سے کانپ گئے اور ہر ظالم نے ہر ایک مظلوم اور مستغیث کو جس طرح ہوسکا جان کے خوف سے راضی کرلیا۔ اُس روز سے نوشیروان نے عدل و انصاف کی طرف اسقدر توجہ کی کہ اوسکا انصاف آجتک مشہور عالم ہے اور اسکا نام عدل مین زبان زد عام ہی ؎

عدل و در دنیا نکو نامت کند	در قیامت خوب فرجامت کند
اندرین عالم مظفر سازدت	چون بدان عالم رسی بنوازدت

آپ بھی اس طرح انصاف فرماکر شہزادہ کو قتل کرکے عدل فرماسے۔ یہ حکایت سنکر بادشاہ نے جلاد کو بلاکر شہزادہ کے قتل کا حکم دے دیا۔

حکم قتل سنکر وزیر ہفتم بادشاہ کی حضور مین حاضر ہوا اور معمولی آداب بجالاکر عرض کیا کہ

جہان پناہ! اس امر کی پورے طور سے تحقیقات کئے بغیر شہزادہ کو قتل نکرین بلا تحقیق
اور بے سمجھے سوچے شتاب کاری سے کام کر گذرنے مین سوائے ندامت اور پشیمانی
کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا۔ اور بالخصوص قتل انسان مین بہت ہی تامل اور شدت درکار ہے

عنان کش دوان اسپ اندیشہ را	کہ در رہ خطر است این بیشہ را

اس بیان کے ثبوت مین اس وزیر نے بادشاہ سے اجازت لیکر یہ حکایت بیان کی۔

حکایت ایک بادشاہ اور اسکی دختر کی

ایک بادشاہ کی ایک دختر نہایت حسینہ اور جمیلہ تھی بادشاہ کو اوس سے کمال محبت تھی
اور یہ چاہا کرتا تھا کہ اسکی شادی کسی دوسرے ملک کے شہزادہ سے ہو جائے۔ اس بارہ مین
اوسنے اپنے ایک وزیر سے مشورہ کیا وزیر نے کہا کہ مین اس معاملہ مین غور و فکر کرکے پھر
عرض کرونگا۔ چند روز کے بعد اتفاقاً ایک نوجوان جو تنہا تھا نہایت خوبصورت
اور وجیہ تھا مسافرانہ اس شہر مین وارد ہوا اور بادشاہ کے وزیر سے ملا اور اپنے آپ کو قیصر
روم کا شہزادہ ظاہر کیا اور کہا کہ مین اپنے باپ سے رنجیدہ ہو کر چلا آیا ہون۔ وزیر نے
اوس جوان کی شکل و صورت پر نظر کرکے بلا تحقیق اوسکے بیان کو سچ سمجھ کر اوسکو اپنے
گھر مین مہمان کیا اور شہزادون کی طرح اوسکی خاطر داری اور مہمانی کی اور بلا تحقیق اوسی وقت
جاکر بادشاہ سے عرض کیا کہ روم کا شہزادہ اپنے باپ قیصر سے ناراض ہو کر یہان آیا ہوا ہے
اوسکا یہان آنا اتفاقی امر ہے اور بہت مغتنمات سے ہے اگر مہمانون کے طور پر اوسکی خاطر
اور مدارات کیجائے تو سوائے اسکے کہ آیندہ قیصر روم سے دوستی بڑھنے کا باعث ہے
جو دعا کہ مکنون ضمیر بادشاہ عالی جاہ یعنی شاہزادی کی نکاح کا ہے یہ امر بھی باحسن وجوہ
اور حسب مراد حاصل ہو سکتا ہے۔

۶

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

بادشاہ نے اس بات کو اپنی خواہش کے موافق اور مدد غیبی سمجھکر دوسرے روز وزیر کی
معرفت اُس جوان سے دربار مین ملاقات کی اور اُسکے رتبہ کے موافق تعظیم اور دلجوئی
کی قضارا اُس روز قیصر روم کا سفیر بھی دربار شاہی مین موجود تھا۔ جب اُس نے یہ واقعہ دیکھا
تو بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوند نعمت! یہ شخص محض دروغگو ہے اسکو مین خوب جانتا
ہون یہ روم کے قصائیون مین سے ہے۔ مینے اسکو ہمیشہ وہان دیکھا ہے بلکہ اسکے باپ
کی دوکان سے ہمارے بادشاہ کے مطبخ خاص مین گوشت کی چندی مقرر ہے۔

بادشاہ اس حال کو سنکر بہت رنجیدہ ہوا اُس جوان کو اُسی وقت تشہیر کراکے ملک بدر کردیا
کہ اُسکے دروغ اور جعل کی کافی سزا تھی اور اُس وزیر پر سخت خفگی کی کہ تو نے کہا کہ ایسے
جلیل القدر شہزادہ کو تو نے ہمارا مہمان بنایا! ۔ ع

اگر شاہان نہ فرماید سیاست   زند ہر کسے لاف ریاست

وزیر اپنے اس بے تحقیق کام کی ندامت اور شتاب کاری سے ایسا نادم اور پشیمان ہوا
کہ وہ اسکے برخاست ہوتے ہی اُس شہر سے خفیہ کسی طرف نکل گیا اور پھر اس نے تمام عمر بادشاہ
کو اپنا منہ نہین دکھایا۔ ع

سخن شاہ شاہ ہر سخن است   بہمہ حال پاس باید داشت
تا نگردد نقیض آن ظاہر   باید آن را بلوح دل بنگاشت

یہ حکایت کہکر اس وزیر نے عورتون کے مکر و فریب مین بادشاہ سے یہ حکایت بیان کی

حکایت نجومی کی زوجہ اور سپاہی کی

سمرقند کے کسی نجومی کے پڑوس مین ایک نوجوان سپاہی کا گھر تھا اُس منجم کی عورت نہایت
حسین اور طرحدار مگر فاحشہ اور بدکار تھی۔ سپاہی سے اُسکی دوستی ہوگئی۔ ہمسایون نے خبر
پاکر نجومی کو اس حال سے آگاہ کیا اُسکو اپنی عورت کی پاکبازی پر پورا بھروسہ تھا [illegible]

کا یقین نہین آتا تہا لیکن اُسکے دلمین کھٹکا ہوگیا اور خفیہ طور سے اپنی عورت کے چال وچلن کی تلاش اور جستجو مین رہنے لگا۔ ایک روز اُس نے اپنی بیوی سے نیشاپور کے سفر کا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ ناشتہ طیار کردے۔ عورت نے بظاہر شوہر کے سفر پر جانے اور عارضی مفارقت ہونے سے رنج و ملال ظاہر کیا اور ناشتہ طیار کرکے شوہر کو وداع کیا۔ اور سپاہی کو نجومی کے جانے کی خبر کردی اُس نے رات کو آنے کا وعدہ کیا۔ اس عورت نے نئی پوشاک پہنکر خوب بناؤ سنگار کیا۔

اُس نجومی نے تمام دن جنگل مین بسر کیا جب شام ہوئی اندہیرے مین اپنے گھر کے قریب چھپکر اپنی عورت کا نگران حال ہوا۔ سپاہی نے رات کو آکر اس نجومی کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا اور دروازہ کہلتے ہی اندر داخل ہوگیا نجومی بہی پیچھے پیچھے اندہیرے مین اُسکے ساتہہ اندر پوشیدہ چلا آیا اور ایک چارپائی کے نیچے چھپ گیا۔ اتفاق سے نجومی کی عورت نے کسی طرح اپنے خاوند کا آجانا معلوم کرلیا اور چپکے سے اس واقعہ کی سپاہی کو بہی خبر کردی اور کہا کہ مصلحت وقت یہ ہے کہ اب جو کچھہ مین کہون تو اُس کو قبول کرتا جانا۔ پہر عورت نے سپاہی سے یہ کہنا شروع کیا کہ مین نے تم کو یہان آنے کی اسواسطے تکلیف دی ہے کہ میرا عزیز خاوند یہان سے تنہا سفر کرکے نیشاپور کو گیا ہے اور سفر مین ہمیشہ خطرات اور حوادث کا سامنا ہوا کرتا ہے

اندر سفر منفعت وذل و ملامت است　　گر ہست خوش دلی و فرح در اقامت است

اس خیال سے میرا دل بہت بے چین اور پریشان ہے۔ یہ دس دینار تم لو اور ابہی نیشاپور کی جانب روانہ ہوکر دو منزل کرکے کل کے روز میرے خاوند سے جاملو دوران سفر مین اُسکی حفاظت اور خدمت پوری پوری کرو کہ میرے شوہر کو ذرا تکلیف نہو پہر جب اُسکی ہمراہ واپس آؤگے تو مین تمکو بہت سا انعام دونگی۔

نوجوان سپاہی اُس کی بات کو قبول کرکے دس دینار لیکر نجومی کے گھر سے نکل آیا۔ یہ عورت

اب بستر پر لیٹ گئی اور خاوند کو یاد کر کے مکر و فریب سے ہچکیاں لے لے کر رونے لگی۔ عورت کے اس کید و فریب سے نجومی کے دل مین اوسکی محبت کا یقین اور زیادہ ہوگیا۔ بیوی کو روتا دیکھکر خاوند تپ پلنگ کے نیچے سے نکلکر اپنے آپ کو بیوی پر ظاہر کر دیا اور تمام عمر اُس کی دلجوئی اور دلداری کرتا رہا۔

وزیر ششم نے یہ حکایت کہکر بادشاہ سے عرض کیا کہ جہان پناہ! اس معاملہ مین مجھکو فریب معلوم ہوتا ہے۔ آپ شہزادہ کے قتل مین جلدی نہ کرین پورے طور سے تحقیقات فرمائین ایسا نہ ہو کہ خود غرض کے فریب مین آکر آپ شہزادہ کو جلدی مین ناحق قتل کر دین اور خون ناحق رنگ لائے بغیر نہین رہتا کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ❁ چندان امان نہ داد کہ شب را سحر کند

اسقدر گفتگو کی جراءت بمقتضائے نمکخواری اور دلسوزی فدوی کو ہوئی ہے آیندہ جہان پناہ مالک ہین جو چاہین سو کرین۔ یہہ حکایت سنکر بادشاہ کو عورتون کے مکر و فریب کرنیکا پورا یقین ہوگیا اور حکم قتل ملتوی کر کے شہزادہ کو جیلخانہ مین بھیجدیا۔

زمانہ خموشی کا اختتام

آج وہ سات روز ختم ہوگئے کہ جس عرصہ کے لئے شہزادہ نے بولنے کا عہد کر لیا تھا۔ آٹھوین دن علی الصباح شہزادہ نے جیلخانہ مین بادشاہ کے وزیر اعظم کو بلایا اور اس کی معرفت بادشاہ کے حضور مین عرض کی کہ کل کے دن بادشاہ سلامت ایک عالیشان دربار منعقد کرین اور تمام ارکین سلطنت اور عائدین دولت اور اعیان مملکت کو طلب فرمادین۔ بہر مین بنا سچ سچ اور راست راست حال بیان کرونگا۔

بادشاہ اس بات پر رضامند ہوگیا۔ چنانچہ دوسرے دن ایک بڑا عالیشان دربار منعقد

کیا گیا۔ جب سب لوگ حاضر ہوگئے تو شہزادہ معہ سندباد کے دربار مین آیا دونون آداب شاہی بجالاکر اپنی مقررہ نشستون پر بیٹھ گئے۔

بادشاہ نے شہزادہ سے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس عورت کے معاملہ مین تم اپنی زبان سے سچ سچ حال بیان کرو اور نیز اس بات کا کہ تم خاموش کیون رہے اور باوجودیکہ متواتر روزانہ سات دن تک تم کو حکم قتل دیا گیا اور تم ذرا نہ گہبرائے سب حال مفصل کہو۔ شہزادہ نے کہا کہ میری خاموشی کا باعث تو یہ تہا کہ میری تقدیر مین ان سات دنون مین مصیبت برداشت کرنا مقدر ہو چکا تہا اور اس تقدیری مصیبت کا رفع ہونا ناممکن تہا۔

بزور و زر نشاید برد احکام قضا کردن ✽ نمی زیبد کسے را در قضا چون و چرا کردن

نجوم کی رو سے میرے شفیق اُستاد سندباد کو معلوم ہوا تہا کہ میری خاموشی اُس تقدیری مصیبت کا علاج ہے ورنہ سخت اندیشہ ہے مین یہ خیال کرکے ؎

تغمگین مشو کہ ساقی قدرت ز جام دہر ✽ گہہ صاف لطف مید ہد و گاہ درد قہر

اُس ہدایت پر کاربند ہوا۔ الحمد للہ کہ اونکی ہدایت پر عمل کرنے سے بلا ربے نجات پائی

شکر خدا کہ گردش گردون بکام شد ✽ شبدیز کج خرام فلک زود رام شد

اور مین روزانہ حکم قتل سے اسواسطے پریشان نہین ہوتا تہا کہ مین اس بات پر یقین رکہتا ہون کہ جس روز موت آجاتی ہے تو کوئی لاکہ سفارش و تدبیر کرے موت نہین ٹلتی پھر میرا اضطراب اور بیہودہ ہی اور جبتک موت نہین آئی کوئی ہزارہا تدبیرین قتل کی کرے موت آنا ممکن ہی نہین ہے۔ ایک عرب کا قول ہے

اَیِّ یَوْمَیَّ مِنَ الْمَوْتِ اَفِر ✽ یَوْمَ لَا یُقْدَرُ اَمْ یَوْمَ قُدِر
یَوْمَ لَا یُقْدَرُ لَا یَاتِی الْقَضَا ✽ یَوْمَ قَدْ قُدِّرَ لَا یُنْجِی الْحَذَر

اسی مضمون کا ترجمہ فارسی مین کیا ہے ؎

دو روز حذر کردن از مرگ روا نیست ✽ روزیکہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست

روزیکہ قضا باشد کوشش نکند سود   روزیکہ قضا باشد در روزی کہ قضا نیست

اور حرم سنے مجہپر جو چہہ الزام لگایا ہے یہ بالکل غلط اور بہتان عظیم ہے - اس اتہام کیوجہ سے
جسقدر میری بدنامی ہوئی اور زندان مین رہنے سے جو کچہہ اذیت اور تکلیف پہونچی اس امر
مین اس عورت کا یا کسی خاص شخص کا قصور نہین ہے بلکہ یہ سب تقدیری امور ہیں جن سے
کسی تدبیر سے بچاؤ نہین ہو سکتا - ہر حالمین انسان کو تقدیر الہی پر صبر کرنا چاہیے - ۵

بسا زہر ہر چہ مرد را از زہر چہ ہست   تا بیاید بمراد نوشیش دست

پہر شہزادہ نے یہ حکایت بیان کی -

حکایت مہمان اور سانپ کی

ایک شخص نہایت فیاض اور سخی تہا اگر اوسکو فیاضی کی روح کہا جاتا تو درست اور بجا ہوتا -
اُسکی سخاوت دریا اور معدن کی فیاضی اور بخشش سے ہی بہت افزون تہی ۵

ابر دریا دل زدست جود او در انفعال   ال عالم زیر پاسئے ہمت او پا ئمال

اُس نے ایک دن اپنے دوستون کی دعوت کی - کہانا کہانے کے بعد میزبان نے
اپنے مہمانون کے پلانے کے لئے اپنی کنیز سے دودہ منگوایا لونڈی ایک کہلے برتن مین دودہ
لا رہی تہی کہ یکایک ایک سانپ نے فضاء آسمان سے اپنا زہر نیچے پہینکا اس سانپ کو ایک
لقلق اپنی چونچ مین پکڑے ہوئے لیجا رہی تہی سانپ کا زہر اس دودہ کے برتن مین آگرا کنیز
کو اسکا کچہہ بہی حال معلوم نہین ہوا جن جن مہمانون نے وہ دودہ پیا وہ سب مسموم ہو گئے -

سوال معنی خیز

اب یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس زہر خورانی کا الزام کس پر لگایا جاسکتا ہے ؟
ایک درباری نے کہا کہ اُس کنیز پر اس تمام مصیبت کا الزام ہے اس لئے کہ اُس نے وہ برتن
جس مین دودہ لیجا رہی تہی نہین ڈہکا - دوسرے نے کہا کہ یہ سب الزام اس لقلق پر ہے

کہ وہ سانپ کو اپنے منہ مین لئے ہوئے اُڑی تھی - تیسری کی یہ راے ہوئی کہ یہ سب
الزام سانپ پر ہے کہ اُس نے زہر اُگلا - چوتھے شخص نے اس بات پر اصرار کیا کہ زہر
کا تمام الزام میزبان پر ہی کہ اُس نے بغیر مناسب احتیاط عمل مین لائی ایک کنیز کو دودہ لینے بھیجا
شہزادہ نے سب حاضرین کی رائے سنکر کہا کہ نہین یہ کسی شخص کے غلطی نہین ہی - یہ سب حکم قضا و
قدر تھا ؎

تقدیر چو سابق است تعلیم چہ سود + جز بندگی و رضا و تسلیم چہ سود

پس اسی طرح قیاس کرلو کہ مجھپر جھوٹے بہتان اور تہمت کیوجہ سے زندان مین رہنے کی جو
مصیبت پڑی اور میرے قتل کے تیاریان ہوئین یہ سب نوشتہ تقدیر اور قسمت کی تحریر کی
وجہ سے ہوا ہی ؎

ہرکہ راضی شد از قضاے خدا + بہرہ مے باید از رضاے خدا
ہر حزینے کہ بارضا خو کرد + فرح و عیش رو سے با او کرد
خوش درآمیز از صفائی ضمیر + با قضا و قدر چو شکر و شیر

بادشاہ شہزادہ کی عقلمندی سے بہت ہی خوش ہوا اوٹھکر شہزادہ کو گلے سے لگایا اور پیار کیا
اب بادشاہ اور سب درباریون کو یقین ہوگیا کہ فی الحقیقت شہزادہ پر حرم نے تہمت ہی
لگائی تھی - -

بادشاہ نے اس خوشی مین کہ اوس نے شہزادہ کی تعلیم مین استقدر محنت کی اور اُس کو
عالم و فاضل اور عقلمند بنادیا سندباد کو رقوم بیش قدر انعام و اکرام مین عطا فرمائین اور غریبون
اور مفلسون کو استقدر زر نقد عطا کیا کہ وہ مالا مال ہوگئے اور بہت سے قیدیون کو رہائی دی

در آن جشن از بذل اموالہا + گدا گشت سلطان و سلطان گدا

بعد ازان بادشاہ نے سندباد سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ پہلے اُستاد تو شہزادہ کو تعلیم

دینے مین بالکل ناکامیاب رہے اور اب تمہاری تعلیم سے شہزادہ صاحب علم و تمیز ہو گیا ۹
سندباد نے عرض کیا کہ جہان پناہ! موسم خزان کی ہوا موسم بہار مین نہین ہو سکتی اور
نئے اُگے ہوئے درخت یعنی پودہ مین پھل اور میوہ نہین لگ سکتا - درخت بید سے نیشکر
حاصل نہین ہوتا اور کھجور کا درخت ایک ہی دفعہ استقدر بلند نہین ہوتا بلکہ رفتہ رفتہ بلند ہوتا ہے

بمطلب مے رسد جویائی کام آہستہ آہستہ ✦ ز دریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

اسی طرح شہزادہ کا حال قیاس فرمائے اگر ایک دفعہ اُسکے اُستاد ناکامیاب ہو گئے تھے
تو وہ اپنی طرز تعلیم کو بدل کر دوسری دفعہ ضرور کامیاب ہو جاتے کہ جہان پناہ نے شہزادہ
کی تعلیم میرے سپرد کی مین نے انکی طبیعت کا رجحان دیکھکر اوسی کے موافق تعلیم دی ۵

توانی بہ نرمی و کار آگہی ✦ کہ تغییر رأی سلاطین دہی
دگر از درشتی بر آری نفس ✦ نیاید از آن رای خود باد و بس
پس آن بہ کہ اول مدارا کنی ✦ بہ فرصت رہ چارہ پیدا کنی

خدا کا شکر ہے کہ جو بیج مینے بویا تھا وہ بار آور ہوا یعنے شہزادہ کی تعلیم ہر طور سے تکمیل کو
پہنچ گئی اور اب مین اُسکا میوہ جمع کر رہا ہون -

بادشاہ نے پھر شہزادہ سے کہا کہ تم خود اپنی زبان سے اپنی گذشتہ اور حال کی تعلیم کی
کیفیت بیان کرو - شہزادہ نے جواب دیا کہ جہان پناہ! پہلے مین نوعمر تھا اور نوعمر آدمی
مین کسی قسم کی احتیاط یا دور اندیشی نہین ہوا کرتی اور جو کام یا فعل نوعمر آدمی کیا کرتا ہے
اُسکے نتیجے پر وہ بالکل غور نہین کیا کرتا جس طرح مین نے ابتداء عمر مین تعلیم کی طرف
کچھ خیال نہین کیا ۵

فہم سخن گر نکند مستمع ✦ قوت طبع از متکلم مجوئے

شہزادہ نے پھر حسب ذیل گفتگو کی -

حکایت ایک مدہوش عشق عورت کی

ایک خوبصورت عورت اپنے گھر کی کھڑکی میں سے ہمیشہ جہانکا کرتی تھی - یہ عورت مثل گل لالہ کے اپنا چہرہ کسی شخص سے پوشیدہ نہین کرتی تھی نہ اسکو بدنام ہونے سے کسی قسم کی شرم تھی - ایک دن اپنے دو سال بچہ کو ایک کنوئین پہ پانی بہرنے گئی وہان ایک خوبرو اور جوان آدمی کو دیکھکر وہ اسپر ایسی فریفتہ اور مدہوش ہوئی کہ بجاے اسکے کہ گھڑا مین رسی باندہکر اسکو پانی بہرنے کے لئے کنوئین مین ڈالے اُس نے اپنے بچہ کی گردن مین رسی باندہکر اسکو مثل ڈول کے کنوئین مین لٹکانا شروع کیا - بچہ بہت چلایا اسکی آوازین سنکر آس پاس کے لوگ وہان جمع ہوگئے اور انہون نے بچہ کو کنوئین مین سے نکالا -

اس حکایت کا نتیجہ یہ ہے کہ جوانی اور شباب کا عالم مثل عالم دیوانگی اور جنون کے ہوتا ہے آدمی اپنی خواہشون سے آزاد اور رہا صرف اُسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ وہ بڑی عمر حاصل کرتا ہی ایسا جب مین بڑا ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ تعلیم حاصل کرنے سے عقل کو بڑی مدد ملتی ہے علم و حکمت کی نگاہ کو مدد ملتی ہے اور تعلیم کو حاصل کرنے سے فائدہ ہوتا ہے جو شخص علم حاصل کرلیتا ہے گو وہ کسی ملت اور کسی قوم کا ہو سب لوگ اسکی عزت کرتے ہین اور اُس سے استفادہ حاصل کرتے ہین اور علم کی وجہ سے عالم اعلے اور بالا جگہہ پر بیٹھنے کی قابل ہوجاتا ہے اور جاہلون کے لئے یہی مناسب ہے کہ انکی کچھ عزت و قدر نہ کیجاے ۵

ز جاہل گریزندہ چون تیر باش * نیامیختہ چون شکر شیر باش

بادشاہ نے شہزادہ سے دریافت کیا کہ آیا تم نے کبھی کسی کو اپنے سے بھی زیادہ ہوشیار دیکھا ہے ؟ شہزادہ نے جواب دیا کہ ہان مین تین شخصون کو اپنے سے زیادہ ہوشیار اور عقلمند پایا منجملہ اُن کے ایک شیر خوار بچہ تہا جو اللہ تعالے کے حکم سے گویا ہوا - دوسرا ایک پانچ برس کا طفل تہا اور تیسرا ایک نابینا تہا - شیرخوار بچہ کی حکایت اس طرح ہے -

حکایت شیرخوار بچہ کی عقلمندی کی

ایک بدکار عورت کا ایک شیرخوار بچہ تہا۔ اس عورت نے ایک جوان آدمی سے ناجائز تعلق
کر رکھا تہا اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اس نے ایک دن اُس جوان شخص کو بلایا۔ یہ آدمی
جب اُس عورت کے گہر میں گیا تو یہ شیرخوار بچہ گہوارہ میں لیٹا ہوا تہا اُس نے اس بے غیرت
شخص کو گہر میں آتے دیکہکر اور اُس گناہ کے لئے [illegible] ہوتے دیکہکر بڑی
لعنت ملامت کی۔

شیرخوار بچہ کو بولتا ہوا دیکہکر یہ نوجوان شخص گناہ کے ارادہ سے [illegible]
سے بہت پچتایا اور ڈرکر وہاں سے اسیوقت چلا گیا اور اپنی تمام خرابیوں سے توبہ کرکے
اُس روز سے عابد و زاہد بن گیا اور پہر ہمیشہ مرتے دم تک ایسا ہی نیک رہا۔

سیل واری بر قست درجات ۔ در مراقی ثبات و رز ثبات

اور پانچ برس کے طفل کی حکایت حسب ذیل ہے

حکایت طفل پنجسالہ کی ہشیاری کی

تین شخصوں نے باہم ایک معاملہ میں شراکت کی جب ان شخصوں کے پاس ایک ہزار اشرفی
جمع ہو گئیں تو ان کا یہ مشورہ ہوا کہ ان اشرفیوں کو ایک ایسی عورت کے پاس امانت
رکہا جاوے جو اپنی دیانت داری اور راستبازی اور دیگر عمدہ خصائل کے لئے مشہور
آفاق ہو۔ چنانچہ تینوں شخص یہ اشرفیاں لیکر ایک مشہور دیانت دار عورت کے پاس گئے
اور اُسکے پاس اشرفیاں رکھکر اُس سے تینوں شخصوں نے یہ کہا کہ ہم تینوں اکٹہے ہو کر
تم سے یہ امانت مانگنے آویں تو دینا اور اگر ہم میں سے ایک یا دو آکر مانگے تو ہرگز ہرگز نہ
مت دینا عورت نے قبول کرلیا پہر یہ تینوں شخص وہاں سے چلے آئے۔

کچھ عرصہ کے بعد اُن تینوں میں سے ایک شخص کے دل میں دغا آئی اور اس نے

اُن تمام اشرفیون پر قبضہ پانے کی ایک تدبیر سوچی وہ یہ کہ یہ شخص اپنے ساتھ اپنے
دونون شریکون کو اس بہانے سے کہ آؤ حمام مین نہانے چلین اُس امین عورت کی گلی مین
لیگیا حمام مین پہونچکر اس شخص نے اپنے دونون شریکون سے کہا کہ تم ذرا یہان کھڑے
رہو مین سر دھونے کی مٹی اور صابون جو نہانے کے لئے ضروری چیزین ہین بہول آیا ہون
ابہی مین ان چیزون کو اس عورت کے مکان مین سے لے آتا ہون چنانچہ یہ شخص اُس عورت
کے گھر گیا اور اپنے دونون ساتھیون کو حمام کے پاس کھڑا کر گیا اور اُس نے عورت سے
جاکر وہ ہزار اشرفی مانگین عورت نے کہا کہ مین تمہاری دونون شریکون کی غیر حاضری مین
صرف تمکو وہ امانت حسب قرار داد نہین دیسکتی۔

یہ سنکر اس شخص نے اوس عورت کو اپنے دونون شریکون کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ
دیکھو وہ دونون وہ کھڑے ہین۔ عورت اونکو دیکھکر اس شخص کو اشرفیون کے دینے پر
رضامند ہوگئی اور وہ سب اشرفی اُس شخص کو دیدین سب اشرفی لیکر یہ شخص وہان سے
خفیہ طور سے فرار ہوگیا۔ وہ دونون شریک اُسکے آنے کے انتظار مین کھڑے کھڑے
تھک گئے اور جب اونکو بہت دیر ہوگئی اور وہ شخص نہین آیا تب اونکو شبہہ پڑا کہ
کہین وہ ہماری سب اشرفیین اُس عورت سے لیکر فرار نہ ہوگیا ہو۔ یہ خیال کرکے یہ دونون
اُس امین عورت کے پاس گئے اور اُس سے وہ ہزار اشرفیین مانگین اُس نے جواب
دیا کہ ابہی تو تمہارے سامنے وہ تمہارا شریک مجھسے سب اشرفیین لیگیا ہے۔ اب تم
دوبارہ کیسی مانگنے آئے ہو۔

یہ بات سنکر اُن دونون کے ہوش اُڑگئے اور عورت سے کہا کہ ہم تو تم سے کہہ گئے تھے
کہ جبتک ہم تینون اکٹھے ہوکر تم سے اشرفیین نہ مانگین تم ہم مین سے ایک کو یا دو کو ہرگز
نہ دینا۔ اب تمنے اکیلے ایک شخص کو اشرفیین کیون دیدین ہم تو تم سے لینگے۔

چنانچہ اس امین عورت کو یہ دونون شخص پکڑ کر عدالت مین قاضی کے پاس لے گئے اور سارا ماجرا قاضی صاحب سے بیان کیا - قاضی نے اُس عورت کو حکم دیا کہ بیشک تو ان دونون شخصون کو وہ اشرفیان ادا کر - اس عورت نے التجا کر کے قاضی سے تین دن کی مہلت لی تاکہ اس عرصہ مین وہ اونکی ادائیگی کا بندوبست کرے قاضی نے مہلت منظور کر لی - یہ عورت عدالت مین سے روتی ہوئی بڑی شکستہ دل اپنے گھر کو روانہ ہوئی - راستہ مین ایک پانچ برس کا لڑکا اُسکو ملا اور اُس نے روتا دیکھکر دریافت کیا کہ تو کیون روتی ہے کیا معاملہ ہے ؟ مجھسے بھی کہہ شاید مین کوئی ترکیب بتلا سکون - عورت نے کہا کہ تو لڑکا ہے تجھسے کیا کہون - اوس نے کہا واہ ! لڑکون سے بعض اوقات اکثر ایسے کام نکل آتے ہین جو بڑون بڑون سے نہین ہو سکتے اوسکو ہوشیار جانکر عورت نے تمام ماجرا اوس لڑکے سے کہا - لڑکے نے سب احوال سنکر عورت سے کہا کہ اگر تو میری بات مانے تو تو ابھی قاضی صاحب کی عدالت مین واپس جا - اور کہہ کہ مین ان شخصونکی امانت دینے کو تیار ہون لیکن قرار داد کے بموجب وہ امانت مین انکو اوسیوقت دونگی جبکہ یہ تینون شریک اکٹھے ہو کر مجھسے اپنی امانت واپس لینے آوینگے عورت کی سمجھ مین یہ دانائی کی بات آگئی وہ اوسیوقت قاضی کی عدالت مین گئی اور جو کچھ لڑکے نے ہدایت و تلقین کی تھی اوس نے اسی طرح قاضی سے عرض کیا - قاضی بھی عورت کے جواب سے حیران رہگیا اور اسطرح عورت اشرفیون کی ادائیگی سے لڑکے کی ہوشیاری اور فطانت کی وجہ سے بچ گئی

گاہ باشد کہ کودک ناداں ❊ بغلط بر ہدف زند تیرے

وہ دونون شخص حیران رہگئے اور بیحد پریشان ہوئے کہ اب اُس تیسرے شریک کو کہان سے تلاش کرین وہ تو بے ایمانی اور دغا سے اشرفیون کو لیکر خدا جانے اب کہان پہونچا قاضی صاحب بھی اس برجستہ اور ہوشیاری کے جواب سے متعجب اور حیران رہگئے اور

اُس عورت سے کہا کہ سچ بتلا کہ یہ دلیل اور جواب تجھے کس نے سکھلایا ؟ اول دفعہ تو تو نے ایسا جواب نہین دیا تھا - عورت نے اُس لڑکے کا نام بتا دیا -

اب قاضی صاحب نے یہ معمول کر لیا کہ جب عدالت کو فیصلہ کرنے جاتے اُس لڑکے سے ہر معاملہ مین ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے اور اُسکے موافق فیصلہ کرتے - بادشاہ کی درخواست پر شہزادہ نے نابینا عقلمند کی حکایت اس طرح بیان کرنا شروع کی -

حکایت ایک بہت بڑے ہوشیار نابینا کی

ایک باحوصلہ اور اولوالعزم نوجوان سوداگر مختلف ممالک مین سفر کرکے اپنا سامان تجارت فروخت کیا کرتا ایکدفعہ اُس نے یہ سنا کہ شہر کاشغر مین صندل سونے سے بھی زیادہ گران فروخت ہوتا ہے اِس لئے اُس نے اپنے تمام سرمایہ سے صندل خرید لیا اور اُسکو فروخت کرنے کے لئے کاشغر کی جانب روانہ ہوا - جب وہ کاشغر سے دو منزل رہگیا تو کاشغر کے ایک صندل فروش نے اس نوجوان سوداگر کے آنے کا حال سنا اور یہ خیال کرکے کہ اگر وہ یہان اگر صندل کو فروخت کریگا تو میری لکڑی کی سرد بازاری ہو جاے گی - اُس نے یہ ارادہ کیا کہ اُس نوجوان سوداگر کو فریب دینا چاہیے - چنانچہ وہ صندل فروش اپنی ہمراہ کچھ صندل کی لکڑی لیکر روانہ ہوا اور اُسی منزل مین جاکر قیام کیا کہ جہان یہ نوجوان سوداگر مقیم تھا اور وہان ٹھہر کر صندل فروش نے اپنے خیمہ مین صندل کی لکڑیون کی آگ جلائی - اوس نوجوان سوداگر کو صندل کی لکڑی کے جلنے کی خوشبو آئی تو وہ بہت متحیر ہوا اور سوداگر کاشغری سے آکر ملا اور کہا کہ مین نے سنا تھا کہ کاشغر مین صندل بہت گران فروخت ہوتا ہے اس لئے مین نفع کی غرض سے ہزارون روپیے کا صندل فروخت کے لئے لایا ہون لیکن مین تمکو دیکھتا ہون کہ تم صندل کی کچھ بھی قدر نہین کرتے اور اوسکو مانند ایندھن کے جلاتے ہو یہ کیا بات ہے ؟ کیا یہان صندل لانے سے میری محنت اور روپیہ سب برباد ہی گیا - سوداگر کاشغری نے

جواب دیا کہ افسوس! تم یہاں صندل ناحق لائے۔ یہاں اس کی کچھ قدر نہیں ہے یہاں صندل کا لانا ایسا ہی ہے کہ جیسے شہر کرمان (ایران) مین زیرہ کو فروخت کے لئے لیجانا۔

یہ حال سنکر نوجوان سوداگر کو اپنی محنت اور روپیہ کے برباد ہونے پر بہت رنج ہوا۔ سوداگر کاشغری نے کہا کہ تم رنج نہ کرو مجھے تمہاری غریب الوطنی پر رحم آتا ہے لاؤ مین تمہارا سب صندل خرید لونگا تم میری ہمراہ کاشغر چلے چلو وہان تم سونا چاندی یا جو چیز چاہو صندل کے ہموزن مجھسے لے لینا۔ لیکن یہاں تم صندل رکھے اسی شرط پر بیچنے کا مجھسے تحریری معاہدہ کرلو۔ اس جوان سوداگر نے صندل کے فروخت کی بابت تحریر حسب شرط مرقومہ بالا لکھدی اور اوسپر گواہون کے دستخط بھی کرادئے بعد ازان یہ دونون سوداگر کاشغر مین آئے۔ نوجوان سوداگر ایک سرائے مین جاکر ٹھیرا اس سرائے کی مالک ایک معزز عورت تھی باتون باتون مین نوجوان سوداگر نے اُس سے دریافت کیا کہ بڑی بی یہاں صندل کا کیا نرخ ہے؟ عورت نے جواب دیا کہ صندل تو یہاں سونے سے بھی گران فروخت ہوتا ہے۔ یہ سنکر نوجوان سوداگر نے خیال کیا کہ افسوس اُس سوداگر کاشغری نے مجھے فریب اور دغا کی۔ اس عورت نے نوجوان سوداگر کو اجنبی اور ناواقف پاکر ازرہ ترحم اوسکو آگاہ کیا کہ بیٹا! اس شہر کے آدمی بڑے فریبی اور مکار ہوتے ہیں یہان کے آدمیون سے ذرا ہوشیار رہنا۔

دوسرے دن یہ جوان سوداگر شہر کی سیر کو نکلا بڑے رنج اور افسردگی کے ساتھ بازار کی سیر کررہا تھا کہ ایک جگہہ چند آدمیون کو شطرنج کھیلتے ہوئے دیکھا اس نے خیال کیا کہ شاید شطرنج کھیلنے سے طبیعت کا رنج دور ہوجاوے اس لئے اُن شاطرون سے کہا کہ میں بھی تمہارے ساتھ کھیلنا چاہتا ہون اونہون نے جواب دیا کہ ہم تو اس شرط سے کھیلتے ہین کہ جیتنے والا

نوٹ۔ یہ ایک ضرب المثل ہے اسی طرح انگریزی مین بھی ایک ضرب المثل ہے کہ "شہر نیو کاسل مین کوئلہ کو فروخت کے لئے لیجانا" شہر نیوکاسل (انگلستان) مین معدنی کوئلہ کی بہت عظیم الشان کان ہے وہان کوئلہ بڑا سستا فروخت ہوتا ہے۔ مترجم عفی عنہ

ہارنے والے سے جس کام کے کرنے کو کہے وہ بلا عذر وہی کرے ۔ یہ نوجوان سوداگر اس شرط پر راضی ہو گیا اور شطرنج کھیلنے لگا ۔ اتفاق سے اس نوجوان سوداگر کو مات ہوئی ۔ جیتنے والے نے کہا کہ اب تم اپنی شرط پوری کرو ۔ سوداگر نے کہا بتلاؤ مین شرط کے پورا کرنے کو تیار ہون جیتنے والے نے کہا کہ تم سمندر کا تمام پانی پی جاؤ ۔

یہ سنکر ان دونون مین جھگڑا ہوا کہ سمندر کا تمام پانی کوئی کس طرح پی سکتا ہے ۔ محال عادی و عقلی شرط نہین ہونا چاہیے ۔ انکے شور و غل کی آواز سے وہان لوگون کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا ۔ اس اژدہام مین سے جیتنے والا کا ایک رشتہ دار یکچشم (کانا) نکلکر اس نوجوان سوداگر کے پاس آیا ۔ چونکہ کا شغر کا ہر شخص دغا باز اور مکار مشہور ہی تھا اس یکچشم نے آتے ہی اس نوجوان سوداگر پر یہ الزام لگایا کہ اس شخص نے میری ایک آنکھ چرالی ہے میری آنکھ بھی ایسی ہی تھی جیسی اس نوجوان سوداگر کی آنکھ ہے ۔ استے مین ایک تیسرا دغا باز ایک پتھر ہاتھ مین لیے ہوئے آگے آیا اور لوگون سے کہا کہ میرے پاس اس قسم کا پتھر کا ایک کرتا اور ایک پاجامہ تھا میری وہ دونون چیزین اس شخص نے چرالی ہین ۔ اس نوجوان سوداگر سے میری وہ چیزین دلائی جاوین ۔ نوجوان سوداگر نے کہا کہ یہان میری عجیب حالت ہے ؎

گر ز ہفت آسمان گزند آید ٭ ہمہ بر عضو دردمند آید

ان باتون کا تمام شہر مین غوغا مچ گیا اور ظاہر معلوم ہوتا تھا کہ اب یہ تمام تنازعات فیصل ہونے کے لیے قاضی کی عدالت مین رجوع ہونگے ۔ لوگون نے اس نوجوان سوداگر کو پکڑ لیا اور قاضی کی عدالت مین لیچلے ۔ لیکن اس بڑھیا مالک سرا سے نے اس کی ضمانت دی کہ کل کے روز مین اسکو قاضی کی عدالت مین حاضر کرونگی وہ سب لوگ اس بات پر راضی ہو گئے ۔ بڑھیا اور یہ جوان سوداگر سرا سے مین واپس آئے ۔ اس نوجوان نے تمام ماجرا از ابتدا تا انتہا اس عورت کے روبرو بیان کیا ۔ تمام حال سنکر اس عورت نے اس جوان سوداگر سے

کہاکہ یہان کے بدمعاشون کا یہ دستور ہے کہ ہر شام کو تمام مکّار اور دغاباز اپنے اُستاد کے پاس جو ایک کہن سال نابینا اور بڑا ہوشیار آدمی سرد و گرم زمانہ چشیدہ اور گرگ باران دیدہ ہے جمع ہوکر اُس دن کی تمام کارروائی اور فتنہ پردازی سے اُسکو آگاہ کیا کرتے ہین ۔ پھر جو کچھ وہ نابینا ہدایت کرتا ہے اوسی کے موافق عمل کرتے ہین ۔ اگر ممکن ہوسکے تو آج شام کو تو بھی دغابازون کا بھیس بدل کر اُس نابینا کے مکان مین کسی ترکیب سے چلا جا اور جو کچھ دغابازونکی کارروای سنکر نابینا کی زبان سے نکلے وہ ذرا توجہ سے سنکر خوب یاد کرلینا ۔ شاید تیرے مفید کوئی تدبیر نکل آوے ۔ المختصر یہ نوجوان سوداگر شام کو سب بدمعاشون اور دغابازون کے مجمع میں شامل ہوکر اُس نابینا کے مکان مین داخل ہوگیا اور ایک جگہہ بیٹھکر سب دغابازون کا حال نہایت غور کے ساتھ سُننے لگا ؎

بادل توان کرد اصلاح کار ✽ ازان پیش کز کف رود اختیار

سب سے اول صندل فروش کا شغری سوداگر نے اُس نابینا سے اپنی کارروائی بیان کرنا شروع کی ۔ ماجرہ کا سب حال سنکر اُس نابینا نے جواب دیا کہ تم تو اُلٹے اُس سوداگر کے فریب مین آگئے ۔ فرض کرو کہ اگر وہ شخص تم سے صندل کے ہموزن پسّو (مشہور موذی جانور) طلب کرے کہ جو نہایت ہی ہلکا پرند ہوتا ہے اور جسکا سیر بھر بھی دستیاب ہونا محال ہے تو تم کہان سے دوگے ؟ اگر نہ دوگے تو علاوہ اپنا سب صندل واپس لینے کے وہ تم سے ہرجانہ لینے کا بھی مستحق ہوگا ۔ اسکے بعد شطرنج کھیلنے والے نے اپنی شرط کی سرگذشت سنائی ۔ نابینا نے کہا کہ تم بھی دہوکا کھاگئے ۔ فرض کرو کہ وہ نوجوان سوداگر شرط کو پورا کرنے پر اپنی رضامندی ظاہر کرے اور سمندر کو پھینک کردینے کا ارادہ کرے لیکن ساتھ ہی یہ کہے کہ اول تم تمام دریاؤن اور نالون کو جو سمندر مین گر کر ہر لمحہ اُسکے پانی مین زیادتی کرتے رہتے ہین ٹھیرادو اور ساکن کردو پھر تم ان سب کو کیسے ٹھیراؤگے اور کس طرح روکوگے ۔ تم خود ہار جاؤگے ۔ بعد ازان تیسرے شخص نے اپنی کارگذاری سنائی کہ

مین نے پتھر کے کرتے اور پاجامہ کی چوری کا اوسپر الزام لگایا ہے اور دعوی کیا ہے کہ اسی طرح کا پتھر کا کرتا اور پاجامہ سی دے ۔ نابینا نے کہا کہ تم بہی دقت مین پڑ گئے ۔ اچھا بتلاؤ اگر وہ مسافر یون کہے کہ مین اُنکو سینے کو موجود ہون لیکن تم اُن کے سینے کے لئے پتھر کا تاگا بنکے لادو تو تم اوسوقت کیا جواب دوگے ۔

سب سے آخر مین اُس یکچشم نے اپنی مکاری کا قصہ بیان کیا کہ مین نے اُس مسافر پر اپنی ایک آنکھ کی چوری کا الزام لگایا ہے اور آنکھ کی واپسی کا اوسپر دعوی کیا ہے ۔ نابینا نے اُس سے کہا کہ تم تو بڑی مشکل مین پڑ گئے اگر وہ مسافر اپنی آنکھ تمکو دینے پر رضامند ہو جائے اور کہے کہ ذرا تم اپنی دوسری آنکھ نکال لو تاکہ اُسکے برابر مین اپنی آنکھ نکال کے تول دون یہ معلوم کرنے کو کہ تم جہوٹ بولتے ہو یا سچ ۔ تو تم اُسوقت کیا جواب دوگے تم تو بڑی مشکل مین پڑ گئے ۔ اُن سب دغابازون نے اپنے اُستاد نابینا سے کہا کہ ہم کو وہ مسافر ایسا ہوشیار معلوم نہین ہوتا کہ وہ ایسے معقول جواب دیگا ۔ اسلئے ہم سب کل قاضی کی عدالت مین اوسپر دعوی کرینگے ۔ شاید ہمین اون کارروائیون سے اُس سے کچھ زر نقد ہاتھ لگے ۔ اوستاد نابینا یہ سنکر اُن سب کی رائے سے متفق ہو گیا ۔ یہ نوجوان سوداگر یہ سب عقل و حکمت کی باتین سنکر چپکے سے وہان سے اُٹھکر سرائے مین آرام سے بہت خوش اور بیفکری سے سو گیا ۔

مژدہ اے بخت کہ مقصود ز در باز آمد   بہ تن خستہ دلان جان دگر باز آمد

دوسرے دن اُن دغاباز بدمعاشون نے قاضی کے عدالت مین اُس نوجوان سوداگر پر دعوی دائر کر دیا ۔ جب قاضی نے سوداگر سے جواب طلب کیا تو اُس نے ہر مکار کو فرداً فرداً وہی جواب دیا جو گذشتہ شب کو معلم نابینا سے سنا تہا اور جیتنے دعویدارون کو خاموش کر کے لاجواب کر دیا وہ سب کے سب ہار گئے ۔ اسطرح سے ہر مکار سے اوسکو ہرجانہ کا روپیہ علیحدہ علیحدہ دلایا گیا اور صندل فروش سے اپنا تمام صندل نوجوان سوداگر نے واپس پایا اور قاضی نے ہرجانہ

طور پر سوداگر کاشغری سے ایک رقم کثیر زر نقد کی نوجوان سوداگر کو دلوائی۔ اگر یہ نوجوان سوداگر اُس صاحب غرض صندل فروش کی بات پر کاشغر پہونچنے تک تعین نہ کرتا تو اتنی تکلیف نہ اٹھاتا

چو ارباب غرض لب بر کشایند ٭ نکوی را بر شستی می نمایند
بگفتی تا سخن روشن نگردد ٭ کسے باید کہ پیرامن نگردد

بادشاہ شہزادہ مین اسقدر فہم و فراست اور عقل و تمیز دیکھکر نہایت مسرور اور خوش ہوا اور درباریون کو مخاطب کرکے اُن سے یہ دریافت کیا کہ بتاؤ ایسے لئیق اور عقیل فرزند کے عطا ہونے کی بابت کس شخص کا شکریہ ادا کیا جاوے؟

ایک درباری نے عرض کیا کہ شہزادہ کی والدہ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اُسکے بطن سے ایسا لائق و فائق شہزادہ پیدا ہوا۔ دوسرے درباری کی یہ رائے ہوئی کہ خود شہزادہ ہی کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اوس نے نہایت محنت شاقہ اور مشقت شبانہ روزی سے علم حاصل کیا اور عقل و فہم و فراست ہوا۔ تیسرے کی یہ رائے ہوئی کہ خود بادشاہ سلامت ہی شکریہ کے قابل ہین کہ آپکے صلب سے ایسا فرزند ارجمند ہوا ہے

زندہ است کسی کہ در دیارش ٭ ماند خلفے بیادگارش ٭

چوتھے درباری کی یہ رائے ہوئی کہ بادشاہ کے تمام وزرار کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ انہون نے ایک خود غرض عورت کے مکر و فریب سے آگاہ ہوکر اپنے شہزادہ کو قتل ہونے سے بچالیا ہے

از وزیرے کہ او نکو سیرت ٭ ملک را زیب و زینت دگرست

پانچوین درباری نے یہ رائے ظاہر کی کہ سندباد کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ جس نے اسقدر تندہی اور جانفشانی سے شہزادہ کو تعلیم دیکر اوسکو علم و عقل سکھلائی۔ سندباد نے ان سب درباریون کی باتین سنکر اللہ تعالے کا بے نہایت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اوسی کی نصرت و مدد سے مین شہزادہ کو عمدہ تعلیم دینے مین کامیاب ہوا ہے

ثنا ہا ہمہ ایزد پاک را ✿ شہزادہ طارم تاک را

بعد ازان بادشاہ نے شہزادہ ہی سے یہ دریافت کیا کہ بتاؤ اب تم جو اسقدر لایق اور فائق اور دانشمند ہو گئے ہو اس کی بابت ہم سب کس کا شکریہ ادا کرین ؟ شہزادہ نے جواب دیا کہ اسکا جواب عرض کرنے سے پہلے مجکو ایک حکایت یاد آئی ہے - اول آپ وہ حکایت سُن لین اُسکے بعد مین آپکے سوال کا جواب عرض کرونگا - بادشاہ نے کہا اچھا کہو - شہزادہ نے حسب ذیل بیان کیا

حکایت کشمیر کے بادشاہ کی دختر کی

کشمیر کے بادشاہ کی صرف ایک اکلوتی بیٹی تہی وہ بہت خوبصورت اور حسین تھی - ایک دن موسم بہار مین اس شہزادی نے اپنے باپ سے باغ مین جانے کی اجازت لی باغ شہر کے باہر تہا بادشاہ نے اجازت دیدی باغ مین جاکر یہ شہزادی معہ اپنے ہمجولیان اور سہیلیون کے پہولون کو توڑنے اور کہیلنے مین مصروف تہی کہ یکایک ایک کالا بادل سامنے سے نمودار ہوا اور اُس بادل مین سے ایک سیاہ جن نکلا اور شہزادی کو اپنے کندہے پر بٹھلا کر اڑا کر لیگیا جب بادشاہ کو اس حادثہ کی اطلاع ہوئی تو غم و رنج کی وجہ سے اوسکی نظروں مین زمانہ تاریک ہوگیا

ما را ز تو چشم بد ایام جدا کرد ✿ چشم بد ایام چہ گویم کہ چہا کرد

بادشاہ نے اپنی تمام سلطنت مین یہ منادی کرا دی اور اشتہار عام دیدیا کہ جو کوئی اُس شہزادی کو دیو سے چھڑا کر لادیگا مین اوسکو اپنی نصف سلطنت دیدونگا اور علاوہ ازین شہزادی کے ساتھ اُسکی شادی کردونگا ؎

زمانہ بجائے کہ یاری کند ✿ ستارہ بہ کہ سازگاری کند

اس اشتہار کو سنکر چار آدمیون نے شہزادی کے چھڑا لانے کا بیڑا اوٹھایا ان مین ایک سیاح تہا جس نے تمام دنیا کا سفر کر رکہا تہا - دوسرا ایک شجاع آدمی تھا جس کی ہیبت اور شوکت سے

شیر ببر بھی تھراتے اور کانپتے تھے۔ تیسرا ایک شہسوار تھا جو عزم اور استقلال میں رستم کی مانند اور جنگ و حرب میں اسفندیار کا مقابل تھا۔ چوتھا شخص ایک حکیم حاذق تھا جسکا دم بیمار کے ازالۂ مرض کے لئے دم عیسی سے کم نہ تھا۔

معلوم ہوا کہ اوس دیو کا مسکن کوہ قاف میں ہے پر چارون وہان گئے انمین سے شجاع شخص دیو کی عدم موجودگی مین غار کوہ مین گھس گیا اور شہزادی کشمیر کو وہان سے باہر نکال لایا۔

چاک کن جامۂ ہستی کہ شود داو پیدا　　تا گریبان ندرد گل نکند بو پیدا

شہزادی کے ہمراہ یہ چارون اب جانب کشمیر روانہ ہو گئے۔ جب وہ دیو وہان آیا اور اوسنے شہزادی کو غار مین موجود نہ پایا تو وہ ایک عظیم الشان فوج لیکر ان چارون کے تعاقب مین آیا لیکن ان لوگون نے دیو کو شکست دیکر بھگا دیا۔ راستہ مین یہ شہزادی بیمار ہو کر قریب ہلاکت پہونچ گئی۔ حکیم حاذق نے اوسکا معالجہ کیا جس سے شہزادی کو صحت ہو گئی۔

پھر سب لوگ معہ شہزادی کے بادشاہ کشمیر کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ بادشاہ اپنی دختر کو صحیح و سالم پاکر بہت خوش ہوا اور اس خوشی مین اپنے خزانہ سے لاکھون روپیہ غریبون اور محتاجون کو فی سبیل اللہ خیرات کئے اور رعایا کو تعاقئے ٹکیس معاف کر دئے اور حسب اقرار خود شہزادی کی شادی اوس شجاع آدمی سے کر دی اور باقی تینون کو بادشاہ نے بہت کچھ انعام عطا کر کے رخصت کیا۔

شہزادہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اس حکایت کا نتیجہ میرے لئے یہ ہے کہ میری جو کچھ حالت موجودہ آپ دیکھتے ہین یہ حالت انہی اسباب اور علل کے یکجا ہونے کی وجہ سے ہے کہ جو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے استاد والدین اور وزرار کو میری تعلیم و تادیب کے لئے اوسی طرح جمع کر دیا کہ جسطرح شہزادی کشمیر کے رہائی کے لئے ان چارون ضروری شخصون کو یکجا کر دیا تھا اس لئے سب سے پہلے ہم سب پر اللہ تعالے ہی کا شکریہ ادا کرنا واجب

اور لازم ہے۔ ؎

شکر خدای را کہ تواند شمار کرد ٭ تاکیست کز شمار بیکی انہزار کنزید

سب نے یعنی بادشاہ اور وزرا اور تمام درباریون سبنے اللہ تعالےٰ کا شکر بیحد و پایان ادا کیا

از ماہ تابماہی وز عرش تا بفرش ٭ ہر ذرہ از و شد مستغرق نعیم

یہ حکایت سنکر بادشاہ نے اُس مجرم کو بلوایا کہ جسنے شہزادہ پر جھوٹی تہمت باندھی تھی۔ مجرم نے اب بادشاہ کی حضور مین آتے ہی اس امر کا اقبال کر لیا کہ ہان مجھسے خطا ہوئی مین نے شہزادہ کے اوپر جھوٹی تہمت اوٹھائی تھی۔ بادشاہ کی حضور مین زار زار روئی اور کہا کہ میری زبان مثل گل سوسن کے جھوٹ تہمت کی پاداش مین کاٹ لیجاوے اور یہی میرے جھوٹ بولنے کی سزا ہے۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ اس مجرم کو قتل کر دیا جاوے لیکن اب شہزادہ نے سفارش کر کے بادشاہ سے اوسکی خطا معاف کرا دی اور کہا مین نے بھی عفو کیا آپ بھی عفو کر دیجے ہے ؎

عفو فرمودن مبارک خصلتے است ٭ ہر کہ دارد عفو صاحب دولت است

دل ز نور عفو روشن مے شود ٭ وز نسیمش سینہ گلشن مے شود

دوست دارد عفو را پروردگار ٭ انچہ ایزد دوست دارد دوست دار

سندباد نے بادشاہ سے عرض کیا کہ جہان پناہ! شہزادہ پر جو کچھ مصیبت گذری یہ سب تقدیری معاملات تھے اور نوشتہ تقدیر جا ہے جسقدر تدبیر کیجاوے کبھی نہین مٹتا۔ تقدیر کا محو ہونا ناممکنات سے ہے۔ ؎

تدبیر سے کچھ کام بنایا نہین جاتا ٭ تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہین جاتا

بادشاہ نے سندباد کو نہایت بیش قرار جاگیر دی اس صلہ مین کہ اوس نے شہزادہ کو ایسی عمدہ تعلیم دی۔

بعد ازان بادشاہ نے سندباد سے دریافت کیا کہ تمنے اسقدر علم و عقل کہان سے سیکھا ہے۔ اس فلاسفر (سندباد) نے جواب دیا کہ جہان پناہ! علم پڑھکر مین نے اپنی عقل کی رہنمائی سے کام لیا۔ اوس سے علم مین اور بھی زیادہ جلا آگئی ورنہ علم تو سب یکسان ہی پڑھتے رہتے ہین فرق صرف عقل و تمیز اور جہالت سے کام لینے مین ہے ؎

ہین جہل مین سب عالم و جاہل ہمسر ٭ آتا نہین فرق سوا اسکے اونمین نظر
عالم کو ہے علم اپنی نادانی کا ٭ جاہل کو نہین جہل کی کچھ اپنے خبر

بادشاہ نے سندباد سے کہا کہ کچھ ایسی نصیحت کی باتین بیان کرو کہ جس کے سننے سے ہم سب کو فائدہ حاصل ہو۔ سندباد نے بادشاہ کی حضور مین عرض کیا۔ ؎

بشنو کہ من نصیحت پیران شنودہ ام ٭ بیش از تو خلق دیدہ و پیش از تو بودہ ام

پھر سندباد نے بادشاہ کے سامنے وہ وہ نصیحتین بیان کرنا شروع کین کہ جن کو شہنشاہ فریدون نے اپنے اوس محل کی دیوارون پر کندہ کرا رکھی تھین۔ کہ جس محل مین اوسکا تخت رکھا ہوا تھا اور وہ نصیحتین یہ ہین۔

شہنشاہ فریدون کی نصیحتین

(۱) اگر تجھ مین عقل و شعور ہے تو حتی الامکان اپنا کان چغلخور کی بات پر مت لگا ؎

برآید زغماز عالم بہم ٭ خلل راہ یابد بخیل و حشم
زغماز گردد جہان سرنگون ٭ کہ ناپاک جانست و تیرہ درون
چو غماز را دیدی اندر جہان ٭ بہ تیغ سیاست ببرش زبان

(۲) چغلخور مین سوا اس کے اور کچھ ہنر و لیاقت نہین ہوتی کہ وہ شہر خطا سے ملک چین تک یعنی ایک سرے سے دوسرے سرے تک جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے ؎

مشو غماز کس نخ و پاک شاہان ٭ بترس آخر ز آہ بے گناہان

کرآہ بیگناہان سخت گیرد ✤ بسے کس را ز تخت بخت گیرد

(۳) حریف مقابل سے کبھی غافل نہو اس لئے کہ غفلت اور بے پروائی کبھی بھی قابل عذر نہین ہوتی ایسا نہو کہ تو اور کامون مین مصروف رہے اور دشمن بدخواہ تیری بربادی کی فکر مین رات دن مشغول ہو اور یکایک تجھ پر آپڑے۔ سہ

بہ غفلت مکن خواب و بیدار باش ✤ ز احوال گیتی خبردار باش

چو در عہدہ تست عالم تمام ✤ مشو غافل از کار خود والسلام

(۴) سانپ اور ملک مین فساد پھیلانیوالے شخص پر کبھی رحم نکر کیونکہ سانپ کے کاٹنے سے آدمی مرجاتا ہے اور مفسدون کے اغواسے ملک کا ملک برباد ہوجاتا ہے۔

(۵) اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ دل اور زبان سے تیرا دوست ہو تو اوس کو اپنے پاس سے ہرگز جدا مت کر۔

(۶) ذراسے غم اور تکلیف پر اپنے دوست کو تکلیف مت دے۔

(۷) اگر تیرا دوست کبھی کسی مصیبت مین گرفتار ہو جائے تو مین تجھکو خدا پیدا کرنے والے کی قسم دلاتا ہون کہ اوسکے حقوق کو مت بھول۔ اور یاد کرسکے اوسکو حتی الامکان مصیبت سے نکال سہ

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ✤ در پریشان حالی و درماندگی

(۸) اگر تیرا دوست تیرا دشمن ہوجاوے تو تھوڑی سی غبار کدورت (پریشانی) کے رفع ہونیکے بعد وہ پھر (دوست) ہوسکتا ہے۔

(۹) دوست سے اپنی مہربانی کا دامن مت کھینچ بلکہ یاد رکھ کہ مہربانی اور احسان ایک ایسا عمدہ مرہم ہے جو زخم کو جلد مندمل کردیتا ہے اور مہربانی سے دشمن بھی دوست ہوجاتا ہے سہ

ببخشای کہ سپر کا دمی زادہ صید ✤ باحسان توان کرد وحشی بہ قید

(۱۰) ایسی کوشش کر کہ ہر شخص تیرا دوست ہو جائے۔

(۱۱) سوائے عقلمندون کے کبھی کسی سے مشورہ اور صلاح نہ کر اس بات سے کبھی انحراف نہ کر۔

(۱۲) بے پرواہ آدمی اور اوسکی تدبیرون اور تجویزون سے اور اوسکی گفتگو اور اوسکی دردنگوئی اور اوسکی تحریر سے ہشیار اور پُر حذر رہ۔

(۱۳) گھر کے دشمن سے ہشیار رہ اوسپر اعتماد اور بھروسہ کرنا بالکل نادانی اور جہل ہے۔

(۱۴) راستہ مین کوئی کانٹا پڑا ہو تو اوسکو ہٹا دے مبادا تیرا پیر اوسپر یکایک پڑ کر زخمی ہو جائے۔

(۱۵) جس شخص کو تو نے دیکھا نہ ہو اور جسکے ساتھ تو نے تخلیہ مین ایک ساعت بھی گفتگو نہ کی ہو اور جسکے ساتھ تو سفر اور حضر مین نہ رہا ہو (اس لئے کہ سفر کرنے سے آدمی اکثر تجربہ کار ہو جایا کرتا ہے

تا بدکان خانہ در گروی ٭ ہرگز اے خام آدمی نشوی

اور جس کو تو نے کبھی کچھ نہ دیا ہو اور نہ جس سے کبھی کچھ لیا ہو اگر تو عقلمند ہے تو ایسے شخصون پر بھروسہ مت کر۔

(۱۶) وہ دیو جس کو تو جانتا ہی بہ نسبت اوس پری کے جسکو تو نہین جانتا بہت بہتر ہے

(۱۷) اس بات کو یاد رکھ جہانتک تجھسے ہوسکے سوائے ضروری کلام اور گفتگو کے فضول بات زبان سے ہرگز ہرگز مت کہہ۔

یہ نصیحتین بیان کرکے سندباد نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ان باتون سے زیادہ اور کونسی باتین مفید اور تجربہ کی ہوسکتی ہین کہ جنکو فیروز جیسا شہنشاہ جو نہایت عقلمند اور صاحب تجربہ تھا اپنا دستورالعمل بناوے۔

بادشاہ نے سندباد سے دنیوی معاملات اور خاصکر امور سلطنت کے متعلق دریافت کیا

کہ حکمرانی کے لئے سب سے بہتر کون شخص ہوتا ہے۔؟
سندباد نے کہا کہ سلطنت اور فرمانروائی کے لئے سب سے زیادہ قابل وہی شخص ہوتا ہے کہ جو آدم شناس ہو اور ہر شخص کی قدر و منزلت جانتا ہو اور نیز اس بات سے بھی واقف ہو کہ کہن سال ضعیفون کا ادب کسطرح کیا جاتا ہے اور جوانون کو خوش کسطرح سے رکھا جا سکتا ہے اور یہ سب باتین جانکر ہر شخص کو اوسکی عقل و لیاقت کے موافق عزت اور کام تفویض کرے۔ ناتجربہ کار اور جاہل شخص کا حکمرانی کرنا ایسا ہے کہ جیسے کسی طفل سے بھاری بوجھ اوٹھوانا بچہ سے بھاری بوجھ اٹھوانا نہین چاہیئے مبادا وہ اوسکے نیچے دب جاوے۔ اسی طرح اڑیل یا ضدی گھوڑے کے منہ مین عمدہ لگام نہین ڈالنا چاہیئے۔

بادشاہ نے سندباد سے طرح طرح کے بہت سے سوالات کئے اور سندباد نے اونکا نہایت عقلمندی سے جواب دیا۔

پھر بادشاہ نے اسی طرح شہزادہ سے متفرق سوالات کئے شہزادہ نے بھی نہایت عقلمندی سے ان سب کا جواب دیا جنکو سنکر بادشاہ نہایت متعجب اور مسرور ہوا۔

شہزادہ نے بادشاہ کی حضور مین نہایت فصاحت سے وہ وہ باتین بیان کین کہ جنکو حکمرانون امیرون اور عوام الناس کو فرداً فرداً اپنا دستور العمل بنانا چاہیئے۔ منجملہ ان نصائح کے تھوڑی سی ذیل مین درج کیجاتی ہین۔

امرا اور حکمرانون کو نصیحت

(۱) بادشاہ کو رعیت کی رعایت اور رعیت کو بادشاہِ وقت کی اطاعت کرنا چاہیئے۔

(۲) بادشاہ منوچہر نے حکیم ہوشنگ سے دریافت کیا کہ حکمرانون کو مقدم ترکونسا کام کرنا چاہیئے اوس نے جواب دیا کہ رعیت سے بحسن سلوک پیش آوین اور کسی نہج سے اونکو درد و ایذا نہ پہونچائین انصاف سے معمور رہین۔ ستم سے دور رہین کہ انصاف سے

رعیت اور ملک آباد ہوتا ہے۔ ظلم و ستم سے خراب اور ویران اور خرابی اور ویرانی سبب کمی آمدنی ہے۔

*حکیم ہوشنگ کا حکمانہ خلاصہ مین شمار ہے۔ یہ ایک بڑی وسیع سلطنت کا بادشاہ اور بہت زبردست حکمران ہوا ہے اوسکا مقولہ ہے کہ :-

(۱) حکمرانان ذی شوکت اور صاحبان حکومت پر لازم ہے کہ تمام کامون مین عدالت اور انصاف کو ہر حال مین پیش نظر رکھین۔

(۲) کسی خاطی کے عوض مین بے گناہ کو سزا نہ دیجاوے۔

(۳) بدی سے گریز اور نیکی کی خواہش رکھے اور بدآدمیون کی صحبت سے باہر رہے کہ اونکی صحبت سے نقصان مال و آبرو ہے اور صحبت نیکون کے باعث خوبی و خوشنمائی ہے

(۴) دل اور ہاتھ کھلا رکھے۔ آمدنی پر خرچ کو کسی حالت مین بھی غلبہ نہ ہونے دے۔

چو دخلت نیست خرچ آہستہ تر کن ٭ کہ میگویند ملاحان سرودی
اگر باران بکوہستان نبارد ٭ بسالے دجلہ گردد خشک رودے

(۵) جس منزل پر پہونچے بغیر امتحان پانی مت پی۔

(۶) مشکلات مین دل قوی رکھو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔

(۷) حصول مطلب مین بیحد کوشش اور ناکامی سے رنج مت کر اسپر عمل رکھو۔

نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانے ٭ بپیش ہمت ما ہرکہ آمد بود مہمانے

(۸) جنگ سے پرہیز کرے جو طالب صلح ہو اوس سے لڑنا خطا رفاش ہے۔

(۹) ثمرہ جلدی کا پشیمانی ہے۔ کام کرنے سے پہلے انجام کی فکر کرلے بعد مین فکر بے فائدہ ہے۔

درپس ہر گریہ آخر خندہ ایست ٭ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

(۱۰) سکندر کا قول ہے کہ کسقدر بری بات ہے کہ کہے اور نکرے اور کیا خوب ہے کہ نہ کہے اور کرے۔

(۱۱) منصور بادشاہ عباسی کہا کرتا تھا کہ مین دو آدمیونکا محتاج ہون ایک ایسے عامل کا کہ جو رعیت کا مال نہ مجھے نہ دے اور نہ اہل رعیت کو نہ دے اور دوسرے ایسے حاکم کا جو داد مظلوم کی ظالم سے دلوادے۔

(۱۲) یزدجرد بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچھا کہ بندوبست ملک کا کس چیز سے ہوتا ہے۔ اوسنے کہا کہ رعیت سے مدارا کرنا اور روپیہ اونسے بے تعدّی لینا چوبدن کی بچکنی اور راستون کی حفاظت کا بندوبست کرنا اور مظلوم کا بدلہ ظالم سے لینا اور وزیران بے طمع کو کام سپرد کرنا۔

(۱۳) انسانیت کیا ہے؟ ایام دولت مین تواضع کرنا۔ قدرت پاکر عفو کرنا اور بے احسان کے بخشش کرنا۔

(۱۴) نوشیروان نے کہا ہے کہ اگر تو یہ چاہے کہ تیرے راز سے کوئی مطلع نہو تو اوس راز کو منہ ہی سے نہ نکال۔ ؎

خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش ✤ با کسے گفتن و گفتن کہ مگوئے
ای سلیم آب ز سرچشمہ ببند ✤ کہ چو پر شد نتوان بستن جوے

(۱۵) رائے صائب شجاعت سے بہتر ہے کسواسطے کہ مرد شجاع زیادہ سے زیادہ سو آدمی کو قتل کریگا اور تدبیر درست سے ایک ملک پریشان ہوسکتا ہے ؎

کارہا راست کند عاقل کامل بسخن ✤ کہ بصد لشکر جرار میسر نہ شود

(۱۶) سکندر کا قول ہے کہ جس دن عدل نہ ہو یعنی راحت کسی مظلوم کو نہ پہونچے اور حاجتمندون کی حاجت نہوا اوس دن کو عمر مین شمار کرنا نہین چاہیئے ؎

زعمر آنقدر بیش نباید چه کار ☆ که در نفع خلق خدا بگذرد
وزان زندگانی چه حاصل بود ☆ که در کار نفس و هوا بگذرد

(۱۷) وہ آدمی بے فکر اور خوشحال رہتا ہے کہ جو فوت شدہ کا غم نکرے۔

(۱۸) غم و اندوہ مین حاسد اور بدخواہ مبتلا رہتا ہی اس لئے کہ وہ اورون کا زوال اور اپنے واسطے کل نعمت کا اجتماع چاہتا ہی اور یہ محال ہے ؎

حسد از نعمت بوزنده گر ز وی آتش بجان افتد ☆ چه جای جان که از نعمت آتش بجهان افتد

(۱۹) سب گنہگارون پر عفو بہتر ہی مگر چور اور خونی پر عفو نہین چاہیئے۔

(۲۰) لجاجت دلیل نکبت ہے ؎

تواضع گرچه محمود است و فضل بیکران دارد ☆ نشاید کرد بیش از حد که هیبت را زیان دارد

(۲۱) سخن حق طلبی خلوت مین کہنا بہتر ہے۔

(۲۲) نصیحت کی بات سختی سے یا مجمع مین کہی جاویگی اوسکا اثر کمتر بلکہ اکثر اوس کے برعکس ہوگا۔

(۲۳) ہر وقت کی خوش طبعی سے وقر کم ہو جاتا ہے۔

نصائح برای عوام

(۱) ہر شخص سے بلا آزمایش اظہار دوستی نکرو تا وقتیکہ محک امتحان پر جو پرانہ دیکھ لو یعنی یہ دیکھو کہ وقت امتحان اوسکو اپنے نفع پر خیال ہوتا ہی یا تمہاری دوستی پر اگر پاس دوستی کا کیا اور اپنے نفع سے دست بردار ہوا تو لایق دوستی ہی ورنہ اوس سے دوری بہتر ہے

(۲) اپنی حاجت سے زیادہ طلب کرو ورنہ باعث ہلاکت ہوگا۔ حریص اکثر اندوہگین

رہا کرتا ہے۔ محبت جو دنیا والوں کو سیاہ کرتی ہو۔ اپنے نفس کو قانع بناؤ تاکہ دنیا میں زندگی خوشی سے بسر ہو ؎

قناعت توانگر کند مرد را ✣ خبر کن حریص جہان گرد را

(۳) حکیم ذی مقراطیس نے کہا ہے کہ یا تو خواہش اور شہوت کو اپنا زیر دست اور مطیع کر یا آپ کو افراد انسان میں شمار نہ کر۔

(۴) غصہ ایک ایسی آگ ہے کہ پہلے اپنے ہی گھر والے کو جلاتی ہے بعد میں اوروں پر اثر کرتی ہے۔

(۵) نفس کی تھوڑی سی خطا بھی بہت جان اور اوسکی بہت سی نیکی کو تھوڑی سمجھ۔

(۶) حکیم بقراط نے کہا ہے کہ مجھے علم و دانش اور فضیلت سے یہی کافی ہے کہ اسقدر جانتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا۔

(۷) طلب علم میں حیا نکرنی چاہیے اسواسطے کہ علم کا نہ جاننا حیا سے بدتر ہے

(۸) دو چیز کی یاد بہت اچھی ہے ایک خدا کی اور دوسری موت کی اور دو چیز کی بھول بہت اچھی ہے ایک اپنے احسان کی اور دوسرے کی بدی کی۔

(۹) خلق بد عمل نیک کو اسطرح فاسد کرتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔

(۱۰) مانگنے سے پہلے دینا بخشش ہے اور بعد مانگنے کے دینا مانگنے کی مکافات ہے۔

(۱۱) آدمی کا کمال اوسوقت معلوم ہوتا ہے کہ اچھی بات کرکے فخر نکرے۔

(۱۲) ہمیشہ اسباب سفر آخرت مہیا رکھو معلوم نہیں کہ کسوقت سفر ہو جاوے ؎

غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش ✣ شاید ہمین نفس نفس واپسین بود

(۱۳) عمدہ وہ ہے کہ جو خوشی میں گذرے اور جو رنج میں گذرے وہ زندان نفس ہے۔

(۱۴) وہ عاقل کہ جو کسی جاہل کے قبضہ قدرت میں ہو اوسکی حالت قابل رحم ہے۔

(۱۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مین اندھے اور مجذوم کے علاج سے عاجز نہین مگر معالجۂ احمق سے عاجز ہون۔

(۱۶) ایک حکیم کا قول ہے کہ خدا اوسپر رحمت کرے جو مجھے میرے عیبون پر مطلع کرتا ہے۔

(۱۷) حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہی ؎

آسایش دوگیتی تفسیر این دو حرفست ✤ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

(۱۸) جاہل مالدار کی نسبت عاقل بے دولت سے زیادہ امید رکھنی چاہیئے۔

(۱۹) عورتون کی اکثر مصاحبت اور اونکی زیادہ فرمانبرداری سے عقل مین نقصان آجاتا ہے

(۲۰) جو شخص آدمیونکی عیب جوئی کریگا اور اونکے عیب نہ چھپاویگا تو لوگ اوسکے عیب ظاہر کرتے رہینگے۔

(۲۱) نادان وہ شخص ہے کہ جو اپنا عیب اور تقصیر نہ جانے۔ اگر کوئی شخص اوسکو نصیحت کرے تو اوسپر گوش رغبت نہ رکھے۔

(۲۲) عاقل وہ ہے کہ بات سوچ کر کہے۔ نیک آدمیون سے صحبت رکھے۔ اور جسکی زبان سے نیک بات سنے اوسپر عمل کرے اور دوستون کو عزیز رکھے۔

(۲۳) وہ شخص کبھی غمگین نہین ہوتا جو دنیا کی کسی چیز سے محبت نہین رکھتا۔

(۲۴) لہو و لعب اور شراب کباب جس مجلس مین ہون وہان سے عقل و حکمت اور حفت سب کوچ کر جاتے ہین۔

(۲۵) اوس کام مین روپیہ صرف کرنا نہین چاہیئے کہ جسکا ثمرہ اور نفع معلوم نہ ہو اسی طرح اپنی فکر کو ضائع کرنا نہین چاہیئے خیالات باطل اور بیہودہ مین اپنی عمر کو ضائع نکرو۔

(۲۶) علم و حکمت اسواسطے نہ پڑھو کہ لوگ تمھاری بزرگی اور تعظیم کرین بلکہ اسواسطے حاصل کرو کہ تم مین سے بے علمی کی برائی اور جہالت دور ہو۔ علم و حکمت ایک آئینہ ہی جس مین عیب اور ہنر معلوم ہوتے ہین۔

(۲۷) سخاوت کے معنی یہ ہین کہ اپنے مقدور کے موافق ہر شخص کی حاجت روائی کرے اور سائل کا سوال پورا کرے مگر سخاوت بھی اندازہ کے موافق چاہیئے اتنا نہ دے کہ خود محتاج ہوکر بیٹھ رہے۔

(۲۸) تمام آدمیون پر علے العموم مہربانی کرنی چاہیئے۔ خصوصًا یتیم اور بیوہ پر زیادہ ترسہ

شنیدم کہ بیوہ زنے دردمند ✤ ہمے گفت و رخ بر زمین مے نہاد
ہر آن کہ خدا را کہ بر بیوہ زن ✤ ترحم نباشد زنش بیوہ باد

(۲۹) چھوٹون پر شفقت اور بڑون کی اطاعت بالخصوص مان اور باپ کی خدمت لازم ہے سہ

ای طفل کہ رنج مکس از خود نتوانی ✤ ہرچند کہ بالغ شدی آخر نہ ہمانی
شکرانہ زورآوری روز جوانی ✤ آنست کہ قدر پدر پیر بدانی

(۳۰) جو شخص غرور کرتا ہے وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار رہتا ہے۔

(۳۱) قرض ایک ایسا نشتر خونخوار ہے جسکی نوک ہمیشہ قرضدار آدمی کی رگ جان پر رہتی ہے

(۳۲) خلاف وعدگی مرد کو بے اعتبار کرتی ہے وعدہ کا وفا کرنا جوانمردونکا کام ہے سہ

نیست نزد مردم صاحب نظر ✤ خدمتے از عہد پسندیدہ تر

(۳۳) صبر ایک ایسی تلخی ہے جو آخر مین شیرین ہو جاتی ہے اور جلدی ایسی شیرینی ہے جو آخر مین تلخ ہو جاتی ہے اور مرد کی قدر و قیمت صبر سے معلوم ہوتی ہے۔ سہ

نہ بدعوی ست قدر و قیمت مرد ✤ قیمت مرد صبر داند کرد

(۳۴) سچ بولنا سب جگہ اچھا ہے مگر دو جگہ برا ایک کسی کے عیب کہنے مین - دوسرے اپنے اظہار ہنر مین -

(۳۵) انسان کا بدخوئی سے زیادہ کوئی دشمن قوی نہین ہے -

(۳۶) ہنسنا بے وقت کا رونے کی برابر ہے -

(۳۷) تھوڑی سی قناعت عزت ہے - اور بہت سی طمع ذلت ہے

مرد قانع بزرگوار بود ✤ طامع البتہ خوار و زار بود

(۳۸) انسان بار گران اوٹھا سکتے مین مگر نالائق کی صحبت کا بوجھ نہین اوٹھا سکتا ہے اسلئے کہ بوجھ کی گرانی اعضا پر ہوتی ہے اور گرانی صحبت ناجنس کی روح پر - ع

رنج روح است صحبت ناجنس عذابیست عظیم

(۳۹) کسی سے ایسا معاملہ مت کر کہ وہ معاملہ تجھسے کرین تو تجھے برا معلوم ہو ہے

ہرچہ کہ بخود نے پسندی ✤ باکس مکن اے برادر من

گر بایدت خویش دوست داری ✤ دشنام مدہ بہ مادر من

(۴۰) سخاوت ذاتی کا یہ نشان ہے کہ تنگدستی مین بخشش کرے اور دلیل علم کی یہ ہے کہ غصہ کے وقت درگذر کرے - ے

با تو گویم کہ چیست غایت حلم ✤ ہر کہ زہرت دہد شکر بخشش

ہر کہ بخراشدت جگر بجفا ✤ ہمچو کانِ کریم زر بخشش

کم مباش از درخت سایہ فگن ✤ ہر کہ سنگت زند ثمر بخشش

(۴۱) وہ نعمت کہ جو آبرو کے جانے سے ہاتھ آئے اوسکو عزیز مت جان ے

آبے کہ آبرو ببرد در گلو مریز ✤ از دیدہ خون بریز و لے آبرو مریز

(۴۲) حکیم فیثاغورس کہا کرتا تھا کہ خاکستر پر کوئی بیٹھا ہو اور اعتماد خدا پر رکھتا ہو اوس سے بہتر ہے کہ تخت طلائی پر جلوہ نما ہو اور توکل ورا نہ ہو۔

(۴۳) حکیم اسقلینوس کا قول ہے کہ مین اوس سے متعجب ہون کہ جو شخص بیماری کے ڈر سے قبل کھانا چھوڑ دے اور آخرت کے خوف سے گناہ کبیرہ کو ترک نہین کرتا۔

(۴۴) غرور ایک ایسی بلندی ہے کہ جو ہر ایک پستی سے نیچے ہے۔

(۴۵) بدی سے دور رہنا سب نیکیون کا سر ہے۔

(۴۶) جو یہ گمان رکھتا ہے کہ مین سب سے زیادہ عقلمند ہون وہ سب سے زیادہ بے وقوف ہے۔

(۴۷) دنیا کی محبت کے یہ معنی ہین کہ آدمی یہان کی ہر ایک چیز کو اپنا محبوب بنا لے اور بوقت مرگ اونکے ترک کرنے پر متاسف ہو سیسے ایسے ہی لوگ اہل دنیا اور ناقص الایمان ہین۔

ع

اے طالب خلود و لقاؤ دوام عمر ❖ باقی بذکر خیر بود نام آدمی
ہیچست قدر و حشمت و مال و منال و جاہ ❖ چون عاقبت فناست سر انجام آدمی

(۴۸) زبان کو قابو مین رکھنا انسان کے لیے نہایت بہتر ہے ع

بہ پیری رسیدم ز دانا سے یونان ❖ بدو گفتم اے آنکہ با عقل و ہوشے
ز مردم چہ بہتر بہر حال گفتا ❖ خموشی خموشی خموشی خموشے

(۴۹) احسان وہ بوجھ ہے کہ جسکا اوٹھانیوالا ہمیشہ سرنگون رہتا ہے۔

(۵۰) دس آدمی ہمیشہ فکر مین مبتلا رہتے ہین ایک طامع جو اپنے مقسوم پر قانع نہین ہوتا دوسرا حریص۔ تیسرا عاشق۔ چوتھا شاعر۔ پانچوان وہ شخص جو مال و زر سے محبت

رکھتا اور اوس کے جمع کرنے کی فکر مین رہتا ہو۔ چھٹا وہ جسکا خرچ زیادہ آمدنی کم ہو۔ ساتوان وہ جو دنیا کو اپنی مراد کے موافق چاہتا ہو۔ آٹھوان وہ شخص جو خدا پر توکل کرے اور مخلوق کا سہارا تکے نوان وہ آدمی جو خود صاحب علم ہو اور جاہل کے اتباع مین رہے۔ دسوان دایم المرض۔

(۵۱) اطفال کی تعلیم سے جس نے غفلت کی اوس نے گویا اپنے میوہ دار باغ مین پانی کی نہرون کو بند کر دیا۔

(۵۲) بہتر صفت انسان مین یہ ہو کہ وعدہ سے پہلے یا ارادہ ظاہر کرنے سے قبل اپنا کام کرے اور بُرا آدمی وہ ہے جو کہے اور نہ کرے۔

(۵۳) علم کے اوپر عمل کرنا ضروری ہے اہل علم کی عزت و فضیلت عمل سے ہوتی ہے نہ تنہا علم سے۔ بے عمل کی تو یہ مثال ہے۔

نہ محقق بود نہ دانشمند ✦ چار پایے برو کتابے چند

(۵۴) اپنے سینہ کو زندان کینہ نہ بناوے اور سخن پروری کا عاشق نہو

کفر ست در طریقتِ ما کینہ داشتن ✦ آئینِ ماست سینہ چو آئینہ داشتن

(۵۵) ہر چند حق پر خود ہو مگر بات چیت مین دوسرے کو ہزیمت دینا اخلاق و مروت کے خلاف ہے۔

اتنی نصائح بیان کر کے شہزادہ خاموش ہو گیا۔ بادشاہ شہزادہ کی لیاقت و فراست سے نہایت مسرور و خوش ہوا اور درباری اور وزراء ولی عہد سلطنت کے قابلیت و لیاقت سے نہایت شادان و فرحان ہوے۔ بعد ازان دربار برخاست ہوا۔ بادشاہ اور شہزادہ بہ عیش و آرام زندگی کے ایام پورے کرنے لگے۔

اسکے چند عرصہ کے بعد بادشاہ کا دل دنیوی معاملات سے بھر گیا بادشاہ کی عمر اب پچپن

سال کی ہوگئی تھی اوس نے اپنی تمام پچھلی زندگی اور گزشتہ کارروائیون پر ایک سرسری نظر ڈالی اور پھر یہ نتیجہ نکالا کہ

" تاج سر پر رکھے ہوئے محل کے دروازون پر سے پنج نوبت تو کب تک سنیگا گو تو نے اپنے زور اور قوتِ بازو اور ہتھیارون کے ذریعہ سے کیخسرو کا تخت حاصل کر لیا ہے اور غریبون کا خون بہا کر بہت سا خزانہ اور دولت جمع کر لی ہے۔ کچھ دولت تجھکو ورا ثت مین اوس شخص سے ملی جو اپنے ساتھ کچھ بھی لیکر پیدا نہین ہوا تھا اور جو اپنے ساتھ قبر مین کچھ بھی نہین لیگیا اور تو جسکو یہ دولت سپرد کریگا وہ بھی اپنے ساتھ کچھ نہین لیجاویگا۔ اسکو یہین چھوڑنا پڑیگا۔ ستر برس کی عمر مین تجھکو سوا سے شرم اور آخرت کے عذاب خوف کے دامنگیر ہونے کے اور کیا حاصل ہوا۔ ؟

اب طمع سے باز آ اور خواہش نفسانی سے دل پھیر اب تو اپنا کفن تیار کر اور قبر مین جانے کے لئے تیار رہ۔ اب تو ندامت اور خطا کے نفع کے خیال سے باز آ اور عقبےٰ کے لئے زاد و راحلہ تیار کر لے۔

شاید تو حشر و نشر اور دوبارہ زندہ ہونیکا یقین نہین رکھتا ؟ تجھکو یہ تکبر اور غرور محل کی پنج نوبت اور نفیری کی آواز کے سننے سے ہوا ہے۔ اب تو صورِ اسرافیل کی آواز کا منتظر رہ۔ "

پھر بادشاہ نے یہ خیال کر کے کہ مجھسے پہلے زمانہ کے تمام بادشاہ مر گئے اور کوئی بھی اپنے ساتھ کچھ نہین لیگیا۔ غور کیا کہ یہ دنیا بالکل ہیچ اور فانی ہے۔ ع

دنیا چیست و کار دنیا ہیچ

سیواے ذات واحد کسی کو یہان بقا نہین ہے۔ پھر دنیا کی بے وفائی اور زندگانی کی

بے ثباتی پر یہ اشعار پڑھے۔ ۵

دنیا کا یہی ہے کارخانہ	گردش میں ہمیشہ ہے زمانہ
ہے آج وصال کل جدائی	ہے صلح کبھی کبھی لڑائی
رہتا نہیں ایک حال باقی	ہر روز نیا ہے دور ساقی
یاں ہجر و وصال ایک سا ہے	جز خواب و خیال اور کیا ہے
یہ ڈھنگ نہیں کچھ آجکل سے	نقشہ ہے یہی دم ازل سے
یاں جو ہے کمال پانے والا	اک دن ہے زوال پانیوالا
ڈھلنے کے لئے ہے گل کا جوبن	جلنے کے لئے ہے سارا گلشن
عالم کے تغیرات دیکھو	ہوتے ہوئے دن کو رات دیکھو
سمجھو کہ ہر ایک شے ہے فانی	دو روز ہے عالم جوانی
ہر رنگ ہے یاں بدلنے والا	ہر قافلہ ہے نکلنے والا
یوں ہے یہ شباب کا زمانہ	ہو جیسے کہ خواب کا زمانہ
جب ڈھل گیا عالم جوانی	جو آگ تھے ہو گئے وہ پانی
کل جسم تھی جنہیں جامہ زیبی	مشہور رہی تھی جنکی دلفریبی
آج اونکی جو جاکے تم خبر لو	دیکھو بھی تو آنکھ بند کر لو
قائم نہ یہ رنگ ہے نہ روغن	مہمان ہے چند روز جوبن
جو حسن کہ چار روز کا ہو	کیوں آدمی اوس پہ مبتلا ہو

اس قسم کے خیالات آتے ہی بادشاہ کا دل دنیا سے نفرت کرنے لگا اور ادھر سے دل سرد ہو گیا اب اوس نے قطعی عزم اور مصمم ارادہ تخت کے چھوڑنے اور گوشہ نشین ہونیکا

کر لیا۔

چنانچہ دوسرے دن بادشاہ نے ایک دربار منعقد کیا جب تمام وزراء اور ارکین سلطنت اور شہزادہ اور ستنباد سب آکر اپنی مقررہ نشستوں پہ بیٹھ گئے تو بادشاہ نے حسب ذیل ایک مختصر اسپیچ کہی کہ :-

اے حاضرین ! میری عمر اب پچھتر سال کی ہوگئی ہے۔ مین نے بہت دنوں تک بہتر حکمرانی کی اور جہانتک ہوسکا عدل و انصاف۔ احقاق حق۔ رعایا کی مرفہ حالی۔ ظالموں۔ رہزنوں اور چوروں کی بیخکنی کے بندوبست کرنے مین کوئی کوشش حتی الامکان فروگزاشت نہین کی گئی۔ لیکن آخر مین انسان ہوں اگر کسی کا حق مجھ پر رہ گیا ہو تو مجکو معاف کرنا۔ اب میرا ارادہ خلو سلطنت و جہانداری اور گوشہ گزینی اور عزلت نشینی کا ہی۔ مین نے اپنے بارہ مین جہانتک غور کیا ہے یہی سمجھ مین آیا کہ اب دنیوی افکار مین پھنسا رہنا فضول ہے۔ انسان خواہ سو برس زندہ رہے یا پچاس برس زندہ رہے اوسکو ایک دن مرنا ہے۔ پھر جس جگہ اوسکو جانا ہے وہان کے لئے سامان مہیا نہ کرنا دانائی سے بعید ہے۔ مندرجہ ذیل اشعار حالات زندگی پر غور کرنے کے لئے ہر شخص کے لئے ایک دفتر نصیحت ہین۔

۵

چو عمر از دہ گذشت یا خود از بیست	نمی شاید دگر چون کودکان زیست
نشاط عمر باشد تا بہ سی سال	چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال
پس از پنجاہ نباشد تندرستی	بصر کمتر پذیرد طبع سستی
چو شصت آمد نشست آمد بہ دیوار	چو ہفتاد آمد افتاد آلہ از کار
بہ ہشتاد و نود چون در رسیدی	بسے سختی تو از گیتی کشیدی

وزانجا گر بصد منزل رسانی	بود مرگے بصورت زندگانی
اگر صد سال مانی ور یکے روز	بباید رفت زین کاخ دل افروز

پس آن بہتر کہ خود را شاد داری
دران شادی خدا را یاد داری

یہ اشعار پڑھ کے بادشاہ نے کہا کہ جب بیٹا ایسا لائق اور عقلمند بیٹا میری جانشینی کے لئے موجود ہے تو مجکو سلطنت چھوڑتے ہوئے اپنی رعایا کا اب کچھ فکر نہین ہے اور نہ مجکو تغیر حکومت سے خوف کرنیکا مقام ہے ۔

یہ کہکر بادشاہ تخت سے نیچے اوتر آیا اور شہزادہ کا ہاتھ پکڑکے اوس کو اپنی جگہ تخت نشین کر دیا اور تاج سر سے اُتار کر شہزادہ کے سر پر رکھدیا سب وزراء اور درباریون نے نئے بادشاہ کو نذرین پیش کین ۔

بادشاہ نے ایک پہاڑ کے دامن مین ایک مختصر سا مکان بنوا کر رہائش اختیار کی اور وہین گوشہ نشینی اور عزلت گزینی اختیار کی کیا اچھا قول ہے ؎

بے تیر کمان مین ہے نہ صیاد کمین مین
گوشے مین قفس کے مجھے آرام بہت ہے

نیا بادشاہ ہفتہ وار اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوتا اور اہم معاملات کے متعلق صلاح و مشورہ کیا کرتا ۔

بادشاہ رات دن خدا سے تعالےٰ کی عبادت و ریاضت مین بخلوص دل مشغول رہتا کئی برس کے بعد بحکم کل نفس ذائقۃ الموت " اپنی ودیعت حیات جان آفرین کو سپرد کی ۔ ۱۲ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حافظ ورقِ سخن درآئی طے کن + وین جامۂ تزویر و ریائی بے کن
خاموش نشین کہ وقت خاموشی ہست + دم درکش و جام و بادہ را پُر می کن

تمت

خاکسار محمد مصباح الدین احمد عفی عنہ
مؤلف "الہارون" و "محاربۂ فرانس و پرشیا"
مقام قلعہ رہتک ۔
تاریخ ۔ ۱۱ ۔ ربیع الثانی بن ۱۳۲۰ ہجری قدسی مطابق ۱۷ ۔ جولائی
سنہ ۱۹۰۲ عیسوی ۔ یوم خمیس ۔